3302

حق

دُرِّ ثانی

یعنی

خلاصہ مکتوبات امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

ملخصہ

محمد ہدایت علی نقشبندی مجددی جیپوری

باہتمام مولوی مسعود علی ندوی

[illegible]یس اعظم گڈھ

۱۳۵۵ھ
۱۹۳۶ء

3302

86449

Marfat.com

3302

فہرست خلاصہ مکتوبات امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ

نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب	نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب
۱	۷	فنا و بقا کے حالات،	۱۲	۱۴	علوم فنا و بقا سے مشرف ہونا،
۲	۸	فنا و بقا کی کیفیت	۱۳	۱۵	سیر الی اللہ پچاس ہزار برس کا راستہ ہے
۳	"	مقربین اور ابرارین کا فرق	۱۴	"	ترقی مقامات مین حیرت وجہل کے سوا کچھ نہیں،
۴	۹	فضائل رمضان و قرآن شریف			
۵	"	حضرت خواجہ باقی باللہ کی خدمت میں ایک رسالہ بھیجا ہے،	۱۵	"	حالات فنا و بقا،
			۱۶	۱۶	ارسال رسالہ بخدمت حضرت خواجہ جسکو رسول اللہ نے کرم سے چوما،
۶	۱۰	جمال عین جلال ہے، اور جلال مین جمال ہے،	۱۷	۱۷	حالات فنا و بقا میں،
۷	۱۱	حالات فنا،	۱۸	"	حالات تلوین و تمکین وجہل وحیرت،
۸	"	حالات وحدت الوجود تا تائید شریعت	۱۹	۱۸	ارسال عریضہ بخدمت حضرت خواجہ بغرض سفارش غربا،
۹	۱۲	حالات عجز و نیستی،			
۱۰	۱۳	دوری میں قرب ہے اور فراق میں وصل	۲۰	"	ایضاً
۱۱	"	اقرار عجز و قصور نیستی،	۲۱	"	جو موت سے پیشتر نہ مرا اللہ کی جناب میں نہ پہنچا

Marfat.com

نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب
۲۲	۱۹	روح نے جسم سے تعلق پیدا کر کے ترقی حاصل کی ہے،
۲۳	״	دنیا آخرت کی کھیتی ہے، اہل قال کی لغزش قابل گرفت ہے، اور اہلِ حال کی نہیں،
۲۴	۲۰	جس کے دل میں اللہ کی محبت ہے، وہ اللہ کے ساتھ ہے،
۲۵	״	کمالات کا حاصل ہونا اتباعِ سنت پر حصر ہے،
۲۶	۲۱	حالات ابرار اور مقربین،
۲۷	״	نسبت نقشبندیہ سب نسبتوں سے قوی ہے،
۲۸	۲۲	اتصال سے انفصال بہتر ہے، اور آزادی سے گرفتاری بہتر ہے،
۲۹	״	ایک فرض کو ادا کرنا ہزار سالہ نفلوں سے بہتر ہے، اور پیر کو سجدہ کرنا ناجائز ہے،
۳۰	۲۳	سیر آفاقی میں علم الیقین اور سیر انفسی میں حق الیقین حاصل ہوتا ہے

نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب
۳۱	۲۴	ہمہ اوست کے حالات کی تائید،
۳۲	۲۶	ہر مقام کا علم الگ ہے، اور صحابہؓ مقام ولایت میں ممتاز ہیں،
۳۳	״	دنیا کی محبت علما کیلئے بدنما داغ ہے
۳۴	۲۷	دونوں جہان کی سعادت اتباع سنت میں ہے اور علما سابقین کی تردید و تکذیب،
۳۵	۲۹	سیر و سلوک سے مقصد تزکیہ نفس ہے اور اعمال ابرار و مقربین میں فرق
۳۶		شریعت کے تین جزو ہیں علم، عمل، اخلاص،
۳۷	۳۰	طریقہ نقشبندیہ مثل اکسیر ہے،
۳۸	۳۱	اسما و صفات عین ذات نہیں، فنا و دیگر معارف،
۳۹	۳۲	کام کا دار و مدار قلب پر ہے،
۴۰	״	سلوک اور جذب سے مقصود خلوص حاصل کرنا ہے،

Marfat.com

نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون کتاب	نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب
۴۱	۳۲	سنت کی پیروی سے محبوبیت حق ہے، اور مقام صدیقیت و دیگر معارف و شرح حدیث قد رجعنا من الجهاد الاصغر الخ	۵۰	۳۹	دنیا ظاہر میں شیرین ہے، اور باطن میں زہر ہے،
۴۲	۳۳	قلب پراگندہ قرب کو دور ہے، اور سب سے بہتر چیز اتباع سنت ہے،	۵۱	"	اہل بیت مثال کشتی ہیں،
۴۳	۳۴	شرح توحید وجودی و شہودی،	۵۲	"	کلمہ شریف کا وزن سب آسمانوں اور زمینوں سے بھاری ہے،
۴۴	۳۵	رسول پاک کی بزرگی اور شفاعت،	۵۳	۴۰	علماء سب سے بہتر ہیں، اور یہی سب بدتر ہیں،
۴۵	۳۶	انسان کامل میں سب سے زیادہ اور محتاج بھی سب سے زیادہ ہے،	۵۴	"	صحابہ پر طعن کرنا قرآن اور شریعت پر طعن کرنا ہے،
۴۶	۳۷	دلی امراض کا علاج صحت ایمان کے لئے ضروری ہے،	۵۵	۴۱	دوست پر اپنی محبت کو ظاہر کردے
۴۷	۳۸	دل اگر خراب ہے تو سب کچھ خراب ہے،	۵۶	۴۲	سادات سے محبت چاہیئے،
۴۸	"	انبیاء شریعت کیلئے آئے ہیں،	۵۷	"	شریعت طریقت اور حقیقت ایک چیز ہے،
۴۹	"	ظاہر شریعت سے آراستہ باطن طریقت سے پیراستہ ہونا چاہئے،	۵۸	"	طریقہ نقشبندیہ کی سیر لطائف امر اور انفسی سے شروع ہے،
			۵۹	۴۳	علم و عمل شریعت سے اور اس کی روح اخلاص طریقت سے حاصل ہوتے ہیں،

Marfat.com

نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب
۶۰	۴۵	خطروں اور وسوسوں کا دور ہونا طریقہ نقشبندیہ میں ہے،
۶۱	”	اللہ تعالیٰ معرفت نہ دیتا تو درد نہ دیتا
۶۲	”	وصول الی اللہ کے دو جزو ہیں، جذب اور سلوک،
۶۳	۴۶	انبیاء کی وجہ سے نجات ابدی نصیب ہوئی ہے،
۶۴	”	جس چیز میں جسم کو لذت ہے روح کو رنج ہے، اور اس کے خلاف
۶۵	۴۷	حاکم اسلام کو احکام جاری کرنا چاہیے،
۶۶	”	فضائل طریقہ نقشبندیہ،
۶۷	”	سفارش محتاج،
۶۸	”	دولتمندوں کو تواضع اور فقراء کو استغنائی چاہیے،
۶۹	۴۸	نجات اہل سنت والجماعت کے فرقہ میں ہے،
۷۰	”	یہی جامعیت انسان باعث دوری
		ہے اور یہی باعث قرب ہے،
۷۱	۴۹	فقراء دولتمندوں سے پانچ سو سال پیشتر جنت میں جائیں گے،
۷۲	”	دنیا و آخرت دونوں جمع نہیں ہو سکتے،
۷۳	۵۰	نعماء دنیا مثل سراب ہیں،
۷۴	”	نبی کریمؐ نے فقراء مہاجرین کے طفیل سے دعا مانگی ہے،
۷۵	۵۱	دونوں جہان کی بہتری اتباعِ سنت پر حصر ہے،
۷۶	”	نجات کا انحصار تعمیل اوامر و نواہی پر ہے،
۷۷	۵۲	خالص عبادت بلا فنا و بقا نہیں ہو سکتی،
۷۸	”	شرح سفر در وطن، اور پیر پر اعتراض کرنا زہر قاتل ہے،
۷۹	۵۳	حضرت رسول پاکؐ جامع کمال اسماء صفات ہیں، اور قرآن شریف خلاصہ

Marfat.com

نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب
		کتاب ہمارے آسمانی ہے
۸۰	۵۳	حدیث شریف سے جس ایک فرقہ کے ناجی ہونے کی خبر ہے، وہ اہل سنت والجماعت ہے،
۸۱	۵۴	احکام اسلام جاری کرنیکی تاکید
۸۲	״	دل کی سلامتی بلا فنا و بقا نہیں ہو سکتی
۸۳	״	ظاہر کو شریعت سے اور باطن کو خدا کے ساتھ رکھنا چاہیے،
۸۴	״	شریعت اور حقیقت ایک دوسرے کا عین ہے،
۸۵	۵۵	نماز سب عبادات میں بہتر ہے، جبتک حقیقت نماز حاصل نہ ہو، صورت نماز کو نہیں چھوڑنا چاہیے
۸۶	״	دل کی سلامتی بلا فنا و بقا کے میسر نہیں ہوتی،
۸۷	۵۶	خدا کے دوست کسی کو دوست رکھیں یہ بڑی سعادت ہے،
۸۸	״	خدا کی نعمت ہے کہ جوانی میں خدا کو یاد کرنے

نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب
۸۹	۵۶	ہر نفس ذائقہ موت چکھنے والا ہے
۹۰	״	اولیاء کی صحبت سے جو ملتا ہے وہ ریاضتوں سے نہیں ملتا،
۹۱	۵۷	بلا تزکیہ نفس و تصفیہ دل ایمان حقیقی میسر نہیں ہوتا،
۹۲	״	دل کا اطمینان ذکر خدا سے ہوتا ہے
۹۳	״	فرض واجب سنت کے اداکرنیکے بعد ذکر خدا میں مشغول رہنا چاہیے اور ذکر کے سوا کسی چیز میں مشغول نہ ہونا چاہیے،
۹۴	۵۸	اعتقاد درست کرو پھر اتباع سنت کرو پھر اعمال طریقت کی طرف رجوع کرو،
۹۵	״	جو کچھ تمام مخلوق میں ہے وہ سب کچھ تنہا انسان میں ہے، اور وحدت الوجود کی حقیقت کو بزرگوں نے کیوں کہا، اور بعض معارف ولایت لازم نبوت کا جزو ہے، اور بہت سے

Marfat.com

نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب	نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب
۹۶	۵۹	معارف اس مکتوب میں ہیں، شریعت کی تعمیل اور عبادت کرنا چاہئے، قیامت قریب ہے،	۱۰۴	۶۵	میت مثل غریب کے ہے، دعا وخیرات سے اس کو یاد کرنا چاہئے،
۹۷	۶۰	عبادات سے مقصود یقین کامل ہے، جو ایمان کی حقیقت ہے،	۱۰۵	۶۶	جب تک دل اچھا نہیں ہے، کوئی چیز فائدہ نہیں دے گی،
۹۸	"	اللہ تعالیٰ نرمی کو دوست رکھتا ہے، غصہ چھوڑو نرمی اختیار کرو،	۱۰۶	۶۷	خدا کے دوستوں کی محبت نعمت ہے، اور ان کی عداوت زہر قاتل ہے
۹۹	۶۳	انسانی جسم سے پہلے روح کی ترقی نہیں تھی، مقام معلوم میں تھی،	۱۰۷	"	خوارق عادات شرط ولایت نہیں وغیرہ،
۱۰۰	"	ہم کو تحقیقات شیخ عبدالکبیر یمنی و شیخ ابن عربی سے تعلق نہیں، تحقیقات وارشاد محمدؐ عربی سے تعلق ہے،	۱۰۸	۶۸	نبوت ولایت سے افضل ہے
			۱۰۹	"	دل کی سلامتی بلا نسیان ماسوائے اللہ نہیں ہوتی، اولیاء کا ہم نشین بدبخت نہیں ہوتا،
۱۰۱	۶۴	خاصان خدا پر اعتراض نہ کرنا چاہئے،	۱۱۰	۶۹	خلقت انسان کی مقصود عبادت خالص ہے،
۱۰۲	"	سودی روپیہ لینا دینا نص قطعی سے حرام ہے،	۱۱۱	"	توحید سے یہ مراد ہے کہ دل خیال غیر سے خالی ہوجائے،
۱۰۳	۶۵	میں ایک دن کی خدا سے عافیت	۱۱۲	"	عقائد حقہ اور اتباع سنت بخشش کیلئے

Marfat.com

نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب
		کافی ہے،
۱۱۳	۶۹	مجذوب کو اعلیٰ مقامات میں ترقی نہیں ہوتی،
۱۱۴	۷۰	سنت کی پیروی سب نعمتوں اور لذتوں سے بہتر ہے،
۱۱۵	؍؍	خدا کی طرف راستہ، قدم ہے، دو عالمِ خلق اور ۵ عالمِ امر،
۱۱۶	۷۱	سلامتی قلب فنا و بقا پر منحصر ہے
۱۱۷	؍؍	جس نے اپنی آنکھ پر قابو نہ پایا دل اس کے قابو میں نہیں ہے،
۱۱۸	؍؍	خدا جسکو تباہ کرنا چاہتا ہے اسکو اولیاء کا دشمن بنا دیتا ہے،
۱۱۹	۷۲	بعض شیخ پورے کمال کے پہنچنے سے پیشتر بھی اجازت طریقہ دیدیتے ہیں،
۱۲۰	؍؍	اولیاء اللہ کی صحبت بڑی چیز ہے،
۱۲۱	؍؍	راستہ سلوک سات قدم ہے،

نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب
۱۲۲	۷۳	ہمت بلند رکھو، اور صحبتِ غیر سے بچو،
۱۲۳	؍؍	فرض کو چھوڑ کر نفل میں مشغول ہونا داخل فضول ہے،
۱۲۴	؍؍	حج کے واسطے استطاعت شرط ہے،
۱۲۵	؍؍	تمام جہان اسماء، وصفات کے مظہر ہیں، اور دلیل ہیں، ذات خالق کے
۱۲۶	۷۴	فنا فی اللہ اور بقا باللہ کے بعد کوئی ممکن واجب نہیں ہو سکتا،
۱۲۷	؍؍	شرح حسنات ابرار سیئات المقربین وخدمتِ والدین عین خدمت حق ہے
۱۲۸	۷۵	سلوک کی درمیانی منزلیں مثل سراب ہیں، ہمت وراء الوراء پر ہونا چاہیئے،
۱۲۹	؍؍	انسان جامع جمیع مخلوقات ہے،
۱۳۰	۷۶	تلوینات کا کچھ اعتبار نہیں خدا کی ذات دیکھنے سننے مشاہدہ وغیرہ سے مبرا ہے،

Marfat.com

نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب
۱۳۱	۷۶	حضرات نقشبندیہ کا طریق سب طرق تصوف سے آسان اور اقرب ہے، وغیرہ،
۱۳۲	"	فقراء کی خاکروبی مالداروں کی صدر نشینی سے بہتر ہے،
۱۳۳	۷۷	فرصت اور حیات کو غنیمت جان کر یاد حق میں صرف کرنا چاہیئے،
۱۳۴	"	وقت تلوار ہے، جو حیات کو کاٹتا ہے، یاد رب میں صرف کریں،
۱۳۵	"	حضورؐ کو معراج جسم سے ہوئی اور خدا کو آنکھوں سے دیکھا،
۱۳۶	۷۸	زندگی کو غنیمت جان کر نیک کام وقت پر کریں،
۱۳۷	"	دنیا میں نہایت قرب نماز میں ہے، اور نماز میں رویت آخرت کی مثال ہے،
۱۳۸	"	دنیا کی بیہودہ تدبیروں میں نہ پھنسو، اپنا کام خدا کے سپرد کرو،
۱۳۹	۷۹	جو لوگ اولیا پر طعن کرتے ہیں ان کی ہجو جائز ہے،
۱۴۰	۷۹	آرام بے آرامی میں اور قرار بیقراری میں ہے،
۱۴۱	"	درویشی میں اصل شے محبت و اخلاص ہے،
۱۴۲	۸۰	حضرات نقشبندیہ کی نسبت تھوڑی بھی بہت ہے،
۱۴۳	"	جوانی کو غنیمت جانیں اور یاد حق میں صرف کریں،
۱۴۴	"	سیر اسماء و صفات کسی مثال سے بیان نہیں ہو سکتی،
۱۴۵	۸۱	حضرات نقشبندیہ نے سیر کی ابتدا عالم امر سے، اور دیگر طرق نے عالم خلق سے کی ہے،
۱۴۶	"	جو سبق پیر سے حاصل کیا ہے اسکو نہ بھولنا چاہیئے،
۱۴۷	"	بعض مشائخ نے جوڑنے کو مقدم رکھا ہے اور بعض نے توڑنے کو،

Marfat.com

نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب
۱۴۸	۸۲	جس نے خیال پہونچنے کا کیا، وہ نہ پہونچا، اور جس نے بے حاصل جانا وہ پہونچا،
۱۴۹	۸۳	اسباب خدا نے پیدا کئے ہیں لیکن اسباب کو لیکر نظر مسبب پر چاہیئے
۱۵۰	〃	دنیا کے معاملات سے پریشان نہ ہونا چاہیئے، رضاے حق میں وقت گذارنا چاہیئے،
۱۵۱	〃	حضرات نقشبندیہ کے یہاں یاد داشت سے مراد حضور بے غیب ہے،
۱۵۲	۸۴	حضرت رسول پاکؐ کی اطاعت عین اطاعت حق تعالیٰ ہے،
۱۵۳	〃	خدا کی حمد ہو جس نے اپنے طالبوں کو اپنی طلب میں بیقرار رکھا ہے،
۱۵۴	〃	سیر آفاقی بُعد در بُعد ہے، اور سیر انفسی قرب در قرب ہے،
۱۵۵	۸۵	حب الوطن من الایمان یعنی فقر الی اللہ،
۱۵۶	۸۵	عمر کو فقرا کی صحبت میں صرف کرنا چاہیئے، اور ان کی محبت ہونا چاہیئے
۱۵۷	〃	فقرا کی خدمت میں خالی ہو کر جانے تاکہ بھرا ہو کر واپس آئے،
۱۵۸	۸۶	بعض اولیا کو تجلی صفات تک ترقی ہے، بعض تجلی ذات تک،
۱۵۹	〃	جو شخص مرنے سے پہلے نہ مرا مصیبت اوسی پر ہے،
۱۶۰	〃	مسئلہ وحدت الوجود میں فقرا کے تین گروہ ہیں،
۱۶۱	۸۷	ایمان حقیقی نصیب نہیں ہوتا، مگر فنا و بقا کے بعد،
۱۶۲	〃	ماہ رمضان المبارک کے برکات کے بارے میں،
۱۶۳	۸۸	کفر اور اسلام ایک دوسرے کے ضد ہیں اتباع اسلام کرنا چاہیئے،
۱۶۴	〃	اللہ تعالیٰ کا فیض عام ہے، بعض قبول کرتے ہیں، اور بعض نہیں،

Marfat.com

نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب
۱۶۵	۸۸	حضورؐ کی محبت کا ثبوت یہ ہے کہ دشمنانِ دین سے عداوت رکھنا
۱۶۶	۸۹	عمر ناپائدار کو ناپائدار جانکر قلب کی درستی میں صرف کرنا چاہئے،
۱۶۷	″	ایک ہندو ہردے رام کے نام سچائی اسلام کی سچائی کفر کی برائی،
۱۶۸	۹۱	طریقہ نقشبندیہ کی بلندی بوجہ اتباع سنت ہے،
۱۶۹	″	سلوک کے ابتدا اور وسط مین بلا توسط آئینہ پیر کے مطلوب کو نہین دیکھ سکتے،
۱۷۰	″	جیسے خدا کے تعمیل احکام بغیر چارہ نہیں ہے، اسی طرح حقوق مخلوق کے بغیر بھی چارہ نہیں ہے،
۱۷۱	۹۲	فقراء کو لازم ہے کہ اپنے کو ذلیل جانین، اور حدود شریعت کے اندر رہیں،
۱۷۲	″	شریعت کی صورت سے علماء واقف ہیں، اور حقیقت شریعت سے صوفیہ ممتاز ہیں،
۱۷۳	۹۲	حضورؐ باوجود اس قدر شان عظیم کے بشر ہین اور حدوث وامکان کے داغ سے مستثنیٰ نہیں،
۱۷۴	۹۳	نقشبندیہ وہ قرب چاہتے ہین، جو بُعد نما ہو، اور ایسا وصل جو ہجر نما ہو،
۱۷۵	″	سالک مبتدی ہو یا منتہی، اسکو تلون حالات کے بغیر چارہ نہیں،
۱۷۶	″	بُری باتون سے بچنا اور اچھی باتوں پر قائم رہنا حُسنِ اسلام ہے،
۱۷۷	″	عقیدہ اہل سنت والجماعت رکھنا شریعت پر عمل کرنا طریقہ صوفیہ میں داخل ہونا چاہئے،
۱۷۸	۹۴	احسان سب کے ساتھ اچھا ہے لیکن ہمسایہ کا زیادہ حق ہے،
۱۷۹	″	عمر جوانی کی یادِ خدا میں صرف کرنا چاہئے،

Marfat.com

نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب
۱۸۰	۹۴	خواجہ باقی باللہؒ کے پیر خواجہ محمد امکنگیؒ ان کے پیر خواجہ درویش محمد ان کے پیر خواجہ زاہد ان کے پیر خواجہ عبید اللہ احرار ہیں،
۱۸۱	۹۵	جس قدر کمال زیادہ ہوگا، یقین زیادہ ہوگا،
۱۸۲	״	خطرات مبتدی کو نقصان پہنچاتے ہیں، اور منتہی کو نہیں،
۱۸۳	״	دنیا و مافیہا اس لائق نہیں کہ اسکو حاصل کرنے کو عمر عزیز قیمتی خرچ کیجائے
۱۸۴	״	قیامت میں اتباع شریعت کام آئے گی،
۱۸۵	۹۶	دل کو ماسوائے حق کے ہر فکر سے بچائیں،
۱۸۶	״	ہر بدعت سیئہ ہے، بدعت حسن کوئی چیز نہیں ہے،
۱۸۷	״	وصول الی اللہ کیلئے رابطہ سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے،
۱۸۸	۹۷	قلب میں بعض لطائف پوشیدہ رہتے ہیں، جن کا تعلق قلب سے ہے،
۱۸۹	״	دنیا کی تر و تازگی پر فریفتہ نہ ہونا چاہئے
۱۹۰	״	بنی آدم کی خلاصی یاد خدا میں ہے،
۱۹۱	۹۸	انبیاء علیہم السلام کی اطاعت کے مقابلہ میں ہزار سالہ مجاہدہ کچھ وقعت نہیں رکھتا،
۱۹۲	״	ترقی جزئی ترقی کلی پر سبقت نہیں پا سکتی،
۱۹۳	۹۹	اگر عقائد اہل سنت والجماعت کے موافق نہیں ہیں، تو تمام عبادات حال و قال بیکار ہیں،
۱۹۴	۱۰۰	اجرائے دین اسلام میں اور کفر مٹانے میں کوشش کرنا چاہئے،
۱۹۵	״	جب بادشاہ وزراء رؤسا دین کے پھیلانے کی کوشش نہ کریں تو کون کرے گا،
۱۹۶	״	سالک راستہ سلوک، قدم طے کرنیکے بعد فناء و بقا سے مشرف ہوتا ہے،

Marfat.com

نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب
۱۹۷	۱۰۱	سعادتمند وہ ہے جس کا دل دنیا سے سرد اور محبت حق سے گرم ہو گیا،
۱۹۸	”	دنیا داروں سے فقرا کو محبت ہونا مشکل ہے،
۱۹۹	”	بے درد کے پاس اہل درد رہے تو بے درد کو ترقی ہو جائے،
۲۰۰	”	جو لوگ صفت اجتباء و مرادیت رکھتے تھے، وہ بلا رہبر مقصود کو پہونچے ہیں،
۲۰۱	۱۰۲	حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ارشاد فرمایا ہے، کہ تمام علوم بسم اللہ کے "باطن" ہیں،
۲۰۲	”	جو شخص اپنے کو حضرت صدیق رضی سے افضل جانے وہ زندیق ہے یا جاہل، جو حضرت علیؓ کو حضرت صدیقؓ سے بہتر جانے وہ فرقہ اہل سنت والجماعت سے باہر ہے، سالک اپنے کو کتے سے برا جانے،
۲۰۳	”	چند فرشتے ذکر حق کرنے والوں کو ڈھونڈتے پھرتے ہیں،
۲۰۴	۱۰۳	ہر ایک اپنی اصلیت کے موافق کام کرتا ہے،
۲۰۵	”	صدیقین کی دلی آرزو اتباع سنت ہے
۲۰۶	”	انسان کو لذیذ کھانے یا اچھا پہننے کو پیدا نہیں کیا، بلکہ عاجزی اور ذلت کے لئے،
۲۰۷	۱۰۴	قرب جسمی بڑا اثر رکھتا ہے،
۲۰۸	”	اولیاء کو ترقی مقام ولایت انبیاء تک ظلاً ہوتی ہے، اور وہ ولی اپنے کو اصلی ترقی سمجھ جاتا ہے اسکی اصلی وجہ خود اس کے علم کی غلطی ہے،
۲۰۹	”	یہ مکتوب شریف نہایت ادق ہے، عوام تو کیا خاص بھی مشکل سے سمجھیں گے، اس لئے خلاصہ نہیں کیا، جسکو شوق ہو اصلی مکتوب دیکھے،
۲۱۰	۱۰۷	نفحات کا مضمون کہ ابن السکینہ رح کا مرید دجلہ پر گیا، اور غوطہ لگایا تو دریائے نیل میں مصر شہر میں جا نکلا، اور اس

Marfat.com

نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب
		کو وہاں ۲ سال گذرے، اور پھر دریائے نیل میں نہایا، تو وطن میں اپنے گھر کو اسی جگہ اور اسی وقت پایا، اسکی حقیقت کا بیان،
۲۱۱	۱۰۹	سالک اثنائے سلوک میں بحالت عشق خدا کو اپنے پاس دیکھتا ہے اور جانتا ہے
۲۱۲	"	بزرگ صاحب تصرف اپنے مرید کو استعداد سے زیادہ پہونچا سکتا ہے،
۲۱۳	۱۱۰	شیخ فرید صاحب میں آپکے احسان کا بدلہ نہیں کرسکتا لیکن چند نصیحتین لکھتا ہوں،
۲۱۴	"	دنیا آخرت کی کھیتی ہے، نیک اعمال کو بونا چاہئے،
۲۱۵	"	دنیا دار اور دولتمند بڑی بلا میں گرفتار ہین،
۲۱۶	۱۱۱	خوارق عادات باعث بزرگی نہیں، حضرت حسن بصری و حبیب عجمی کا قصہ،
۲۱۷	۱۱۲	نسبت جس قدر جہالت کی طرف
		جائے بہتر ہے، اور کشف الہام میں غلطی ہونا ممکن ہے، ہر کشف الہام کو قرآن وحدیث سے مطابق کرنا چاہئے،
۲۱۸	۱۱۲	طریقہ پر مستقل رہین اور آداب پیر مد نظر رکھیں،
۲۱۹	"	آدمی امراض جسمانی کا علاج کرتا ہے، اور قلب کا علاج نہیں کرتا جس سے راحت ابدی نصیب ہوتی ہے،
۲۲۰	۱۱۳	بعض وقت سالک غلطی سے انبیائ اور اولیائے متقدمین کے برابر اپنے کو جانتا ہے، اور حال امداد از روح بزرگان دین،
۲۲۱	۱۱۴	حضرت صدیق رض کا مرتبہ تمام مخلوق میں بعد انبیاء کے بہتر ہے، اور یہی طریقہ نقشبندیہ کے سر حلقہ ہین اسی وجہ سے یہ طریقہ سب طریقوں سے افضل ہے،
۲۲۲	۱۱۵	میں اپنے کو کافر فرنگ سے بدتر جانتا ہوں، اور ذریعہ نجات سوائے فضل

Marfat.com

نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب
		خدا کے اور چیز نہیں،
۲۲۳	۱۱۶	مرید کو چاہیئے، کہ اپنا حال پیر سے وقتاً فوقتاً کہتا رہے،
۲۲۴	〃	اللہ تعالیٰ کمال مہربانی سے رزق دینے کا ذمہ دار بنا ہے، اللہ تعالیٰ کو اطمینان سے یاد کرنا چاہیئے،
۲۲۵	〃	بعض مبتدیوں کو منتہیوں کے حالات کے مشابہ حالات نظر آتے ہیں،
۲۲۶	〃	زندگی کی فرصت بہت تھوڑی ہے، اسکو یادِ خدا میں صرف کرنا چاہیئے،
۲۲۷	۱۱۷	پیر مریدوں سے زیادہ خلا ملا نہ ہو، اور ایسا کام نہ کرے جو باعثِ سبکی ہو،
۲۲۸	〃	پیر کو شریعت پر قائم رہنا چاہیئے اور مرید کو پیر سے محبت ہونا چاہیئے تاکہ فتح ابواب ہو،
۲۲۹	۱۱۸	ہمارا طریقہ وہی ہے، جو حضرت خواجہ کا طریقہ ہے، اور اس طریق سے کونسا طریق بہتر ہو جسکو فقیر اختیار کرے،
۲۳۰	۱۱۸	اللہ تعالیٰ بیچون و بیچگوں ہے جو کشف شہود میں آئے وہ غیر خدا ہے،
۲۳۱	〃	انبیاءؑ مظہر کلیات ہیں، اور اولیاء اللہ جزئیات ہیں،
۲۳۲	۱۱۹	اللہ تعالیٰ دنیا کی برائی اور عاقبت کی بھلائی ظاہر فرمائے،
۲۳۳	〃	ارادہ تھا کہ عرس حضرت خواجہ باقی باللہؒ میں شریک ہو کر آپ کے پاس آؤں،
۲۳۴	〃	اللہ تعالیٰ کی حقیقت وجود محض ہے اسکا تصور میں آنا محال ہے،
۲۳۵	۱۲۰	اولیاء اللہ سے محبت رکھنا دارین کے لئے بہترین سرمایہ ہے،
۲۳۶	〃	خواجہ محمد صادق و محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کے ترقی انتہائی کے خبر فرمائی ہے
۲۳۷	〃	تاکید اتباعِ سنت،

Marfat.com

نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب
۲۳۸	۱۲۰	اپنے اعمال کو درست رکھیں تاکہ اس سے دوسرے سبق لیں، جو شخص سلسلہ قادریہ یا چشتیہ میں بیعت ہونا چاہے، تو اس کو اسی سلسلہ میں بیعت کریں، لیکن ذکر نقشبندیہ تعلیم کریں،
۲۳۹	۱۲۱	استخارہ کیا کریں کیونکہ سنت ہی اور بزرگوں کی ارواح اپنے دوستوں کی ہر طریقہ سے امداد کرتی ہیں،
۲۴۰	،،	جو کچھ دید و شنید، فہمید میں آئے وہ غیر خدا ہے،
۲۴۱	،،	احباب کو طریقہ کے حالات سے اطلاع دینا چاہئے،
۲۴۲	۲۲	ہر طالب کے لئے تعلیم ذکر جدا ہے، ذات بحت کی طرف توجہ رکھنے والے کے نزدیک ذکر صفات داخل غفلت ہے،
۲۴۳	۱۲۲	سلوک سے مقصود دین کا خالص ہو جانا ہے،
۲۴۴	۱۲۳	فرزند معصومی کی ولایت میں فقیر بطور مسافر ٹھہرا ہوا ہے،
۲۴۵	،،	کفر حقیقی کے بعد اسلام حقیقی نصیب ہوتا ہے، کفر حقیقی بوقت فنا، اور اسلام حقیقی بوقت بقا نصیب ہوتا ہے،
۲۴۶	،،	شرح رباعیات حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ،
۲۴۷	۱۲۴	رب کو اس واسطے پہچانا کہ جو ہم نے چاہا وہ نہ ہوا،
۲۴۸	،،	جو کچھ کسی نے پایا ہے وہ اتباعِ سنت سے پایا ہے، ولی نبی کے مرتبہ کو نہیں پہونچ سکتا، انبیاء اصل ہیں اور ولی ظل ہیں،
۲۴۹	،،	حضورؐ کی متابعت سے جمیع مقامات پر پہونچ سکتے ہیں، اور دیگر معارف
۲۵۰	۱۲۵	وجد و سماع کی حالت جسد سے تعلق

Marfat.com

نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب
		رکھتی ہے جہل معرفت ہے اور عجز ادراک ہے،
۲۵۱	۱۲۵	حضرت صدیق رض و حضرت عمر رض کا قدم کمالات نبوت میں غالب ہے، اور حضرت عثمان رض بطور برزخ، و حضرت علی رض کا قدم ولایت میں غالب ہے، اولیاء اہل خدمت، قطب ابدال غوث وغیرہ کی پرورش حضرت علی رض کے سپرد ہے، اور انہی کی حمایت و اعانت سے اہل خدمت اولیاء کے کام سرانجام پاتے ہیں، حضرت حسنین رض و بی بی فاطمہ بھی آپ کے شریک حال ہیں
۲۵۲	۱۲۷	حضرت نوح و ابراہیم اور حضرت نبی کریم کا مبدء صفت العلم ہے علیہ الصلوٰۃ والسلام،
۲۵۳	ر	شیخ ادریس سامانی کے چند سوالات کا جواب و عجیب و غریب معارف
۲۵۴	۱۲۸	حقیقت قرآن کی حقیقت کعبہ سے

نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب
		افضل ہے، سجدہ خدا کو تھا، نہ کہ آدم علیہ السلام کو،
۲۵۵	۱۲۹	سنت مردہ کو زندہ کریں، حضرت امام مہدی سنت مردہ کو زندہ کریں گے،
۲۵۶	ر	اس مکتوب شریف میں اولیاء اہل خدمت وغیرہ کی تشریح اور ان کے منصب اور ان کے اختیارات وغیرہ میں
۲۵۷	۱۳۰	ترقی لطائف کا بیان ہے،
۲۵۸	ر	اللہ تعالیٰ کا ہمارے ساتھ اقرب ہونا نص قطعی سے ثابت ہے، لیکن ہمارے فہموں علموں اور ادراکات سے وراء الوراء ہے،
۲۵۹	۱۳۱	حضرات انبیاء کی وجہ سے جو ہدایت ہم کو ہوئی اس کا شکریہ ادا نہیں ہو سکتا،
۲۶۰	ر	اس مکتوب میں سلوک کا مفصل حال ہے، جو اور مکتوبات میں آچکا ہے،

Marfat.com

نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب	نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب
۲۶۱	۱۳۱	اگر نماز کی حقیقت سے لوگ واقف ہوجاتے، تو نغمہ وسماع وجد و تواجد میں گرفتار نہ ہوتے،	۲۶۵	۱۳۳	گوشہ نشینی صدیقین کی آرزو ہے، بشرطیکہ حق العباد میں ہرج نہ ہو، اور خلوت میں شہرت ہے اور شہرت میں آفت ہے،
۲۶۲	۱۳۲	شیخ سے محبت قلبی زیادہ کریں، کیونکہ سلسلۂ نقشبندیہ میں نسبت انعکاسی وانصباغی ہے،	۲۶۶	؍؍	حضرت خواجہ باقی باللہؒ کے احسانات میں فقیر غرق ہے، اور حضرت خواجہؒ کے صاحبزادوں کو نصیحتانہ ارشادات،
۲۶۳	؍؍	صورت کعبہ کو تمام مخلوق کی صورتیں اور حقیقت کعبہ کو تمام کی حقیقتیں سجدہ کرتی ہیں، گویا حقائق کونی وحقائق الٰہی کے درمیان برزخ ہے، اور جو حالت نماز میں انوار وقرب کے ہوتی ہے، جانکنی میں اس سے بہتر اور قبر میں اس سے بہتر اور قبر سے حشر میں بہتر اور حشر سے جنت میں بہتر ہوگی،	۲۶۷	۱۳۵	جو علوم فقیر پر وارد ہوتے ہیں ان میں سے اکثر لکھے جاتے ہیں، تاکہ خلق خدا فائدہ اٹھائے، اور جو میری ذات کیساتھ تعلق رکھتے ہیں انکو میں ظاہر نہیں کرسکتا،
			۲۶۸	؍؍	علماء وارث انبیاءؑ ہیں، لیکن وہ علماءؑ جو علم احکام اور علم اسرار دونوں رکھتے ہیں،
۲۶۴	۱۳۳	اسم ذات کے ذکر میں مخاطب رہنا چاہئے، اسی سے تمام مقصد وکمال کو پہونچ جاؤگے،	۲۶۹	۱۳۶	شریعت اور توحید کے پھیلانے کی تاکید،

Marfat.com

نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب	نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب
۲۷۰	۱۳۶	گوشہ نشینی بہتر ہے بشرطیکہ شر نفس نہ ہو، لیکن خاصان خدا کی صحبت اس سے بہتر ہے،			کی سرکشی کو دور کرنے والا ہے،
۲۷۱	۱۳۷	مقاماتِ عالیہ کے حاصل کرنے میں جان و دل سے کوشاں رہنا چاہیئے،	۲۷۶	۱۴۰	قرآن مجید کے حقائق اور احکام کے بارے میں فرمایا ہے،
۲۷۲	"	اولیاء کا ایمان شہودی ہے، اور انبیاء کا بالغیب ہے، اس مکتوب میں نبوت اور ولایت کا فرق بتلایا ہے، اور دیگر معارف فرمائے ہیں،	۲۷۷	۱۴۱	جو سیر اپنی ذات کے باہر دیکھی جائے وہ سیر آفاقی ہے، علم الیقین سیر آفاقی سے اور عین الیقین فنا میں اور حق الیقین بقا میں حاصل ہوتا ہے،
			۲۷۸	"	بعد صحت عقائد اور اعمال شریعت کے نسیان ماسوائے اللہ حاصل کرنا چاہیئے
			۲۷۹	"	فقیر کو جو کچھ ملا ہے وہ حضرت خواجہ باقی باللہؒ کی توجہ اور صحبت سے ملا ہے،
۲۷۳	۱۳۸	طالب کو چاہیئے کہ اپنے کشف اور خواب پر بھروسہ نہ کرے، بلکہ پیر کے کہنے پر چلے،	۲۸۰	۱۴۲	فقراء کی محبت دنیا و آخرت کی سعادت کا سرمایہ ہے،
			۲۸۱	"	طریقہ نقشبندیہ صحابہ کبارؓ کا طریقہ ہے،
۲۷۴	۱۳۹	فنا سے بقا میں آنا بہتر ہے یعنی توحید سے شہود میں،	۲۸۲	"	حضرت خضرؑ و حضرت الیاسؑ کی ملاقات و دیگر معارف،
۲۷۵	"	ذکر قلبی احکام شریعت کے بجالانے میں مدد دینے والا ہے، اور نفس	۲۸۳	۱۴۳	شب معراج میں حضورؐ کو رویت حق دنیا میں نہیں ہوئی، بلکہ دائرۂ امکان سے

Marfat.com

نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب	نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب
		باہر ہوئی،	۲۰۹	۱۴۸	مسئلہ قضاء و قدر میں انسان نہ مجبور کل ہے، نہ قادر کل،
۲۰۴	۱۴۳	انسان کا ظاہر عالم خلق سے اور باطن عالم امر سے مرکب ہے، اور معارف پیغمبران اولوالعزم،	۲۹۰	//	فقیر حضرت خواجہؒ کی خدمت میں پہونچا، انھوں نے اسم ذات تلقین فرمایا اور حالات سلوک و فنا و بقا وغیرہ،
۲۰۵	۱۴۴	سماع اہل حال کے واسطے فائدہ مند ہے، اور اہل تمکین کے لئے مناسب نہیں، اور دیگر عجیب و غریب معارف	۲۹۱	//	توحید وجودی کے مفصل حالات
۲۰۶	۱۴۵	جملہ عالم محدث ہے، اور روح بھی محدث ہے، اور مجتہدین شریعت کی تقلید ضروری ہے، اور طریقت میں ائمہ طریقت کی،	۲۹۲	۱۵۰	طلبہ میں دو گروہ ہیں ایک مرید اور ایک مراد اور بعد فنا و بقا مرتبہ اجتہاد حاصل ہے، اپنے الہام پر چلے پیر کی ضرورت نہیں،
۲۰۷	۱۴۶	قلب انسان میں عرش و مافیہا ڈالدیں تو متلاشی محو حیرت ہو جائیں اگر انسان خلافت کے لائق نہ ہوتا تو بار امانت کیسے اٹھاتا، اور شرح اور معارف متعلق بار امانت،	۲۹۳	//	شیخ محمد خیریؒ کے چند عجیب و غریب سوالوں کا جواب ہے، اور شرح حدیث لی مع اللہ الخ،
			۲۹۴	۱۵۲	اللہ تعالی کی ذات سے صفت حیّ قریب تر ہے، بمقابلہ اور صفات کے
۲۰۸	۱۴۷	نماز نوافل با جماعت پڑھنا جائز نہیں،	۲۹۵	//	جو رویت اوروں کے لئے موعود بالآخرت ہے وہ حضورؐ کیلئے دنیا میں میسر ہے

Marfat.com

نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب
۲۹۶	۱۵۳	اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات دونوں بیچوں ہیں، اور کسی سے اس کا حلول اور اتحاد نہیں ہو سکتا،
۲۹۷	"	جاہل صوفی خالق و مخلوق میں تمیز نہیں کرتے لیکن ماں بہن بیٹی بیوی میں تمیز کرتے ہیں،
۲۹۸	"	عارفوں کے معمہ کے کلام اور اس کی شرح،
۲۹۹	۱۵۴	قضائے خدا پر راضی رہنا، اور طاعون کے شہدا کی فضیلت اور بھاگنے کی بُرائی،
۳۰۰	۱۵۵	انسان کامل کو سرِ قاب قوسین وحدیث مَن عرف نفسہٗ فقد عرف ربہٗ ظاہر ہوتی ہے،
۳۰۱	۱۵۶	کمالات نبوت وہ مقام ہے جہاں ظلیت کی آمیزش نہیں،
۳۰۲	"	اولیاء اللہ کی ولایت ظلی ہے اور انبیاءؑ کی ولایت ظل سے دور ہے، اور کمالات نبوت و رسالت میں قرب بے پردہ صفات ہے، و دیگر معارف،
۳۰۳	۱۵۷	الفاظ اور کلمات اذان سے بزرگی نماز ظاہر ہے،
۳۰۴	"	اسلام کے پانچوں ارکان ادا ہوجائیں تو امید نجات ہے،
۳۰۵	"	نماز میں حضور خشوع خضوع ہونا چاہیئے، تاکہ اظہار حقیقت الصلوٰۃ تنہاٰ عن الفحشاء والمنکر ہو،
۳۰۶	"	۳ صاحبزادوں کے انتقال سے اظہار رنج و غم اور ان کی ترقی کمالات کا بیان،
۳۰۷	۱۵۸	تمام خیر و کمال منجانب اللہ ہے اور تمام شر و نقص منجانب دائرۂ امکان منسوب ہوتے ہیں، اور انسان کامل تمام عالم کو اپنا اجزاء معلوم کرتا ہے اور سبحان اللہ بحمدہ کی بزرگی،

Marfat.com

نمبر مکتوب	نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون مکتوب
۳۰۸	۱۵۹	سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم کی خوبی اور بزرگی، اور اس کے پڑھنے سے نجات،
۳۰۹	//	طریق محاسبہ کی شرح،
۳۱۰	۱۶۰	انسان میں تمام کمالات منجانب اللہ ہیں، اور شرح ان اللہ خلق آدم علی صورتہ،
۳۱۱	//	اللہ تعالیٰ نے علماے راسخین کو قرآن مجید کے متشابہات کا کچھ علم دیا ہے اور اسی طرح علم غیب اپنے رسولوں کو عطا کیا ہے،
۳۱۲	۱۶۱	سب سے بہتر جگہ کعبہ معظمہ ہے اس کے بعد روضہ مقدسہ اور اثناء التحیات میں انگلی شہادت نہیں اٹھانا چاہیئے،
۳۱۳	//	۷ سوالات کے جوابات جن میں عجیب عجیب باتیں حل فرمائی ہیں،

Marfat.com

68949

Marfat.com

ضروری شرح اصطلاحات نقشبندیہ مجددیہ

پہلے ان کو پڑھکر پھر مکتوبات شریف پڑھنا چاہئے تاکہ مضامین مکتوبات سمجھ مین آجائین

۱- وحدت الوجود و ہمہ اوست، نسیان ماسوائے اللہ، کفر طریقت، مقام جمع ولایت صغریٰ فنا و بقاء، فنا فی اللہ بقا باللہ، حضرت مجدد الف ثانیؒ کی تحقیقات میں یہ سب حالات ظلال اسماء صفات کے ہیں، صفات الٰہی و ذات الٰہی اس سے آگے ہیں، یہ ولایت اولیاء اللہ کو نصیب ہے،

۲- ولایت کبریٰ حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی ولایت ہے، اور اس کا تعلق اسماء صفات خدا سے ہے، اور اس ولایت کبریٰ میں حضرات صحابہؓ و اہل بیت کو پورا پورا حصہ ملا ہے، اسی واسطے صحابہؓ کے مرتبہ کو کوئی ولی نہیں پا سکتا،

۳- ولایت علیاء ملائکہ کرام کی ولایت ہے، جس کا تعلق اسماء و صفات و شیونات صفات سے ہے، شیون اس مقام کو کہتے ہیں، جہاں ذات خدا سے صفات خدا قائم ہیں، مثلاً درخت کی جڑ میں سے جہاں سے شاخ درخت نکلی تو جائے نکاس کو نہ عین جڑ کہیں گے، نہ غیر جڑ، اسی واسطے اسماء صفات خدا کو عین ذات کہتے ہین، نہ غیر ذات، ملائکہ کی ترقی انتہائی اسماء و صفات و شیونات تک ہے،

۴- کمال نبوت کا تقرب تجلیات عین ذات بے پردہ صفات ہے، اسی واسطے حضرات انبیاء علیہم السلام کے مرتبہ کو کوئی مخلوقات میں سے نہیں پہونچ سکتا، اگرچہ ولایت فرشتوں کی اعلیٰ ہے لیکن کمالات

Marfat.com

نبوت کی فرع ہے، کیونکہ نبوت میں سے ولایت کی شاخ نکلتی ہے، نہ ولایت سے نبوت، ولایت کو نبوت سے افضل جاننا نہایت غلطی اور بے سمجھی ہے، اور دیگر مقامات کمالات، رسالت و اولو وغیرہ کمالات نبوت سے اعلیٰ ہیں،

۵۔ حقیقتِ ممکنہ حضرت کی اصطلاح میں وہ مقام ہے جس جگہ عدم محض کے مقابلہ میں اسما صفات خدا نے تجلی فرمائے، اور اس میں ایک شکل نے وجود دیکھا مثلاً آئینہ محض عدم میں دیکھنے والے کا جو عکس قائم ہوگا، وہ عکس نہ عین وجود ہے نہ غیر وجود، نہ محض شر ہے نہ محض خیر، وہ عکس نہ عین عدم ہے نہ عین وجود، اسی مقام کو حضرت مجدد الف ثانیؒ حقیقت ممکنہ فرماتے ہیں اس جگہ تمام مخلوقات کی اصل مثل تخم درخت کے ہے،

۶۔ (مے) شراب سے مراد عشق حق تعالیٰ ہے، جیسے اس شراب سے عقل جاتی رہتی ہے، ویسے ہی شراب محبت حق سے عقل معاش جاتی رہتی ہے، اور عقل معاد قوی ہو جاتی ہے، چنانچہ حضرت حکیم سنائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جس کو حضرت مولیناؒ نے اپنی مثنوی میں بطور سرخی لکھ کر خوب شرح کی ہے،

آں مے کہ تو میخوری حرامے، ما مے نخوریم جز حلالے جہد کن تا ز نیست ہست شوی، وز شراب خدا تو مست شوی

۷۔ عالم خلق تمام زمین و آسمان وغیرہ جو بتدریج پیدا ہوئے ہیں اور اسی کو اربع عناصر کا تعلق ہے،

۸۔ عالم امر جو لفظ کن کے ساتھ پیدا ہوا،

۹۔ قلب (نور زرد)، روح (نور سرخ)، سر (نور سفید)، خفی (نور سیاہ)، اخفیٰ (نور سبز)، یہ لطائف عالم امر سے جو سینہ انسان سے اس کا تعلق ہے اور سینہ میں ہی ان کی جگہ ہے،

۱۰۔ ظلال سے مراد عکس ہے، جیسے درخت کا سایہ یا درخت کا عکس پانی میں دکھتا ہے، یا جیسے آدمی کا عکس آئینہ میں،

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دُرِ لاثانی یعنی خلاصہ مکتوبات

امام ربّانی حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ السامی

حمد

بنام آنکہ آن نامے ندارد — حضرت جامیؒ — بہر نامے کہ خوانی سر بر آرد

حمد حقیقۃً اس ذات پاک کو زیبا ہے کہ جو پاک ہے قرب اور بعد سے وصل اور فصل سے پستی اور بلندی سے مکان اور لامکان سے زمین اور آسمان سے حلول اور اتحاد سے وہم اور خیال سے قیاس اور گمان سے، ادراک اور جہل سے دید اور شنید سے، ازل اور ابد سے حال اور قال سے تحریر اور تقریر سے زمان اور نشان سے اشارہ اور کنایہ سے،

ہان و ہان گر حمد گوئی و سپاس — ہمچو نافرجام آن چوپان شناس
این ثنا گفتن زمن ترک ثناست — کین دلیل ہستی و ہستی خطاست

نعت

اور درود نا محدود اس ذات بابرکات پر جو بعد خدا کے تمام مخلوقات میں سب سے بہتر ہیں جن کا اسم پاک احمد مجتبیٰ و محمد مصطفیٰ ہے صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اور ان کی تعریف سوائے خدا کے کوئی نہیں کر سکتا

Marfat.com

خدا در انتظارِ حمدِ ما نیست — محمد چشم بر راہِ ثنا نیست

(حضرت مولانا)

خدا مدح آفرینِ مصطفیٰ بس — محمد حامدِ حمدِ خدا بس،

مناجاتے اگر باید بیاں کرد — [illegible] — بہ بیتے ہم قناعت می تواں کرد

محمد از تو می خواہم خدا را — الٰہی از تو حُبِ مصطفیٰ را

(حضرت مولانا رح)

سید و سرور محمد نورِ جاں — مہتر و بہتر شفیعِ عاصیاں

منقبت

اور خدا راضی ہو ان کے چار یار، اور آلِ اطہار اور صحابہ کبار سے رضوان اللہ علیہم اجمعین جو نجات امت کے لئے مثال کشتیِ نوح اور آسمان ہدایت کے تارے ہیں،

ما و اصحابیم چون کشتیِ نوح — حضرت مولانا — ہر کہ دست اندر زند یابد فتوح

منقبت اولیاء اللہ

اور ہزاروں رحمتیں نازل ہوں علمائے حقانی و اولیائے ربانی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین پر جن کے سبب سے ہم بے راہوں کو خدا کی طرف چلنے کا راستہ ملا ہے، آمین بحق سورہ طٰہٰ و یٰسین،

حضرت مولینا رحمۃ اللہ علیہ

بے عنایاتِ حق و خاصانِ حق — گر ملک باشد سیہ ہستش ورق،

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا — او نشیند در حضورِ اولیاء

چوں شوی دور از حضورِ اولیا — در حقیقت گشتہ دور از خدا

یک زمانہ صحبتے با اولیاء — بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

گر تو سنگِ خارہ مرمر شوی،

چوں بصاحبِ دل رسی گوہر شوی

Marfat.com

تمہید خلاصہ مکتوبات شریف زبان اردو

مکتوبات حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی قدس سرہ السامی جامع حقائق شریعت وطریقت ہیں، وشارح حقائق حقیقت ومعرفت ہیں اور رہنمائے علمائے ربانی وسراج عرفائے حقانی ہیں، اگر ان مکتوبات کو کوئی بغور پڑھے، اور سمجھے اور عمل کرے، تو اس کے واسطے اس سے بہتر کوئی کتاب علم تصوف میں فائدہ مند نہیں، ان مکتوبات شریف میں قال شریعت اور حال طریقت اور نکات و اسرار ذات وصفات الٰہی خوب بیان فرمائے ہیں، اور ایسے ایسے علوم ومعارف فرمائے ہیں، کہ جو بزرگان سابقین کی کتابوں میں درج نہیں، یہ خاص معرفت وعلوم حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں اسی واسطے آپ کو مجدد الف ثانی کہتے ہیں، دنیا میں ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی ہوئے ہیں، اور ان میں تین سو تیرہ مرسل ہوئے ہیں، اور تین سو تیرہ مرسلین میں پانچ نبی اولوالعزم ہوئے ہیں، ہر زمانہ میں نبی سیکڑوں کی تعداد میں ہر جگہ ہدایت کے واسطے رہتے تھے، لیکن نبی مرسل سو سو پچاس پچاس سال کے بعد آتے تھے، اور پیغمبران اولوالعزم قریب قریب ہزار سال کے بعد آیا کرتے تھے، اور پیغمبران اولوالعزم صاحب کتاب اور ناسخ ادیان سابقہ ہوتے تھے، اور ان کی شریعت کے احکام کی تعمیل کیا کرتے، اور کلمہ سب نبی اور نبی مرسل نبی اولوالعزم کا پڑھا کرتے تھے، اب چونکہ خاتم النبیین حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ہو گئے، تو موافق سنت اللہ حضور کی امت میں ہر صدی پر عالم راسخ بجائے نبی مرسل اور ہر الف پر عارف اکمل بجائے پیغمبر اولوالعزم کے ہونا چاہئے تھا، اسی لئے الف اوّل کے ختم پر الف ثانی کے شروع میں حضرت مجدد الف ثانی کو خدا نے مجدد الف بنا کر بھیجا، اور ثبوت مجدد ہونے کا خود آپ کی ذات آیات بنیات ہے کہ جو علوم ومعارف ان حضرت نے بیان فرمائے، وہ سابق کی کبرائے دین کی کتابوں میں درج نہیں،

Marfat.com

اسی واسطے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، کہ حضرت مجدد الف ثانی کی ذات اس الف ثانی کی ارہاس ہے، اور حضرت مجدد الف ثانی کا منکر فاسق ہے، اور اُن حضرت کا امت پر بڑا احسان ہے، کہ جس کا عوض نہیں ہو سکتا، اور حضرت مرزا مظہر جانجاناں شہید رحمۃ اللہ علیہ جو حضرت قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی کے شیخ ہیں، جب کسی کو خلافت عطا فرمایا کرتے، تو مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی عنایت فرمایا کرتے، اور پھر تاکید سے فرماتے، کہ ان مکتوبات شریف کو بعد نماز عصر پڑھا کرنا، اور طلبہ کو سنانا، یہ مکتوبات تمھارے واسطے فیض اور رہنمائی کے لئے انشاء اللہ کافی ہوں گے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے کبرائے دین سابقین کے علوم وحدت الوجود وغیرہ کے حالات کی تائید فرما کر اس سے بہت آگے قرب خدا کے مراتب بیان فرمائے ہیں، حضرت مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ نے جو تعریف مولینا رومی کی فرمائی ہے، اس میں سے ایک شعر حضرت مجدد الف ثانی کی شان میں نہایت موزوں ہے،

من چہ گویم وصف آن عالیجناب　　　نیست پیغمبر ولے دارد کتاب

اور سب سے بہتر دلیل آپ کی بزرگی کی یہ ہے کہ آپ کے پیر حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ جیسی ذات اکمل جنھوں نے ایک ہی توجہ میں نانبائی صاحب کو اپنی ہم شکل بنا دیا، اور اپنا جیسا اکمل کر دیا، وہ یوں فرماتے ہیں:۔

"میان شیخ احمد آفتاب است و ما ہچون ستارگان در وے گم اند"

مکتوبات حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رح کے خلاصہ

بزبان اردو کرنے کی وجہ،

فی زمانہ زبان فارسی بہت کم ہو گئی ہے، اور مکتوبات شریف کی فارسی بھی ذرا دقیق ہے

علاوہ اس کے اگر عبارت کوئی پڑھ بھی لے، تو اس کے اصطلاحات سے واقف نہیں ہوتے، اور کوئی اصطلاحات سے واقف ہوتے ہیں، تو معارف و اسرار کے نکات سے واقف نہیں ہوتے، اور بعض شخص طبیعت کا لگاؤ نہیں ہونے کی وجہ سے مکتوبات شریف کی عبارت پڑھنا، اور تھوڑی دیر اس میں صرف کرنا اپنے پر دشوار جانتے ہیں، اور ان وجوہات متذکرہ بالا سے فیضان اور ہدایت مکتوبات سے محروم رہتے ہیں، اس لئے میں نے زمانہ حال کی رفتار اور عدم توجہی دیکھکر یہ خیال کیا، کہ مکتوبات کا خلاصہ کرنا چاہیئے، اور اس کو اردو زبان میں لکھنا چاہیئے، اور تصوف کی ضروری اصطلاحات بھی لکھنا چاہیئے، تاکہ مسلمان ان مکتوبات کے فیضان سے مشرف ہوں، اور عقائد حقہ اور اصول اسلام اور ایمان حقیقی کے حاصل کرنے میں کوشاں ہوں، اور میں نے بعض مکتوبات کے آخر پر لفظ **آگاہی** لکھ کر عام لوگوں کے سمجھانے کو کچھ تشریح کر دی ہے، میرا قصد ان مکتوبات شریف کا خلاصہ بزبان اردو کرنے کا قریب پندرہ سال سے تھا، لیکن مجھ کو اتنی فرصت نہیں ملی، کہ میں اس کام کو انجام دیتا، لیکن قدرت کی بات کہ میں نے ایک مسلم بھائی کی ڈھائی ہزار روپیہ کی ضمانت دی اور اس مسلم بھائی نے روپیہ قرضخواہ کو نہیں دیا، اور قرض خواہ نے مجھ پر ڈگری کرالی، اور میں بوجہ ناداری روپیہ ادا نہ کر سکا، تو اس ڈگریدار نے میرے قید کی درخواست کی، اور وہ منظور ہو کر میں دو ماہ جیل جے پور میں بزمرۂ دیوانی قید رہا، اور اس قید کے زمانہ میں میں نے مکتوبات شریف کا خلاصہ بزبان اردو تیار کیا، مجھ کو جب کبھی کوئی سخت دشواری پیش آتی، تو میں اپنے پیر حضرت محمد علی شیر خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی قبر شریف پر حاضر ہو کر بجناب حق تعالیٰ متوسل پیران عظام عرض کرتا، تو اکثر اوقات ایسا دیکھا، کہ حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کی قبر شریف میں حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم تشریف فرما ہیں، اور حضرت صاحب حضور کی جناب میں عرض کر رہے ہیں، تو کبھی حضور مسکرائے ہیں، اور کبھی وعدہ فرمالیا، تو خداوند تعالیٰ نے ویسے ہی میرے کام انجام کو پہونچا دیئے، لیکن اس اجراء ڈگری

Marfat.com

سکے وقت جب عرض کیا تو یہ دیکھا، کہ حضور اور حضرت صاحب دونوں خاموش اور غمگین ہیں، بعد افاقہ میں سمجھ گیا، کہ مرضی حق یہی ہے، کہ تو جیل جائے، چنانچہ ایسا ہی ہوا "فعل الحکیم لا یخلوا عن الحکمۃ" میرے اس جیل جانے سے میرے نفس فرعون کی اصلاح اور حضرت مجدد الف ثانی کی اتباع ہو گئی، اور یہ نیک کام وہاں ہی پورا ہوا، اللہ تعالےٰ اس کو قبول فرما کر دوستوں کو اور مجھ کو پڑھنے اور عمل کی توفیق عطا فرمائے، اور میرے لئے ذریعہ نجات ہو، بزرگواران اہل علم کی خدمت شریف میں عرض ہے، کہ مجھ سے کوئی بات بتقاضائے بشریت زیادہ و کم یا بھول وچوک ہو گئی، ہو تو معاف فرمائیں، اور دعاے خیر کریں، اور میں نے مثنوی مولینا رومی رحمہ اللہ کا بھی خلاصہ اپنی حیثیت فہید کے موافق کیا ہے، اور حضرت مولینا رحمۃ اللہ علیہ کا جو مثنوی سے مقصود ہدایت خلق اور ترک دنیا اور قرب خدا ہے اور نہی اشعار کو اسی فارسی زبان میں لکھا ہے لیکن ان اشعار کے مقابلہ میں بزبان اردو مطلب اور خلاصہ درج کر دیا ہے، اور میں نے ترجمہ اشعار اردو کا اسواسطے نہیں کیا، کہ جو فیضان اور برکات اور جذبات حضرت کے خود زبان سے نکلے ہوئے اشعار میں ہیں، وہ ترجمہ میں نہیں ہو سکتے، انشاء اللہ اہل علم اہل ذوق اس خلاصہ مکتوبات و خلاصہ مثنوی کو پڑھکر بہت محظوظ و مسرور ہوں گے، اور مجھ خادم ازلی محمد ہدایت علی نقشبندی مجددی جے پوری کے لئے دعاء مغفرت فرمائیں گے،

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دُرِّ ثانی یعنی

خلاصہ

مکتوبات امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ السامی

مکتوب ۱

بخدمت حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ

اسم ھُوَ الظَّاھِر کی تجلیات کا ظہور ہر شئے میں معلوم ہوا، اس کے بعد تجلیات پوشیدہ ہو گئیں اور فنا ظاہر ہوئی، اور انانیت اور نفسانیت وغیرہ جاتی رہیں، اور اسلام حقیقی کے آثار، اور شرک خفی کے دور ہونے کی علامتیں ظاہر ہوئیں،

آگاھی۔ منجانب خلاصہ کنندہ محمد ہدایت علی، جہاں لفظ آگاہی آویگا، وہ میری طرف سے بطور اطلاع یا شرح کے ہوگا، یہ مکتوب حضرت کا زمانہ ابتدائی میں حضرت نے اپنے پیر حضرت خواجہ باقی باللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں لکھا ہے، جب کہ فنا و بقا کا حال آپ پر گذر رہا تھا،

Marfat.com

مکتوب ۲

بخدمت حضرت خواجہؒ

جس قدر فنا پوری طور پر سالک کو ہوگی، اسی قدر بقا بھی اس کو پوری طور پر ہوگی، اور جسقدر بقا زیادہ کامل طور پر ہوگی، اسی قدر صحو (ہوشیاری) بھی زیادہ ہوگا، کیونکہ کمال صحو حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے لئے تھا، اور جس قدر صحو زیادہ ہوگا، اسی قدر شریعت حقہ کے موافق علوم کا فیضان ہوگا اور جو معارف وعلوم حضرات انبیاء علیہم السلام سے صادر ہوئے ہیں وہ شریعت کے احکام اور عقائد ہیں جو ذات وصفات الٰہی کے بارے میں فرمائے ہیں، اور ان احکام ظاہری کی مخالفت اگر کسی نے کی ہے، تو حالت سُکر (بیہوشی) میں کی ہوگی،

آگاھی۔ بعض اولیاء اللہ سے جو کلمات خلاف شرع شریف سرزد ہوئے ہیں، وہ اثنائے حال میں بوجہ غلبۂ سکر سرزد ہوئے ہیں، جو قابلِ گرفت نہیں، وہ لوگ بوجہ حال معذور ہیں، ان کے الفاظ سکر سے خالی نہیں، اور جو بلا حال ان کلمات کو کہے وہ کفر سے خالی نہیں، مثلاً۔ جیسے انا الحق وسبحانی ما اعظم شانی، وغیرہ وغیرہ،

مکتوب ۳

بخدمت حضرت خواجہؒ

بعض لوگ مقربین کے طریق کے ساتھ مناسبت نہیں رکھتے انکا حال ابرار کے طریق پر ہے،

آگاھی۔ مقربین اعلیٰ درجہ کے اولیاء اللہ ہوتے ہیں، ان کی عبادت اور جملہ حسنات رضائے حق کے لئے ہوتی ہیں، اور ابرار کی حسنات عبادت طلبِ جنت ونجاتِ دوزخ کے لئے ہوتی ہیں، ابرار عابدین میں ہیں، اور مقربین عارفین میں ہیں، حضرت مولینا رومی رحمۃ اللہ علیہ نے اُن کا

Marfat.com

فرق بتلایا ہے ع

سیرِ زاہد ہر شب یک روزہ راہ — سیرِ عارف ہر دمے تا تختِ شاہ
(عرشِ معلا)

مکتوب ۴

بخدمت حضرت خواجہ رح

ماہ رمضان المبارک کو قرآن شریف سے نہایت مناسبت ہے، اور قرآن مجید تمام ذاتی و شیونی[ل] لا کمالات کا جامع ہے، اور حقیقت محمدیؐ اس کا ظل ہے، اور اسی مناسبت کی وجہ سے قرآن مجید اس ماہ میں نازل ہوا ہے، اور اسی وجہ سے یہ مہینہ تمام خیرات و برکات کا جامع ہے، جو خیرات و برکات سال بھر تک کسی کو پہونچتی ہیں، وہ اس ماہ مبارک کی برکتوں کے دریا کا قطرہ ہے، اس ماہ کی جمعیت سال بھر کی جمعیت ہے، اور اس ماہ کا تفرقہ سال بھر کا تفرقہ ہے حقیقت محمدی درمیان خالق و مخلوق کے برزخ کبریٰ ہے اور تقرب ذات بے پردہ صفات ہے،

اگاھی - حقیقت محمدی کو قابلیت اولیٰ حقیقت الحقایق، نور اوّل، برزخ کبریٰ، عقل کل بھی کہتے ہیں،

مکتوب ۵

بخدمت حضرت خواجہ رح

رسالہ سلسلۃ الاحرار کو دیکھ کر بعض علوم لکھ کر ارسالِ خدمت کئے ہیں، چاہیں تو شامل فرمالیں۔

اگاھی - یہ عریضہ اپنے پیر صاحب کی خدمت میں روانہ کیا ہے،

[ل] ذاتِ حق وصفاتِ حق کی درمیانی حقیقت،

Marfat.com

مکتوب ۶

بخدمت حضرت خواجہ رح

جمال عین جلال ہے، اور جلال عین جمال ہے، فنا سے مراد ماسوائے اللہ کا فراموش ہوجانا ہے، جب تک علوم جہل مطلق کے ساتھ متحقق نہ ہوجائیں، فنا کا کچھ حصہ بھی حاصل نہیں ہوتا، حیرت و جہل دائمی ہے، یہ کبھی زائل نہیں ہوتی، بعد فنا وبقا سالک اپنے ہی میں جہل پاتا ہے، اور اپنے ہی میں علم اپنے ہی میں شہود پاتا ہے، اور اپنے ہی میں حیرت، عین بحالت نادانی شعور میں ہے، اور عین حیرت کے وقت حضور میں ہے، یہی مرتبہ حق الیقین کا ہے، اسی واسطے حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، کہ اہل اللہ بعد فنا و بقار جو کچھ دیکھتے ہیں، وہ اپنے میں دیکھتے ہیں، اور جو کچھ پہچانتے ہیں، وہ اپنے میں پہچانتے ہیں، اور ان کی حیرت ان کے وجود میں ہے، پہلے جو بلاء مصیبت آتی تھی، اس سے خوشی ہوتی تھی، اور جب سے مقام بقا میں عالم اسباب میں اس طرف آیا ہوں، تو ہر تکلیف سے تکلیف اور ہر صدمہ سے صدمہ اور ہر چیز کے جانے کا افسوس ہوتا ہے، اور اپنی عاجزی اور محتاجی پر نظر پڑی ہے، تو معلوم ہوا کہ وہ سابقہ حالات سُکر کے سبب سے تھے، صحو کی حالت میں عجز اور محتاجی، اور خوف و حزن غم و شادی جیسے عام لوگوں کو ہوتا ہے، ویسا ہی مجکو ہوتا ہے، اس لئے حضرات انبیاء علیہم السلام کی دعائیں بوجہ امر کے نہیں تھیں، بلکہ عجز احتیاجی خوف، حزن کے سبب سے تھیں،

آگاہی۔ اثناء حالت فنا وبقا میں سالک ہر جمال ہو یا جلال تکلیف ہو یا راحت، زشت ہو یا خوب، دوست ہو یا دشمن، سب کو منجانب اللہ یا فعل خدا جان کر حظ حاصل کرتا ہے، حضرت سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

Marfat.com

گرچہ تیر از کماں ہمی گذرد، از کماں دار بیند اہلِ خرد،

صرف قال سے اولیا نہیں بنتا، یہ حال حقیقۃً کسی پر گذرے، جب جماعت اولیاء اللہ میں شمار کیا جاتا ہے

حضرت مولینا رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

قال را بگذار مرد حال شو پیش مرد کاملے پامال شو،

مکتوب

بخدمت حضرت خواجہ رح

نہ میں خود اپنا وجود پاتا ہوں اور نہ عالم کا، اور یہ حالت دائمی ہے، اور حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کو دیکھا، فرماتے ہیں، کہ ہم تجھ کو آسمانوں کا علم سکھانے کو آئے ہیں، اپنے پیر صاحب کی خدمت میں عرض کیا ہے،

مکتوب

بخدمت حضرت خواجہ رح

جب سے مقام بقا میں آیا ہوں عجیب و غریب علوم و معارف پے درپے وارد ہو رہے ہیں جو اصطلاحِ صوفیہ میں قرار دی ہیں، اور مشہور ہیں، ان کے خلاف اور علماے شریعت کے موافق ہیں صوفیہ نے جو مسئلہ وحدتِ وجود اور اس کے جو کچھ حالات بیان کئے ہیں، ابتداءً ان حالات سے مشرف ہوا، اور کثرت میں وحدت کا مشاہدہ ہوا، اور اس مقام سے کئی درجے اوپر لے گئے لیکن وہاں علماے شریعت کے تحقیق کی تصدیق ہوتی ہے، اور اولیا اہلِ حال کی تائید نہیں ہوتی، یہ مکتوب بھی اپنے پیر صاحب کی خدمت میں روانہ کیا ہے،

Marfat.com

مکتوب ۹

بخدمت حضرت خواجہؒ

میں اپنے میں کوئی بھلائی سوائے برائی کے نہیں پاتا ہوں، میرے تمام اعمال لائق قبول نہیں، اور میری استغفار بھی میرے تمام گناہوں کے مانند گناہ ہے، اس کا مرض ذاتی ہے، جو کسی دوا کو قبول نہیں کرتا، جو چیز ذاتی ہوتی ہے، وہ کبھی دور نہیں ہو سکتی، ع

سیاہی از حبشی کے رود کہ خود رنگ است

چونکہ بندہ شر محض ہے اس لئے اسماء و صفاتِ الٰہی خیر محض کے لئے ضد ہونا چاہئے تھا، بایں وجہ خیر محض کا آئینہ شر محض انسان ٹھہرا ہے، اور پوری ظلمت کی وجہ سے حقیقت انسان میں پورا عکس خیر کا ظہور ہوا ہے اور انسان کمال ذم والا بوجہ حامل عکوس اسماء و صفات کمال خیر والا بنایا گیا ہے، اور انسان چونکہ جامع شر تھا، اپنی حقیقت شر کو حقیقۃً پوری طور پر جان کر حق عاجزی ناچیزی نیستی کے ساتھ عبادت میں مشغول ہوا، تو انتہائے عاجزی فروتنی نیستی ظلمت کے مقابلہ میں انعام خداوندی زیادہ عطا ہو کر کَرَّمْنَا بَنِیْ آدَمَ کا خلعت عطا کیا گیا، اسلئے مقام عبدیت تمام مقامات سے بالاتر مقام ہے، اس مقام عبدیت کے میدان میں تیز رفتار شہسوار دین و دنیا کے سردار اور اولین و آخرین کے سردار جناب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، اور جس کسی کو محض اپنے فضل سے یہ دولت بخشنا چاہتے ہیں تو اس کو حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی کمال اتباع عنایت فرماتے ہیں، اور اس وسیلہ سے بلند درجوں پر لیجاتے ہیں، (کمال شر و نقص علم ذوقی ہے،) جو لوگ اپنے کو محض مولا جانیں، اور یا اُس کی صفات کو اپنی صفات جانیں محض الحاد و زندقہ ہے، خدا کی شان بلند اور برتر اور ہر حلول و اتحاد سے منزہ و مبرا ہے، **آگاہی** اس مکتوب میں حضرت نے اپنا عجز اور بشر کی بشریت اور ترقی کے وجوہات

Marfat.com

ہمہ نسبت یہ مکتوب بخش نسبت مرتبہ ہے

مکتوب ۱۰

بخدمت حضرت خواجہ

عجب بات ہے کہ مرید با وجود قرب مرشد کی وصل کے لئے بیقرار رہتے ہیں اور محبت کی

گرمی میں قرب وصل کی خوشی نہیں پاتے، شاید یہ بات ہے کہ وصل میں بھی شوق باقی رہتا ہے

مرید کو جو بات دل میں ہو وہ محبوب کے قریب آکر نکل نہیں سکتی، وہ دور ہونے کے وقت
محبوب کو خوب پہچانتے ہیں
ہونے کا احساس ہوتا ہے کہ خود میں محبت کے بوجھ کو اٹھا سکتے ہیں۔ محبوب کو اس

بوجھ کا اٹھانا مشکل ہے۔

آگاہی۔ حضرت نقشبندیہ کے نزدیک جو لوگ محبت سے واقف ہیں وہ شرف کو

پہنچے، اس کو حقیقت محمدی کہہ دوری نہیں سکتے ہیں۔ درد اٹھتی ہے جب قرب کی حرکت پیدا ہوتی

ہے اس کو قرب کہتے ہیں۔ حضرت خواجہ نقشبند یہی شعر پڑھا کرتے تھے۔ ہر چہ دیدہ و شنود

شنیدہ شد ودانستہ شد آن ہمہ غیر اوست

مکتوب ۱۱

بخدمت حضرت خواجہ

قرب حق یا نکتہ نعمت معرفت کے واسطے دو چیزیں ضروری ہیں، ایک اپنے کو ہمہ تن قصور

جاننا، دوسرے شیخ کامل مجذوب کی جس نے سلوک طے کر لیا ہو اس کی صحبت، میری کوئی نیکی ایسی

نہیں جو تہمت سے خالی ہو، اور کوئی عمل ایسا نیک نہیں پاتا کہ فرشتہ دیکھے، تو وہ اس کو کہے کہ

ہر شخص کو جو اس جہان میں ہے حتیٰ کہ کافر فرنگ اور زندیق ملحد کو اپنے سے کئی درجہ بہتر جانتا ہے اور ان سب سے بدتر اپنے کو جانتا ہے،

اگاھی۔ یہ ہے حقیقت سلوک اور اقربیت خدا کا ثبوت، اسی واسطے حضرت سعدی رح نے حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے قصہ میں فرمایا ہے،

ازان بر ملائک شرف داشتند   کہ خود را بہ از سگ نپنداشتند،

ایک مقام عالی منکشف ہوا، اور میں وہاں پہونچا، تو معلوم ہوا کہ یہ مقام حضرت ذی النورین کا ہے، اس سے اوپر مقام حضرت عمر فاروق کا ہے، اس سے اوپر مقام حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہم اجمعین کا ہے، اوسکے اوپر حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مقام ہے، اور اس کے اوپر کوئی مقام کسی کا نہیں ہے، نہ کوئی مقام ہے، اپنے مشائخ میں سے حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہٗ کو ہر مقام میں اپنے ساتھ پاتا تھا، اور دوسرے خلفاء کا بھی ان مقام میں عبور واقع ہوا ہے، سوائے عبور اور مقام اور مرور اور ثبات کے کچھ فرق نہیں ہے، یہ مکتوب حضرت خواجہؒ کی خدمت میں عرض کیا ہے،

مکتوب ۱۲

بخدمت حضرت خواجہ رح

وہ علوم جو فنا فی اللہ اور بقا باللہ کے مقام سے تعلق رکھتے ہیں، خداوند تعالیٰ نے اپنی عنایت سے سب ظاہر کر دیئے، اور ایسی کوئی چیز نہیں رہی، کہ جس کا اولیا اللہ نے نشان دیا ہے، وہ مجھ کو نہ دکھائی گئی ہو، جو کوئی خدا کی جناب میں قبول ہوا ہے فضل سے ہوا ہے، اپنے پیر صاحب کی خدمت میں عرض کیا ہے،

Marfat.com

مکتوب ۱۳

بخدمت حضرت خواجہ رح

سیر الی اللہ (اللہ کی طرف) پچاس ہزار برس کی راہ ہے، قرآن شریف اس کا شاہد ہے، انکو یہ سب خدا نے دکھایا، اور جملہ علوم کشفی شریعت کے مطابق ہیں، ظاہر شریعت سے سر مو مخالفت نہیں دیکھی، بعض صوفیہ نے جو از روے کشف کے خلاف شریعت بیان کیا ہے، یہ سہو (بھول) اور سکر (مدہوشی) کی وجہ سے ہے، باطن ظاہر شریعت سے کچھ مخالف نہیں ہے، اثنا ے راہ میں سالک کو مخالفت معلوم ہوتی ہے منتہی کو مخالفت نہیں دکھتی، علما، اور اولیا اللہ میں صرف یہ فرق ہے، کہ علما، بدلیل علم کے جانتے ہیں، اور صوفیہ بذریعہ کشف اور ذوق کے جانتے ہیں،

مکتوب ۱۴

بخدمت حضرت خواجہ رح

ترقی مقامات میں سواے حیرت اور جہل کے کچھ نہیں ہے، حضور نے جو فرمایا تھا کہ تجھ میں صفت محبوبیت کے معنی نہ ہوتے، تو مقصود تک پہونچنے میں بہت توقف واقع ہوتا اس ارشاد کی بنا پر بہت کچھ امید ہے،

مکتوب ۱۵

بخدمت حضرت خواجہ رح

بندہ مدتوں سے اسکو ڈھونڈتا تھا، تو اپنے آپ کو پاتا تھا، اس کے بعد اپنے آپ کو ڈھونڈتا

Marfat.com

تھا، تو اس کو پاتا تھا، اب اس کو گم کیا ہے، لیکن اپنے آپ کو پاتا ہے، باوجود گم کرنے کے اوس کا ڈھونڈنے والا نہیں ہے، اور باوجود ثابت ہونے گم کرنے کے اس کا چاہنے والا نہیں ہے، علم کی رو سے حاضر واجد مقبل ہے، اور از روے ذوق کے غائب و فاقد و معرض ہے، اس کا ظاہر بقا ہے، اور باطن فنا عین بقا میں فانی ہے، اور عین فنا میں باقی لیکن فنا علمی ہے، اور بقا ذوقی ہے،

اگاهی ۔ یہ فنا و بقا خاص کے حالات و واقعات ہیں،

مکتوب ۱۶

بخدمت حضرت خواجہ رح

ایک رسالہ دوستون کے اصرار پر جس میں ضروری نصیحتیں طریقت کی ہیں، ارسال خدمت کیا جائے گا، یہ رسالہ بڑی برکتوں والا ہے، اس رسالہ کے لکھنے کے بعد ایسا معلوم ہوا، کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کے بہت سے مشائخ کے ساتھ تشریف رکھتے ہیں اور اس رسالہ کو اپنے دست مبارک میں لئے ہوئے ہیں، اور اپنے کمال کرم سے اس کو چومتے ہیں، اور مشائخ کو دکھاتے اور فرماتے ہیں، کہ اس قسم کے اعتقاد حاصل کرنے چاہئیں، اور وہ لوگ جنھوں نے ان علوم سے سعادت حاصل کی ہے وہ نورانی اور ممتاز ہیں اور عزیز الوجود ہیں، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو کھڑے ہیں، اور کمال کرم سے چومتے ہیں، اور اسی مجلس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاکسار سے ارشاد فرمایا کہ اس واقعہ کو شائع کر، (حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی مقبولیت دیکھو) تمام مشائخ کے مقامات پر ماشاء اللہ عروج حاصل ہوا،

گلے بر وند زیں دہلیزہ پست، بدان درگاہ والا دست بر وست،

اس اثناء میں اگر مشائخ کی روحانیت کے توسط کو گننے لگوں، تو بات لمبی ہو جائے مقامات عالیہ

(مراد ہی کے لئے طے کرنا مخصوص ہے، مرید عمر نوحؑ میں بھی طے نہیں کر سکتا،
(جو خدا کو چاہے) (جسکو خود خدا چاہے)

مکتوب ۱۷

بخدمت حضرت خواجہؒ

اپنے پیر حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عریضہ بحال مجمل مقام عروج و نزول کی بابت عرض کیا ہے، تفصیل بالکل نہیں ہے،

مکتوب ۱۸

بخدمت حضرت خواجہؒ

جب تک حالات و واردات ظاہر ہوتے تھے، عرض کرتا تھا لیکن جب سے حق تعالیٰ نے حضور کی توجہ کی برکت سے احوال کی غلامی سے آزاد کر دیا، اور تلوین سے تمکین کے ساتھ مشرف فرمایا تو حیرت و پریشانی کے سوا کچھ ہاتھ نہ آیا، اور وصل سے جدائی اور قرب سے بُعد (دوری) کے سوا کچھ حاصل نہ ہوا اور معرفت سے نادانی اور علم سے جہل کے سوا کچھ زیادہ نہ ہوا، اس واسطے نیاز ناموں میں توقف ہوا اب حق الیقین سے مشرف فرمایا ہے، کہ جس جگہ علم و عین ایک دوسرے سے حجاب نہیں ہیں، اور فنا بقا، وہاں جمع ہیں عین حیرت و بے نشانی میں علم و شعور ہے، اور نفس غیب میں حضور میں باوجود علم و معرفت کے جہل و نادانی کی زیادتی کے سوا اور کچھ نہیں، مقام ولایت سے اوپر مقام شہادت ہے، اور اس کے اوپر مقام صدیقیت ہے، اور اس کے اوپر مقام نبوت ہے، سلوک ولایت علوم استدلالی علما، کو کشفی اور اجمال کو مفصّل کر دیتا ہے، کسی شخص نے حضرت خواجہ بزرگوار خواجہ نقشبند رحمہ اللہ سے پوچھا کہ سلوک سے مقصود کیا ہے تو فرمایا کہ اجمالی معرفت تفصیلی اور استدلالی کشفی

Marfat.com

کشفی ہو جائے، ہاں راستہ میں بہت سے علوم و معارف ظاہر ہوتے ہیں، جن سے گذرنا پڑتا ہے، علوم و معارف ابر بہاری کی طرح ایسے برس رہے ہیں، کہ قوت مدرکہ ان کی برداشت کرنے سے عاجز ہے،

مکتوب ۱۹

بخدمت حضرت خواجہ رح

اس مکتوب شریف میں حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ سے دو شخصوں کے وظیفہ دلانے کے لئے سفارش فرمائی ہے،

مکتوب ۲۰

بخدمت حضرت خواجہ رح

یہ مکتوب بھی اپنے حضرت صاحب رح کی خدمت شریف میں سفارشاً برائے دلوانے وظیفہ مقرر کے تحریر فرمایا ہے،

مکتوب ۲۱

بنام شیخ محمد کی رح،

جب تک وہ موت جو موت معروف کے پہلے ہے، اور اہل اللہ اوس کو فنا سے تعبیر کرتے ہین ثابت نہ ہو جائے اللہ تعالی کی جناب میں پہونچنا محال ہے، بلکہ آفاقی جھوٹے معبودون اور انفسی ہوائی خداؤں کی پرستش سے نجات نہیں مل سکتی، اور نہ اسلام کی حقیقت کا پتہ لگتا ہے، اور نہ ہی کمال ایمان میسر ہو سکتا ہے،

اور بزرگوں کے یہاں سالک انتہا ولایت میں ایک مرتبہ مثل برق کے تجلی ذات سے

Marfat.com

حضرت ہوتا ہے، اور حضرات نقشبندیہ کے یہاں یہ تجلی دائمی نصیب ہوتی ہے، پس ان بزرگواروں کی نسبت تمام نسبتوں سے قوی تر اور ان کا کمال تمام کمالوں سے بالاتر ہے پس جس طرح ولایت محمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام تمام پیغمبروں کی ولایت سے بڑھکر ہے، اسی طرح ان بزرگواروں کی ولایت بھی تمام اولیاء قدس سرہم کی ولایت سے بڑھ کر ہے، اور کس طرح بڑھ کر نہ ہو جب کہ ان کی ولایت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے، ہاں بعض اکابر اولیاء کو یہ نسبت نصیب ہوئی ہے لیکن وہ بھی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ولایت سے اقتباس ہے،

مکتوب ۲۲

بنام شیخ عبد المجید لاہوری،

روح نے جسم و نفس انسانی سے تعلق خاص پیدا کیا ہے بعد تعلق یعنی اس عالم میں اگر خدا کو یاد کیا تو خود ترقی پاکر ولایت حاصل کی، اور اس کی ہمسائیگی میں نفس میں بھی صفائی اور بھلائی پیدا ہو کر خلق خدا کو ہدایت کی اور فیضان اور انوار الٰہی سے مشرف ہوئی اور "فقد فاز فوزاً عظیماً" اسکی نصیب ہوا، اور اگر اپنی حقیقت کو اور مقصود پیدائش کو بھول گئی، تو نفس کی ظلمت میں مبتلا ہو کر "فقد ضل ضلالاً بعیداً" اسکی نصیب ہے روح کو ظلمت انسانی بھی باعث ترقی معلوم ہو کر اس پر مبتلا ہوئی، جیسے جب آئینہ کو صاف کرتے ہیں تو اس پر اوّل مٹی ملدیا کرتے ہیں، مٹی ملنے کے بعد صفائی آئینہ زیادہ ہو جایا کرتی ہے اسی طرح روح کی ترقی کے واسطے اختلاط نفس انسان باعث ترقی و خوبی ہے،

مکتوب ۲۳

بنام عبد الرحیم خانخانان

دنیا آخرت کی کھیتی ہے پس افسوس ہے اوس پر جس نے اس میں نہ بویا، اور اپنی استعداد

Marfat.com

کی زمین کو بیکار رہنے دیا، اور اپنے اعمال کے تخم کو ضائع کر دیا، اور جاننا چاہئے کہ زمین کو ضائع اور بیکار کرنا دو طرح ہے، ایک یہ کہ اس میں کچھ نہ بوئے، دوسرے یہ کہ اس میں ناپاک اور خراب بیج ڈالے، پہلی قسم کی نسبت دوسری قسم زیادہ ضرر رساں ہے، اور بیج کا ناپاک اور خراب ہونا پیر ناقص سے بیعت ہونا ہے، کیونکہ پیر ناقص میں حرص و ہوا وغیرہ ہوتی ہیں، وہی باتیں طالب میں پیدا ہوں گی، اور وہ خود صراط مستقیم سے گمراہ ہے، اوروں کو بھی گمراہ کریگا، اور شیخ کامل مثل اکسیر کے ہے، اوس کی نظر دوا اور اس کلام شفا ہے، اور بعض مشائخ نے جو غلبۂ سکر میں کفر اور زنار وغیرہ کی تعریف کی ہے تو اس کا مفہوم ظاہر سے پھیر کر تاویل اور توجیہ پر محمول کرنا چاہئے، کیونکہ اہل سکر کا کلام اچھے مفہوم پر حمل کیا جاتا ہے، اور وہ بزرگوار بوجہ حالتِ سکر کے معذور ہیں، اور ذی ہوش کا کلام خلاف شرعِ عقل و شرع کے نزدیک قابلِ گرفت ہے،

مکتوب ۲۴

بنام محمد قلیج خان

مبارک ہے وہ شخص جس کے دل میں خدا کے سوا کسی کی محبت نہ ہو، اور اس کے سوا کسی کا طالب نہ ہو پس ایسا شخص اللہ کے ساتھ ہے، اگرچہ ظاہر میں خلق کے ساتھ مشغول ہے اور کائن بائن صوفی کی یہی شان ہے، مقرب نیکیاں رضائے حق کے لئے کرتے ہیں، اور ابرار اپنی خواہش کے واسطے نیکیاں کرتے ہیں، اور علیٰ ہذا سب کام مقربین اور ابرارین کے اسی کے موافق ہوتے ہیں،

مکتوب ۲۵

بنام خواجہ جہان

سب کمالات کا حاصل ہونا نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی اتباع اور ان کی خلفاے راشدین

Marfat.com

کی اتباع پر منحصر ہے، کیونکہ ہدایت کے ستارے اور ولایت کے آفتاب ہیں، جس نے ان کی پیروی کی اوس نے ہدایت پائی، اور جس نے مخالفت کی وہ گمراہ ہوا،

مکتوب ۲۶

بنام حاجی محمد لاہوری

حدیث قدسی میں ارشاد ہے، خبردار ہو کہ ابرار کا شوق میرے دیدار کے لئے حد سے بڑھ گیا اور میں اُن سے بھی زیادہ ان کے لئے مشتاق ہوں، اللہ تعالیٰ نے شوق ابرار کے لئے ثابت کیا اور مقربین کے لئے جو اعلیٰ مرتبہ کے اولیا ہیں نہیں فرمایا، وجہ اس کی یہ ہے کہ شوق ہمیشہ بحالت فراق و دوری کے ہوا کرتا ہے، اور بحالت وصل و قرب کے نہیں ہوتا، ابرار مشتاق اور خواہان قرب ہیں اور وصل سے محروم ہیں، اس لئے شوق باقی ہے، اور جو ابرار چاہ رہے ہیں، اوس سے مقرب فارغ ہو چکے ہیں، علاوہ ازیں بندگان خاص الخاص میں شوق اس واسطے بھی نہیں رہتا، کہ وہ مقامات صفات کو اور شیونات ذات کو طے کر کے تجلیات ذات سے مشرف ہوئے ہیں، اور ذات الٰہی میں سوائے حیرت اور جہل کے کچھ نہیں ملتا، اور بحالت حیرت و جہل کے سوائے ناامیدی کے کچھ حاصل نہیں، اور حالت جہل و حیرت میں شوق نہیں ہوتا، اور جب تک آدمی وجد و تواجد ذوق شوق میں ہے، وہ ابھی تک قرب ذات میں نہیں پہونچا ہے،

مکتوب ۲۷

بنام خواجہ عک

حضرات نقشبندیہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین فرماتے ہیں، کہ ہماری نسبت سب نسبتوں سے بڑھکر

Marfat.com

نسبت سے مراد ان کی حضور و آگاہی ہے، اور حضور ان کے نزدیک وہ معتبر ہے، جو حضور بے غیبت ہے
جس کو یادداشت سے تعبیر کرتے ہیں، اور فقیر کے نزدیک یادداشت تجلی ذات بے پردہ صفات
و شیون و اعتبارات سے مراد ہے، اور دیگر مشائخ اس تجلی سے اولیا کو مشرف ہونا فرماتے
ہیں، مگر بہت تھوڑے وقت میں مثل برق کے اور حضرات نقشبندیہ اس کو دائمی فرماتے ہیں،

مکتوب ۲۸

بنام خواجہ عمک

خواجہ عمک آپ نے یاد فرمایا خوشی ہوئی، لیکن فقیر نے جب اپنے آپ کو اس لائق نہ پایا تو
ناچار گوشۂ تنہائی میں پوشیدہ ہوا، اور قرب سے بھاگ کر بُعد (دوری) میں آرام لیا، اور اتصال سے انفصال
کے ساتھ قرار پکڑا، اور جب آزادی میں گرفتاری دیکھی، تو ناچار گرفتاری کو اختیار کیا،

مکتوب ۲۹

بنام شیخ نظام تھانیسریؒ

ایک فرض کا ادا کرنا ہزار سالہ نفلوں کے ادا کرنے سے بہتر ہے، اگرچہ وہ نفل خالص نیت
سے ادا کئے جائیں، اور خواہ نفل از قسم نماز و روزہ و ذکر و فکر وغیرہ وغیرہ ہوں، حضرت عمر خطاب
رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے، کہ تمام شب کے جاگنے سے بہتر ہے کہ تمام شب سوئے اور نماز صبح باجماعت
ادا کرے، زکوٰۃ کی نیت سے ایک دانگ (چوتھائی) کا دینا بہتر ہے، اس سونے کے پہاڑ سے جو بطریق صدقہ
نفل دیا گیا ہے، اور مرید کا پیر کو سجدہ کرنا ناجائز ہے، اسکی برائی آفتاب سے زیادہ روشن ہے،

86449

Marfat.com

مکتوب ۳۰

بنام ملا محمد صدیق

چوں بیچوں کی نسبت کیا بیان کرے، اور محدث قدیم سے کیا ڈھونڈھے، اور مکانی لامکان میں کب تک دوڑے، جو سیر اپنے سے باہر دیکھے، وہ سیر آفاقی ہے، اور جو سیر اپنی ذات میں پائے، وہ سیر انفسی ہے، سیر آفاقی سیر انفسی کے لئے اسباب ہے، ورنہ مقصود سیر سیر انفسی ہے سیر آفاقی میں علم الیقین حاصل ہوتا ہے، اور سیر انفسی میں حق الیقین نصیب ہوتا ہے، جس جگہ لفظ شہود کا استعمال کیا جاتا ہے، وہ تنگی عبارت کی وجہ سے استعمال کیا جاتا ہے، ورنہ وہ ذات پاک بیچون وبیچگوں ہے، وبے شبہہ وبے مانند ہے،

اتصالے بے تکیف وبے قیاس　　　ہست رب الناس را با جان ناس

سیر انفسی بعد فنا کامل وبقائے اکمل کے نصیب ہوتی ہے بعض کو جو استغراق وبیخودی کے سبب فنا وبقا معلوم ہوتی ہے، حضرات نقشبندیہ اس کو وجود وعدم سے تعبیر کرتے ہیں، اور یہ حالت فنا سے پیشتر ہے، اور اسکو زوال ہوسکتا ہے، کبھی اس سے یہ حالت لے لیتے ہیں، اور کبھی اسکو دیدیتے ہیں، اور فنا کامل اور بقا اکمل کے بعد جو ولایت ہے، وہ زوال سے محفوظ ہے عشق ومحبت مقصود نہیں ہیں، بلکہ اس سے تعلقات دنیا کو منقطع کرنا ہے، اور عبودیت کے لئے ذریعہ ہیں، بندہ جب خالص بندہ ہوتا ہے، کہ اس کو ماسوا کی گرفتاری سے نجات ملے، ولایت میں سب سے اعلی درجہ بندہ کے لئے مقام عبدیت ہے، اس سے آگے کوئی مقام ترقی نہیں ہے،

Marfat.com

مکتوب ۱۳

بنام شیخ صوفی

شیخ صوفی صاحب آپ کی مجلس میں شیخ نظام الدین تھانیسری کے کسی درویش نے فقیر کی نسبت ایسا بیان کیا کہ فقیر وحدتِ وجود کا انکار کرتا ہے، اسلئے آپ کی طرف یہ حال لکھتا ہوں تاکہ لوگ میری طرف سے بدظنی میں نہ پڑجائیں،

فقیر کا اعتقاد بچپن سے اہلِ توحید کا مشرب تھا، اور فقیر کے والد بزرگوار قدس سرہٗ بظاہر اسی مشرب پر ہوے ہیں، اور باطن میں پوری پوری نگرانی حاصل ہونے کے باوجود مرتبہ بے کیفی کی جانب رکھتے تھے، ان کا اشتغال ہمیشہ اسی طریق پر رہا، اور اس مضمون کے موافق کہ فقیہ کا بیٹا آدھا فقیہ ہوتا ہے، فقیر کو اس مشرب سے ازروے علم کے بہت فائدہ اور بڑی لذت حاصل تھی، یہانتک کہ حق تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے ارشاد وہدایت کے پناہ والے حقائق ومعارف کے جاننے والے پسندیدہ دین کی تائید کرنے والے ہمارے شیخ ومولیٰ قبلہ حضرت خواجہ محمد باقی باللہ قدس سرہٗ کی خدمت وصحبت نصیب کی، اور انھون نے فقیر کو طریقہ نقشبندیہ تعلیم فرمایا، اور اس مسکین کے حالِ زار پر بڑی توجہ فرمائی، اس طریقہ علیہ کی مشق کے بعد تھوڑی مدت میں توحید وجودی منکشف ہوگئی، اور اس کشف میں حد سے زیادہ ترقی ہوئی، اور اس مقام کے علوم ومعارف بہت ظاہر ہوے، اور اس مرتبہ کے دقائق میں شاید ہی کوئی دقیقہ رہ گیا ہو، جس کو فقیر پر منکشف نہ کیا ہو، اور شیخ محی الدین بن عربی رحمۃ اللہ علیہ کے معارف کے دقائق کو جیسے کہ چاہیے ظاہر فرمایا، اور جس تجلی ذات کے بارے میں حضرت شیخ نے فرمایا ہے، کہ اس سے آگے عروج نہیں ہے، اوس سے بھی مشرف فرمایا، اور سکر اور غلبۂ حال اس توحید میں اس درجہ تک پہونچا

Marfat.com

بعض عریضوں میں جو خواجہ حضرتؒ کی خدمت میں لکھے تھے، یہ اشعار لکھدئے،

اے دریغا کیں شریعت ملت اعمائی است ملت ما کافری وملت ترسائی است

کفر وایمان زلف در وی آن پری زیبائی است کفر وایمان ہر دو اندر راہ ما یکتائی است

ترجمہ* حکم پر چلنا شریعت کے یہ کام اچھا نہیں ملتِ عشقِ حقیقی سے کوئی اچھا نہین

روئے زلفِ یار ہی نور دل وایمان ہے امتیاز حق وباطل عشق میں نقصان ہے

یہ حال بہت برسوں تک طاری رہا، ناگاہ عنایتِ خدا شامل حال ہوئی اور بیچونی وبیگونی کے چہرہ ڈھانپنے والے پردہ کو دور کر دیا، اور وہ علوم جو اتحاد اور وحدت وجود کی خبر دیتے تھے، زائل ہونے لگے اور یہ معلوم ہوا کہ ان علوم کا جو وحدت وجود میں ظاہر ہوئے تھے، علم ذات وصفات سے اس کا کچھ تعلق نہیں ہے، بلکہ جو علوم علما ے حقانی شریعت نے بیان فرمائے بالکل صحیح و درست ہیں، اللہ تعالیٰ ان علماے شریعت کو جزائے خدا خدا ہے، اور عالم عالم ہے، حق تعالیٰ بیچون وبیچگوں ہے، اور یہ عالم سراسر چون سے داغدار ہے، چوں بے چوں نہیں ہو سکتا، حادث قدیم نہیں ہو سکتا، انقلاب حقائق عقل اور شرعی طور پر محال ہے، حاصل کلام یہ ہے، کہ خطاے کشفی خطاے اجتہادی کا حکم رکھتی ہے کہ جس سے ملامت اور عتاب رفع ہے، بلکہ ثواب کے درجوں میں سے ایک درجہ اس کے حق میں ثابت ہے، البتہ اس قدر فرق ہے کہ مجتہد شریعت کے مقلد مجتہد کا حکم رکھتے ہیں، اور خطا کے ہوجانے پر بھی صواب کا ایک درجہ پالیتے ہیں، برخلاف اہل کشف کے مقلدوں کے کہ معذور نہیں ہیں، اور خطا کے ہوجانے سے درجہ صواب سے محروم ہیں، کیونکہ الہام اور کشف غیر پر حجت نہیں، اور مجتہد شریعت کا قول غیر پر حجت ہے پس تقلید اوّل یعنی اہل کشف کی تقلید خطا کے احتمال پر جائز نہیں، اور تقلید ثانی یعنی مجتہد شریعت کی تقلید خطا کے احتمال پر جائز بلکہ واجب ہے،

Marfat.com

مکتوب ۳۲

بنام شیخ حسام الدین احمدؒ

حضرت پیر دستگیر خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت کے متعلق آپنے دریافت فرمایا ہے، میں کیا لکھوں اور کوئی کیا سمجھے گا، ہر مقام کے لئے علم و معارف جدا ہیں، اور احوال مواجید جدا کسی مقام میں ذکر و توجہ مناسب ہے، کسی میں تلاوتِ قرآن، کسی میں نماز، کسی میں جذبہ کسی میں سلوک کسی میں یہ دونوں دولتیں ملی ہیں، اور کوئی مقام جذبہ اور سلوک دونوں جہتوں سے الگ ہے، یہ مقام نہایت عجیب ہے اس مقام میں حضرات صحابہ رضوان اللہ علیہم ممتاز ہیں، اس مقام والے کے لئے دوسرے مقام والوں سے پورا پورا امتیاز ہے، اور یہ نسبت اصحاب کرام رضؓ کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام میں پوری جلوہ گر ہوگی یہ نسبت صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بہ برکت صحبت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ملی ہے، اور یہ نسبت صحابؓ میں آہستہ آہستہ کمال کو پہونچی ہے اور ہو سکتا ہے، کہ کسی امتی کو بھی اس سے مشرف فرمائیں لیکن بہ تبعیت اون کے۔

مکتوب ۳۳

بنام ملا حاجی محمد لاہوری

علماء کے لئے دنیا کی محبّت اور رغبت ان کے جمال کے چہرہ کا بدنما داغ ہے، مخلوقات کو اگرچہ ان سے بہت فائدہ پہونچتا ہے لیکن ان کا علم ان کے حق میں نافع نہیں، یہ علماء پتھر پارس کے مثال ہیں، کہ دوسروں کو چھوتے ہی سونا کر دیتا ہے، اور خود پتھر کا پتھر ہی رہتا ہے، اور دوسرے بانس اور پتھر کی آگ کہ جہاں اس سے فائدہ اٹھاتا ہے، مگر وہ اپنی آگ سے خود فائدہ نہیں اٹھاتے ہیں، بلکہ بعض وقت بانس اپنی آگ سے خود ہی نقصان پا جاتا ہے، بلکہ ہم کہتے ہیں کہ یہ علم ان کی نفس کے

Marfat.com

حق میں مضر ہے، کہ حجت کو ان پر پورا کر دیا، اور کیونکر مضر نہ ہو، وہ علم جو خدائے تعالیٰ کے نزدیک عزیز اور موجودات میں اشرف ہے، اسکو دنیا کمینی کے مال وجاہ حاصل کرنے کا وسیلہ بنایا ہے، ہاں وہ علما جو دنیا سے بے رغبت ہیں، اور جاہ و مال کی محبت سے آزاد ہیں، علمائے آخرت سے ہیں، اور انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں، کہ کل بروز حشر ان کی سیاہی خون شہدا کے ساتھ تولی جائیگی، اور بعض مشائخ بھی ایسے ہیں، کہ دنیا کے کاروبار سب کرتے ہیں لیکن دنیا سے دلمیں تعلق نہیں رکھتے جیسے حضرت خواجہ بہاء الدین محمد نقشبند رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، کہ میں نے منیٰ کے بازار میں ایک (مکہ معظمہ میں ہے) تاجر کو دیکھا، کہ اس نے پچاس ہزار دینار کم وبیش کی خرید و فروخت کی لیکن ایک لحظہ اس کا دل خدا سے غافل نہ ہوا،

مکتوب ۲۴

بنام ملا حاجی محمد لاہوری

دونوں جہان کی سعادت کا نقد دونوں جہان کے سردار حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع پر وابستہ ہے وہ فلسفی جس نے اپنی بصیرت کی آنکھ میں صاحب شریعت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری کا سرمہ نہ ڈالا، عالم امر کی حقیقت سے اندھا ہے، چہ جائیکہ اس کو مرتبہ وجوب کا شعور ہو، اسکی کوتاہ نظر عالم خلق پر لگی ہوئی ہے، اور وہ بھی ناتمام، جواہر خمسہ جو اہل فلسفہ نے ثبوت کئے ہیں، سب عالم خلق میں ہیں، نفس و عقل کو جو مجردات سے گنتے ہیں، یہ ان کی نادانی ہے، نفس ناطقہ خود ہی نفس امارہ ہے، جو تزکیہ کا محتاج ہے، عالم امر سے اسکو کیا نسبت اور تجرد کو اس سے کیا مناسبت اگر لطائف عالم امر قلب روح، سر خفی اخفی کو جواہر خمسہ کہا جائے، تو مناسب ہے، کوتاہ نظری سے چند ٹھیکریوں کو جمع کر کے فلسفیوں نے ان کا نام جواہر رکھا ہے، عالم امر کے جواہر خمسہ کا ادراک کرنا اور ان کی حقیقت پر اطلاع پانا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کامل تابعداروں کو نصیب ہے،

Marfat.com

جب عالم صغیر یعنی انسان میں عالم کبیر کا نمونہ ہے تو عالم کبیر میں بھی ان جواہر خمسہ کے اصول ثابت ہیں، انسان کے دل کی طرح عرش مجید عالم کبیر کے اون جواہر کا مبدء ہے، اور اسی مناسبت کی وجہ سے قلب کو بھی عرش اللہ تعالیٰ کہتے ہیں، اور جواہر پنجگانہ کے باقی مراتب عرش کے اوپر ہیں، عرش عالم کبیر میں عالم خلق اور عالم امر کے درمیان برزخ ہے، جس طرح قلب انسان جو عالم صغیر میں عالم خلق اور عالم امر کے درمیان برزخ ہے، قلب اور عرش اگرچہ بظاہر عالم خلق میں ہیں لیکن حقیقت میں عالم امر سے ہیں، اور بیچونی اور بیچگونی سے کچھ حصہ رکھتے ہیں، ان جواہر خمسہ کی حقیقت پر اطلاع پانا اولیاء اللہ میں سے کامل افراد کے لئے مسلّم ہے، جو مراتب سلوک کو مفصل طور پر طے کر کے نہایت النہایت تک پہونچ گئے ہیں،

ہر گدائے مرد میداں کے شود پشۂ آخر سلیماں کے شود،

عالم امر کے حقائق کے اظہار سے رک جانا پڑتا ہے، ہر ایک شخص پوشیدہ معنوں کی باریکی اولیٰ نہیں سمجھ سکتا، علماء راسخین جان سکتے ہیں،

جاننا چاہیئے کہ ان جواہر کی ابتدا صفات اضافیہ سے ہے، جو وجوب اور امکان کے درمیان برزخوں کی طرح ہیں، اور ان کے اوپر صفات حقیقیہ ہیں، جن کی تجلیات سے روح کو حصہ حاصل ہے، اور قلب کا تعلق صفات اضافیہ سے ہے، اور ان کی تجلیات سے مشرف ہے اور ان جواہر علیا میں سے باقی جواہر جو صفات حقیقیہ کے اوپر ہیں، حضرت ذات تعالیٰ کے دائرہ میں داخل ہیں، اسی لئے ان تینوں مراتب کی تجلیات کو تجلیات ذاتیہ کہتے ہیں، ان کی نسبت گفتگو کرنا اچھا نہیں،

قلم اینجا رسید سر بشکست

آگاھی مولینا رومی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی علاوہ ان پانچ حسیات کے پانچ حسیات دیگر فرمائے ہیں،

Marfat.com

پنج گوہر دادیم در درج سر | پنج حس دیگرے ہم مستتر
پنج حس ہست جز این پنج حس | آں چو زر سرخ واین حسہا چو مس
حس حیوان گر بدیدے آں صور | بایزیدے وقت بودے گاؤ خر

مکتوب ۳۵

بنام ملا حاجی محمدؒ لاہوری

سیر و سلوک سے مقصود تزکیہ نفس امارہ ہے، تاکہ خواہشوں اور جھوٹے معبودوں کیطرف تعلق نہ رہے، اور سوائے خدا کے کوئی مقصود نہ رہے، دینی مقاصد گرچہ نیک ہیں، اور ابرار ان کو جنت کے حاصل کرنے اور دوزخ سے بچنے کے لئے کرتے ہیں، اور مقربین ایسی نیت سے عمل کرنا برا جانتے ہیں، اور مقربین جو عمل کرتے ہیں، وہ رضائے حق کے لئے کرتے ہیں، ان کے لئے ایلام وانعام دونوں برابر ہیں، اگر بہشت کو چاہتے ہیں، تو اس کو مقام رضا جان کر چاہتے ہیں، اور اگر دوزخ سے بچتے ہیں تو اسکے غضب کی جگہ جانکر بچتے ہیں اور فنا مطلق بلا عشق شرکت سوز کے حاصل نہیں ہوتی

عشق آں شعلہ است کوچوں برفروخت | ہرچہ جز معشوق باقی جملہ سوخت
تیغ لا در قتل غیر حق براند | درنگر زاں پس کہ بعد از لاچہ ماند
ماند الا اللہ باقی جملہ رفت | شاد باش اے عشق شرکت سوز رفت

مکتوب ۳۶

بنام ملا حاجی محمد لاہوری

شریعت کے تین جزو ہیں، علم، عمل، اخلاص، جب تک یہ تینوں جزو متحقق نہ ہوں شریعت

Marfat.com

متحقق نہیں ہوتی، احوال و مواجید اور علوم و معارف جو صوفیا کو اثنائے راہ میں حاصل ہوتے ہیں، اصلی مقصود نہیں ہیں، بلکہ وہم و خیالات ہیں، جس سے طریقت کے بچوں کی تربیت کیجاتی ہے، طریقت اور حقیقت کی منزلیں طے کرنے سے یہ مقصود ہے، کہ (اخلاص حاصل ہو جائے،) جو مقام رضا کیلئے لازم ہے تین قسم کی تجلیوں اور عارفانہ مشاہدوں سے گذار کر ہزاروں میں سے کسی ایک کو اخلاص اور مقام رضا کی دولت تک پہونچاتے ہیں، بے سمجھ لوگ احوال و مواجید کو اصلی مقصود جانتے ہیں اور مشاہدات اور تجلیات کو اصل مطلب خیال کرتے ہیں، اسی واسطے وہم و خیالات کے قید میں گرفتار رہتے ہیں، اور شریعت کے کمالات سے محروم ہو جاتے ہیں، ہاں مقام اخلاص کا حاصل کرنا اور مرتبہ رضا تک پہونچنا ان احوال و مواجید کے طے کرنے اور ان علوم و معارف کے ثابت ہونے پر وابستہ اور منحصر ہے اور باقی باتیں مطلوب کے حاصل کرنے کیلئے وسیلہ ہیں، اس مطلب کی حقیقت حضرت حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل فقیر پر دس سال کے بعد ظاہر ہوئی ہے،

مکتوب ۳۷

بنام شیخ محمد خیری،

طریقہ نقشبندیہ مثل اکسیر کے ہے، اور سنت کی پیروی اس میں ضروری ہے، علوم و معارف مثل بہاری ابر کے برستے رہے، اور جو کام تھا، وہ تمام کمال کو پہونچا، اب سوائے اتباع سنت کے اور کوئی آرزو باقی نہیں ہے، آپ کو چاہیئے، کہ اپنے باطن کو حضرات خواجگان قدس سرہم کی نسبت سے معمور رکھیں، اور ظاہر کو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی تابعداری سے آراستہ پیراستہ رکھیں، ع

کار این است غیر این ہمہ ہیچ

Marfat.com

مکتوب ۳۸

بنام شیخ محمد خیری

جو کچھ حق تعالیٰ کی ذات بحت کے سوا ہے، اسکی تعبیر غیر سے کی گئی ہے، اگرچہ اسمار وصفات ہوں، بعض سالکوں نے نہایت مطلب (خاص ذات) تک نہ پہونچکر چوں کو بیچوں تصور کیا ہے، اور شہود و معرفت کو اس کی طرف دخل دیا ہے، علمار کے معتقد کئی درجہ بہترین عقائد ہیں، کیونکہ ان کی تقلید نور نبوت قرآن وحدیث سے ہے، جسکی طرف سہو وخطا کو راستہ نہیں، اور ناقص لوگوں کا مقتدا غیر صحیح یعنی غلط کشف ہے ع

ببین تفاوت راہ از کجاست تابکجا

کوئی بیوقوف یہ خیال نہ کرے کہ معرفت میں عام اور خاص اور مبتدی اور منتہی برابر ہیں، مبتدی کو صرف علم ہی علم ہے، اور منتہی کو علم ومعرفت ہے، اور معرفت سوائے فنا وبقا کے حاصل نہیں ہوتی حضرت مولینا رومیؒ فرماتے ہیں:۔

ہیچ کس را تا نہ شد این فنا　　　نیست رہ در بارگاہ کبریا

اور اسی معرفت کو ادراک بسیط بھی کہتے ہیں، اور جب فنا میں مرتبے مختلف ہیں، تو اس کے منتہیون کے مرتبہ میں بھی فضیلت ہوگی،

آگاہی۔ حضرت مولینا رومیؒ فرماتے ہیں،

واصلاں چوں غرق ذات اند ای پسر
کے کنند اندر صفات او نظر

Marfat.com

مکتوب ۳۹

بنام شیخ محمد خیری

کام کا دار و مدار قلب پر ہے، اگر قلب حق تعالیٰ کے سوا غیر کی طرف گرفتار ہے، تو خراب و ابتر ہے، صرف ظاہری اعمال اور رسمی عبادتوں سے کچھ نہیں ہو سکتا، اور اسی طرح جن اعمالوں کے لئے شریعت نے حکم دیا ہے، ان کے بلا کئے دعوی سلامتی قلب کرنا غلط ہے،

مکتوب ۴۰

بنام شیخ محمد خیری

سلوک اور جذبہ کی منزلوں کا طے کرنا صرف خلوص حاصل کرنے کا منشا مقصود ہے پس طریقت و حقیقت دونوں شریعت کے تیسرے جز یعنی اخلاص کی تکمیل کے لئے شریعت کے خادم ہیں،

مکتوب ۴۱

بنام شیخ درویش

اللہ تعالیٰ حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی سنت کی پیروی نصیب کرے حبیب کا ہر فعل محبوب ہوتا ہے، لہذا جو پیروی سنت کرے گا، وہ بھی حسب حیثیت محبوب ہوگا، اور اس کا فعل قابل قبول ہے، اور خلاف سنت کوئی فعل قابل قبول نہیں ظاہر و باطن میں بال برابر مخالفت نہیں ہے، مثلاً زبان سے جھوٹ نہ بولنا شریعت ہے، اور دل سے جھوٹ کا خطرہ دور کرنا طریقت و حقیقت ہے، اگر جھوٹ بولنے کی نفی بہ تکلف ہے تو طریقت ہے، اور اگر بلا تکلف حاصل ہے تو

Marfat.com

حقیقت ہے، جو باتیں صوفیہ سے خلاف شرع سرزد ہوئی ہیں، وہ بوجہ سکر کے ہیں، مقام صدیقیت تمام مقاماتِ ولایت سے بالاتر ہے اس کے آگے مرتبہ مقام نبوت ہے، فرق مقام صدیقیت اور نبوت میں یہ ہے، کہ نبوت میں وحی نازل ہوتی ہے، اور صدیق کو الہام ہوتا ہے، پس مقام صدیقیت میں پہونچنے کے بعد شریعت اور طریقت میں کچھ فرق یا مخالفت نہیں رہتی اور صحو تام مقام صدیقیت میں ہے اور باقی مقام سکر سے خالی نہیں، دوسرا فرق ان دونوں علموں کے درمیان یہ ہے، کہ وحی میں قطعی ہے اور الہام میں ظن، کیونکہ وحی بذریعہ فرشتہ کے ہے، اور فرشتہ معصوم ہیں، ان میں خطا کا احتمال نہیں، اور الہام اگرچہ محل عالی رکھتا ہے جسے قلب کہتے ہیں، اور قلب عالم امر سے ہے، لیکن قلب کا عقل اور نفس کے ساتھ ایک قسم کا تعلق ثابت ہے، اور نفس اگرچہ تزکیہ کیساتھ مطمئنہ ہو جائے لیکن اپنی صفات سے ہرگز نہیں بدلتا، اسی واسطے اس مقام الہام میں خطا ہونا ممکن ہے نفس کے مطمئنہ ہو جانے کے باوجود اس کی صفات کے باقی رکھنے میں بہت فائدے ہیں، اگر نفس بالکل صفات کے ظہور سے روکا جائے تو ترقی کا راستہ بند ہو جائے اور روح فرشتہ کا حکم پیدا کرلے، اور اپنے مقام میں بند ہو جائے کیونکہ ترقی کا حاصل ہونا نفس کی مخالفت کا سبب ہے، اگر نفس میں مخالفت نہ رہے، تو ترقی کیسے ہوگی

حضرت سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام جب کفار کے جہاد سے واپس تشریف لائے، تو آپ نے ارشاد فرمایا، رجعنا من الجہاد الاصغر الی الجہاد الاکبر نفس کے جہاد کو اکبر فرمایا، بحالت قصور نفس کی ندامت پشیمانی التجا عاجزی ایسی ہوتی ہے، کہ ایک سال کا کام، ایک گھڑی میں حاصل ہوتا ہے

مکتوب ۴۲

بنام شیخ درویش

جب تک انسان کا قلب پراگندہ تعلقات سے آلودہ ہے، تب تک محروم و مہجور ہے دل

Marfat.com

[illegible] حقیقت جو منکشف ہوتی ہے سوا اتباع شریعت کے [illegible] کو دیکھنا ضروری ہے [illegible]
[illegible] ہے یہ چیز متابعت سنت حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہے

مکتوب ۴۴

بنام شیخ فرید

صوفیا کو جو اس راہ میں توحید حاصل ہوتی ہے، دو قسم کی ہے، توحید وجودی، و توحید شہودی توحید شہودی یہ ہے کہ سالک کو سوائے ایک ذات کے اور کچھ مشہود نہیں ہوتا اور توحید وجودی میں ایک موجود کو جانتا اور اس کے غیر کو نابود سمجھنا، اور غیر کو معلوم جاننے کے باوجود اس کا مظہر اور جلوہ گاہ خیال کرنا ہے، پس توحید وجودی علم الیقین کے قسم سے ہے، اور توحید شہودی عین الیقین کے قسم سے ہے، توحید شہودی اس راہ میں ضروری ہے، کیونکہ غلبہ کیا تھا سوائے ایک ذات کے دوسرا اسکو نہیں دکھتا، مثلاً کسی کو آفتاب کا علم ہے، تو یہ علم آفتاب وجود ستارون کو بے وجود نہیں کر سکتا، اور جو عین آفتاب کو دیکھ رہا ہے، اسکی نگاہ عین الیقین میں وجود ستارون کا نیست و نابود ہے،

حضرت بایزید بسطامی اور منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہم نے غلبہ حال عین الیقین میں سبحانی ما اعظم شانی اور انا الحق کہا ہے، اثنار غلبہ حال میں ان کو اپنا اور خلق کا وجود نہ دکھا، اور صرف ایک ذات رب کی دکھی، اسوقت انھوں نے ایسے الفاظ بولے ہین، اگر اپنی ذات کو دیکھتے، اور پھر یہ الفاظ کہتے، تو کفر تھا، جب اس مقام عین الیقین سے حق الیقین میں پہونچتا ہے، تو کوئی مخالفت باقی نہیں رہتی، اور وہان کا علم عین علم شریعت ہوتا ہے، کہ جس میں لغزش کو قطعی گنجایش نہیں ہے شریعت کو اپنی جگہ پر قائم رکھ کر حقیقت کو طلب کرنا بہادروں کا کام ہے، میرے حضرت خواجہ

Marfat.com

باقی باللہ رحمۃ اللہ بھی توحید وجودی کا اول مشرب رکھتے تھے، پھر آخر میں اللہ تعالیٰ نے ان کو اس کوچہ تنگ سے خلاصی عطا فرما کر ترقی عنایت کی، آخر وقت میں آپ نے فرمایا ہے، ع

توحید کوچۂ تنگ است شاہ راہ دیگر است

مکتوب ۴۴

بنام شیخ فرید

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، اور حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کے سردار ہیں، اور قیامت کے دن اور لوگوں کی نسبت زیادہ تابعداری کرنیوالوں مین ہوں گے، اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب اولین و آخرین سے بزرگ ہیں، اور پہلے ہین جو قبر سے نکلین گے، اور اول ہیں جو شفاعت کریں گے، اور اول ہیں جو جنت کا دروازہ کھٹکھائیں گے، اور اللہ تعالیٰ ان کے لئے دروازہ کھولدیگا، اور قیامت کے دن لوائے حمد کے اٹھاتے والے ہین جس کے نیچے آدم اور تمام انبیاء علیہم السلام ہوں گے، اور وہ ذات مبارک ہیں جنھوں نے فرمایا ہے، کہ قیامت کے دن ہم ہی آخرین ہین اور ہم ہی آگے بڑھنے والے ہیں، اور میں یہ بات فخر سے نہیں کہتا کہ میں اللہ کا دوست ہوں، اور میں پیغمبروں کا بشیر وہوں، اور کچھ فخر نہیں، اور میں نبیوں کا ختم کرنے والا ہوں، اور کچھ فخر نہیں، اور مین محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہوں جب اللہ تعالیٰ نے خلقت کو پیدا کیا، تو ان میں سے بہتر خلقت میں مجھے پیدا کیا، پھر ان کو دو گروہ بنایا اور مجھے ان میں سے اچھے گروہ میں کیا، پھر ان کے قبیلے بنائے، اور مجھے ان میں سے بہتر قبیلے مین بنایا، پھر ان کو گھروں میں تقسیم کیا، اور مجھے ان میں سے اچھے گھر والوں میں پیدا کیا، پس میں از روئے نفس اور گھر کے ان سب سے بہتر ہوں، اور مین سب لوگوں سے اول نکلوں گا، جب وہ قبروں سے نکالے

Marfat.com

جائیں گے، اور میں ان کا رہنما ہوں جب کہ وہ گروہ گروہ بنائے جائیں گے، اور میں ان کا خطیب
ہوں، جب کہ وہ خاموش کرائے جائیں گے، اور میں ان کا شفیع ہوں، جب وہ روکے جائیں گے
اور میں ان کو خوشخبری دینے والا ہوں، جب وہ ناامید ہو جائیں گے، اور کرامت اور جنت کی کنجیاں
اور لوائے حمد اس دن میرے ہاتھ میں ہوگا، اور میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام اولاد آدم سے بزرگ
ہوں، ہزار خادم میرے گرد طواف کریں گے، جو خوشنما آبدار موتیوں کی طرح ہوں گے، (یعنی حور
وغلمان) اور جب قیامت کا دن ہوگا، میں نبیوں کا امام اور ان کا خطیب اور ان کی شفاعت
کرنے والا ہونگا، اور مجھے اس بات کا فخر نہیں ہے، اگر حضور کی ذات پاک نہ ہوتی، تو اللہ تعالیٰ
خلقت کو پیدا نہ کرتا، علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اپنی ربوبیت کو ظاہر نہ کرتا، اور آپ نبی تھے جب کہ
حضرت آدم علیہ السلام پانی اور مٹی میں تھے یعنی ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے تھے،

نماند بعصیاں کسے در گرو   کہ دارد چنیں سید پیشرو

پس ایسے پیغمبر علیہ السلام کے تصدیق کرنے والے تمام امتوں سے بہتر ہیں، اور آپ کے
جھٹلانے والے سب بنی آدم میں بدترین ہیں، اصحاب کہف نے اتنا بڑا درجہ صرف ایک ہی
نیکی کے باعث پایا ہے، اور حضرت رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں تو حضور
کے تابعدار بھی آپ کی تابعداری کے باعث محبوبیت کے درجہ تک پہونچ جاتے ہیں،

محمد عربی کآبروے ہر دو سراست   کسے کہ خاک درش نیست خاک برسراو

مکتوب ۴۵

بنام شیخ فرید

خدا کے دوست بموجب المرءُ مع مَن اَحَبَّ خدا کے ساتھ ہیں، لیکن جسمانی تعلق اس معیت

Marfat.com

متصل کے درمیان ایک قسم کا مانع ہے لیکن موت کے بعد قرب در قرب اور اتصال در اتصال ہے الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب موت ایک پل ہے جو ایک دوست کو دوسرے دوست سے ملاتی ہے، نقشبندیہ کی نسبت اہل بیت کی طرح ہیں، انسان جس طرح باطنی جمعیت کا محتاج ہے اسی طرح ظاہری جمعیت کی بھی اسکو احتیاج ہے، بلکہ یہ احتیاج مقدم ہے، بلکہ تمام مخلوقات میں انسان زیادہ محتاج ہے، اور یہ احتیاج کی زیادتی اسکو کی جامعیت کے سبب سے ہے اور جو کچھ سب کے لئے درکار ہے، وہ اس اکیلے کو درکار ہے، اور جب جس چیز کا یہ محتاج ہے تب گیا تم اس کا تعلق بھی ہے، پس اس کے تعلق سب سے زیادہ ہیں، اور ہر ایک تعلق خدا کی طرف سے روگردانی کا باعث ہے، پس اس لحاظ سے تمام مخلوقات میں سے زیادہ محروم انسان ہے،

پایۂ آخر آدم است و آدمی ۔ گشت محروم از مقام محرمی،
گر نگردد باز مسکین زین سفر ۔ نیست از وے ہیچکس محروم تر

حالانکہ تمام مخلوقات میں سے اس کے افضل اور اشرف ہونے کا سبب بھی یہی وجہ جامعیت ہے اس لئے کہ اس کا آئینہ پورا اور کامل ہے، اور جو کچھ تمام مخلوقات کے آئینوں میں ظاہر ہے وہ اوس کے ایک ہی آئینہ میں روشن ہے، پس اس جہت سے تمام مخلوقات سے بہتر اور اچھا انسان ہے، اور سب سے بدتر بھی یہی انسان ہے،

مکتوب ۴۶

بنام شیخ فرید

اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رسالت بدیہی ہے، محتاج دلیل نہیں ہے، بشرطیکہ قوت مدرکہ باطنی مرضوں سے سلامت ہو، مثلاً صفراوی آدمی جب تک مرض

Marfat.com

[illegible]

مکتوب

بنام شیخ [illegible]

[illegible]

مکتوب

بنام شیخ [illegible]

[illegible]

مکتوب

بنام شیخ [illegible]

[illegible]

Marfat.com

محبت خدا کے غیر کی محبت سے پاک رکھا جائے،

مکتوب ۵۰

بنام شیخ فرید

دنیا ظاہر میں بہت میٹھی ہے، اور اس کا باطن بہت خراب زہر قاتل ہے، اس کا مقبول خوار اور عاشق مجنون ہے،

مکتوب ۵۱

بنام شیخ فرید

بیچارے مسلمان آج کل سخت پریشانی میں مبتلا ہیں، آپ سید ہیں اگر آپ امداد فرماویں تو اس حدیث کے موافق کہ میرے اہل بیت مثال کشتی نوح کے ہیں، جو اس میں آگیا غرق سے بچ گیا، ماجور ہوں گے،

مکتوب ۵۲

بنام شیخ فرید

نفس امارہ انسانی حُب وجاہ وریاست پر پیدا کیا گیا ہے، اور اس کا مقصود سب ہمسروں پر بلندی اور تمام مخلوقات اس کی محتاج اور اس کے تابع رہے، اور خود کسی کا محتاج نہ ہو، دعوی خدائے بے مثل کے ساتھ شرکت الوہیت کی رکھتا ہے، حدیث قدسی میں آیا ہے، کہ اپنے نفس کو دشمن رکھ، کیونکہ وہ میری دشمنی پر کھڑا ہے، دنیا کمینی کے حاصل ہونے پر نفس کی آرزوئیں پوری ہوتی ہیں، اسی واسطے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو فقر سے فخر تھا، کیونکہ اس میں نفس کی نامرادی ہے، انبیاء علیہم السلام کے پیدا ہونے سے مقصود اور شرعی تکلیفوں میں حکمت یہی ہے، کہ نفس امارہ

Marfat.com

خراب اور عاجز ہو، شرعی ایک کام بجالانا ہزار سالہ ریاضت جو اپنے طریق پر کی ہوں اس سے کئی درجہ بہتر ہے، اور بزرگان دین نے اسی نفس کی سرکوبی اور اصلاح کے لئے ذکر کلمۂ شریف مقرر فرمایا ہے، اور اس کلمہ شریف کی فضیلت میں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا ہے کہ سب آسمانوں اور زمینوں کو ایک پلہ میں رکھا جائے، اور دوسرے پلہ میں کلمۂ طیبہ کو رکھیں تو کلمہ والا پلہ بھاری ہوگا۔

مکتوب ۵۳

بنام شیخ فرید

سنا گیا ہے کہ بادشاہ اسلام نے آپ کو حکم فرمایا ہے کہ چار عالم حق پسند ملازم رہیں، اور وہ احکام شریعت بیان کرتے رہیں، تاکہ شریعت کے خلاف کوئی کام نہ ہو، آپ دیندار عالم تلاش کر کے رکھیں ورنہ اکثر عالم دنیا دار معاملات شریعت کو اپنی جاہ وحشمت کی طلب کی وجہ سے امت میں اختلاف پیدا کر دیتے ہیں، اس میں بہت احتیاط چاہیئے جس طرح علما کے وجود سے خلاصی مخلوقات ہے، اسی طرح خسارہ بھی انہی پر منحصر ہے، علما رہی تمام جہان کی نسلوں میں بہتر ہیں، اور علما میں بدتر عالم تمام جہان کے انسانوں میں بدتر ہے، کیونکہ تمام جہان کی ہدایت اور گمراہی انہی پر موقوف ہے،

مکتوب ۵۴

بنام شیخ فرید

یقینی طور پر تصور فرمائیں کہ بدعتی کی صحبت کا فساد کافر کی صحبت کے فساد سے زیادہ بدتر ہے اور تمام بدعتی فرقوں میں بدتر اس گروہ کے لوگ ہیں، جو پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اصحاب کے سا

Marfat.com

فسق د کھے ہیں، اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں ان کا نام کفار رکھا ہے، لیغیظ بھم الکفار، قرآن شریف اور شریعت کی تبلیغ اصحاب نبی نے کی ہے، اور جب ان پر طعن ہو گیا، تو قرآن اور شریعت پر طعن آ جاتا ہے، قرآن شریف کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جمع کیا ہے، اگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مطعون ہیں تو قرآن مجید بھی مطعون ہے، حق تعالیٰ ان زندیقوں کے ایسے بُرے اعتقاد سے بچائے، مخالفت اور جھگڑے جو اصحاب کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں ہوئے ہیں، نفسانی خواہشوں پر محمول نہیں ہیں، کیونکہ خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں ان کی نفسوں کا تزکیہ ہو چکا تھا، اور امارہ پن سے آزاد ہو گیا تھا، اس قدر جانتا ہوں کہ حضرت امیر رضی اللہ عنہ اس بارہ میں حق پر تھے، اور ان کے مخالف خطا پر لیکن یہ خطا اجتہادی ہے، جو فسق کی حد تک نہیں پہونچاتی، بلکہ اس قسم کی خطا میں ملامت کی بھی مجال نہیں، کیونکہ ایسی خطا کرنے والے کو بھی ایک درجہ ثواب کا حاصل ہے، اور کمبخت یزید اصحاب میں سے نہیں ہے، اس کی بدبختی میں کس کو کلام ہے، جو کام اس بدبخت نے کیا ہے، کوئی کافر فرنگ بھی نہیں کرتا، اہل سنت و جماعت میں سے بعض علماء نے اس پر لعنت کرنے پر جو توقف کیا ہے، تو اس لحاظ سے نہیں کیا ہے، کہ وہ اس سے راضی ہیں، بلکہ اس کی توبہ و رجوع کے احتمال پر کیا ہے، آپ کو چاہیئے کہ قطب زمان بندگی مخدوم جہانیاں قدس سرہ کی معتبر کتابیں کچھ کچھ ہر روز آپ کی مجلس میں پڑھی جایا کریں، تاکہ معلوم ہو جائے، کہ انھوں نے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اصحاب کی کس طرح تعریف کی ہے، اور کس ادب کے ساتھ یاد کیا ہے، تاکہ بدخواہ دشمن شرمندہ اور خوار ہوں،

مکتوب ۵۵

بنام شیخ فرید

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی بھائی اپنے کو دوست رکھے،

Marfat.com

تو جس کو چاہے کہ اپنی محبت کا اظہار اس پر کرے۔

مکتوب ۵۶

بنام شیخ عبدالوہاب

سادات سے محبت رکھنی چاہئے۔ اور ان کی محبت کا حکم فرمایا گیا ہے، اور ایک سید کی آپ نے کسی سے سفارش فرمائی ہے۔

مکتوب ۵۷

بنام شیخ محمد یوسف

اپنے ظاہر کو ظاہر شریعت سے، اور باطن کو باطن کی حقیقت سے پیراستہ رکھیں، کیونکہ طریقت وحقیقت دونوں شریعت ہی کی حقیقت و طریقت سے مراد ہیں، نہ یہ کہ شریعت کچھ اور ہے، اور طریقت وحقیقت کچھ اور ہے، کہ یہ الحاد اور زندقہ ہے۔

مکتوب ۵۸

بنام سید محمود،

طریقہ عالیہ نقشبندیہ کے بزرگوں قدس سرہم نے بخلاف دوسرے سلاسل کے اپنے طلبہ کی سیر عالم امر سے شروع کی ہے، اور عالم خلق کی سیر اسی ضمن میں طے کر لیتے ہیں، اسی واسطے طریقہ نقشبندیہ سب طریقوں سے اقرب ہے یہی وجہ ہے کہ دوسروں کی نہایت ان کی ابتدا میں مندرج ہے۔ ع

Marfat.com

قیاس کن زگلستان من بہار مرا

ان بزرگواروں کا طریقہ بعینہٖ طریقہ صحابہ کبار رضوان اللہ علیہم اجمعین کا طریقہ ہے، کیونکہ حضرت سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پہلی ہی صحبت میں انتہا کی ابتدا میں درج ہونے کے طریق پروہ کچھ حاصل ہو جاتا تھا، جو امت کے کامل اولیا کو انتہا میں بھی حاصل ہونا مشکل ہے، یہی وجہ ہے کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے قاتل وحشیؓ جو ایک ہی دفعہ حضرت خیر البشر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے، خواجہ اویس قرنیؒ سے جو سب تابعین سے بہتر ہیں، کئی درجہ افضل ہیں

مکتوب ۵۹

بنام سید محمود،

علم دو قسم ہے، ایک علم فقہ، دوسرا علم اعتقاد اور قلب کا یقین، اور ائمہ فرقہ ناجیہ اہل سنت کے قیاس صحیح اور عقیدے کے موافق ہے، نجات ان بزرگوں کی اتباع بغیر محال ہے، اگر بال برابر بھی مخالفت ہے، تو کمال خطرہ ہے، یہ باب کشف صحیح اور الہام صریح سے یقینی طور پر حاصل ہو چکی ہے، اس میں کچھ خلاف نہیں ہے پس خوشخبری ہے اس کو جسکو ان کی متابعت کی توفیق حاصل ہوئی، اور ان کی تقلید سے مشرف ہوا، اور ہلاکت ہے اس شخص کے لئے جس نے ان کی مخالفت کی، اور ان سے الگ ہو گیا، اور ان کے اصول سے منہ پھیرا، اور ان کے گروہ سے نکل گیا، پس وہ خود بھی گمراہ ہوا، اور اوروں کو بھی گمراہ کیا، تمام صحابہ اس بات پر متفق ہیں، کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سب سے بہتر و افضل ہیں، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو آسمان کے نیچے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے بہتر کوئی شخص نہ ملا، اور صدر اول کا اجماع قطعی ہے، جس میں انکار کو دخل نہیں ہے، اور اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام

Marfat.com

کشتی نوح علیہ السلام کی طرح ہے، جو اس پر سوار ہوا بچ گیا، اور جو پیچھے ہٹا وہ ہلاک ہو گیا،
بعض عارفون نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحابؓ کو ستاروں کی مانند فرمایا
اور اہل بیت کو کشتی نوحؑ کی طرح، اس میں اشارہ ہے کہ کشتی کے سوار کے لئے ستاروں کو مدنظر
رکھنا ضروری ہے تاکہ وہ ہلاک ہونے سے بچ جائے، اور ستارون کی رعایت کے بغیر نجات
بالکل محال ہے، اور اس بات کو اچھی طرح معلوم کرین کہ بعض کا انکار سب کے انکار کو مستلزم ہے
کیونکہ خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کی فضیلت میں سب صحابہ مشترک ہیں، اور صحبت کی فضیلت
تمام فضیلتوں اور کمالون سے بڑھ کر ہے، یہی وجہ ہے کہ اویس قرنی جو تمام تابعینؒ سے بہتر ہیں،
لیکن ایک ادنیٰ صحابیؓ کے درجہ کو نہیں پہونچے، پس صحبت کی فضیلت کے برابر کوئی چیز نہیں
ہے اور نہ ہوگی، کیونکہ ان کا ایمان صحبت اور نزول وحی کی برکت سے شہودی ہو گیا تھا، اور
صحابہؓ کے بعد کسی کو اس درجہ کا ایمان نصیب نہیں ہوا، اور اعمال ایمان پر مترتب ہوتے ہیں،
اور کمال ایمان کے کمال کے موافق حاصل ہوتا ہے، اور جو کچھ ان میں جھگڑے واقع ہوئے
ہیں، سب بہتر حکمتوں اور نیک گمانوں پر محمول ہیں، وہ حرص و ہوا اور جہالت سے نہ تھے
بلکہ وہ اجتہاد اور علم کی رو سے تھے، اور اگر ان میں سے کسی نے اجتہاد میں خطا کی ہے، تو
اللہ تعالیٰ کے نزدیک خطا کار کے لئے بھی ایک درجہ ہے، اور یہی افراط و تفریط کے درمیان
سیدھا راستہ ہے جس کو اہل سنت والجماعت نے اختیار کیا ہے، اور یہی بچاؤ والا اور
مضبوط راستہ ہے، غرض کہ علم و عمل دونون شریعت سے حاصل ہوتے ہیں، اور اخلاص
کا حاصل ہونا جو علم و عمل کے لئے روح کی طرح ہے، طریق صوفیہ کے چلنے پر منحصر ہے،

Marfat.com

مکتوب ۶۰

بنام سید محمود

خطرات کا دور ہونا، اور وسوسوں کا دفع حضرات نقشبندیہ کے طریقہ میں پوری طور پر حاصل ہے، حضرت خواجہ عبید اللہ احرار قدس سرہ نے فرمایا ہے، کہ خطرات کے دفع کرنے سے وہ خطرات مراد ہیں، جو مطلوب کے دوام توجہ کے مانع ہوں نہ کہ مطلق طور پر خطرات کا دفع کرنا،

آگاھی مقام یادداشت حاصل ہونے کے بعد اگر عمر نوح علیہ السلام بھی عنایت فرمائی جائے جب بھی دل میں غفلت ایکدم نہیں ہوتی، یہ خطروں کا جھگڑا فنا تام و بقاے اکمل کر چکے ہے،

مکتوب ۶۱

بنام سید محمود

اللہ تعالی اگر اپنی معرفت دینا نہ چاہتا، تو طلب اور درد پیدا نہ کرتا، خدا کی جناب میں ہمیشہ گریہ وزاری کرنا چاہئے، اگر اصل تضرع وزاری میسر نہ ہو تو نقل ہی کرنا چاہئے، اور پیر کی خدمت میں مثل مردہ بدست زندہ رہنا چاہئے، اور شیخ کامل برزخ ہے درمیان طالب اور خدا کے، ان بزرگوں کے طریق کا مدار صحبت پر ہے، صرف کہنے سننے سے کچھ نہیں ہوتا،

مکتوب ۶۲

بنام مرزا حسام الدین احمد

وصول الی اللہ کے دو جزو ہیں، جذبہ، اور سلوک، وہ جذبہ جو سلوک سے مقدم ہے اصلی

Marfat.com

مقصود نہیں، اور وہ جذبہ جو سلوک کے بعد ہے، کارآمد ہے، جذبہ اور تصفیہ سلوک کی آسانی کیلئے ہیں، کیونکہ سلوک کے طے کئے بغیر جمال نظر نہیں آتا، صورت سے گذر کر حقیقت تک پہونچنا نہایت ضروری ہے، اور حقیقت کو چھوڑ کر صورت پر کفایت کرنا سراسر دوری ہے،

مکتوب ۶۳

بنام شیخ فرید

ہزاروں رحمتیں نازل ہوں حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر، ان بزرگواروں کے طفیل جہان کو نجات ابدی کی سعادت نصیب ہوئی، اگر ان ذات شریف کا وجود نہ ہوتا، تو خداوند تعالیٰ اپنی ذات وصفات کی خبر نہ دیتا، اور ان کی وجہ سے ہمنے راستہ رضامندی ونارضامندی حق کا جانا ہے، اور یہ بزرگوار اصول میں متفق ہیں، ذات وصفات، حشر ونشر، وحی، جنت، دوزخ، عذاب وثواب، وجود فرشتہ، خدا کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، خدا کی ذات وصفات میں کسی کو حلول واتحاد نہیں، نہ کوئی اس میں شریک ہے، فروعات میں وقتاً فوقتاً بوجہ ضرورت خلق وحکمت خدا تبدیلی احکام ہوتی رہی ہے، بخلاف اس کے غیر مذاہب میں کوئی حلول واتحاد کا قائل ہے، اور کوئی ذاتِ خدا کا کسی انسان میں حلول کرنے کا مدعی ہے،

مکتوب ۶۴

بنام شیخ فرید

دنیا کی لذت اور الم دو قسم کے ہیں جسمانی اور روحانی جس چیز میں جسم کو لذت ہے، اس میں روح کا رنج ہے، اور جس چیز سے جسم کو رنج پہونچے، اس میں روح کی لذت ہے، اور باقی مضمون

Marfat.com

[illegible]

مکتوب

[illegible]

[illegible]

مکتوب

[illegible]

[illegible]

مکتوب

[illegible]

[illegible]

مکتوب

[illegible]

[illegible]

Marfat.com

نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا ہے:۔

"بہت سے ایسے پراگندہ حال درویش ہیں جن کو لوگ دروازوں سے ہانکتے ہیں لیکن وہ اگر اللہ پر قسم کھائیں، تو اللہ ان کو پورا کر دے"

مکتوب ۶۹

بنام لامعلوم الاسم

نجات کا طریق افعال و اقوال اور اصول و فروع میں فرقہ ناجیہ اہل سنت و جماعت کے متابعت پر ہے، اور اس کے علاوہ جس قدر فرقے ہیں، زوال میں اور ہلاکت کے کنارے پر ہیں۔

مکتوب ۷۰

بنام خانخانان

انسان کے لئے جس طرح اس کی جامعیت اس کے قرب اور کرامت اور فضیلت کا باعث ہے، اسی طرح یہی جامعیت اس کے بعد اور ذلت اور خواری کا موجب ہے، قرب کا باعث تو اس واسطے ہے کہ اس کا آئینہ تمام و کمال ہے، اور تمام اسماء و صفات بلکہ تجلیات ذاتیہ کے بھی ظہور کی قابلیت رکھتا ہے، حدیث قدسی میں ارشاد ہے:۔

لَا یَسَعُنِی اَرْضِی وَلَا سَمَائِی وَلٰکِن	نہ میں زمین میں سما سکتا ہوں نہ آسمان
یَسَعُنِی قَلْبُ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ،	میں لیکن قلب مومن میں سما سکتا ہوں

اور بعد اور دوری کا باعث یہ ہے، کہ یہ تمام اشیاء کا جامع ہے، اور تمام اشیاء کی اسکو حاجت ہے اس واسطے ان اشیاء میں یہ گرفتار ہے، اور یہی اس کے بعد کا باعث ہیں، پس تمام مخلوقات

Marfat.com

ہیں بہتر بھی یہی ہے، اور بدتر بھی یہی ہے، لیکن دونوں جہان کے سردار سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیروی جس نے کی، اوس نے نجات پائی، اور جس نے مخالفت کی اسکی تباہی ہوئی،

مکتوب ۷۱

بنام خانخاناں

منعم کا منعم علیہ پر شکر واجب ہے، فقرا دولتمندوں سے پانچسو برس پیشتر جنت میں جائینگے شکر یہ حق تعالیٰ کا یہ ہے کہ فرقہ ناجیہ اہل سُنت والجماعت کے عقائد کے موافق اپنے عقیدون کو درست کیا جائے، دوسرے یہ کہ اسی فرقہ ناجیہ کے ائمہ مجتہدین کے اقوال کے موافق شرعی عملی احکام بجا لائے جائیں، تیسرے یہ کہ اسی بلندگروہ کے صوفیہ کرام کے سلوک کے مطابق تصفیہ و تزکیہ کیا جائے، جو عمل ان ارکان ثلاثہ کے مخالف ہو، خواہ وہ سخت ریاضت اور مشکل مجاہدہ ہو منعم حقیقی جلشانہٗ کی نافرمانی، اور گنہگاری، اور ناشکری میں داخل ہے، ہندو، برہمنون اور یونانی فلسفیون نے ریاضتوں اور مجاہدوں میں کمی نہیں کی، چونکہ وہ سب کے سب انبیاء علیہم السلام کے احکام کے موافق نہیں ہین، اس لئے مردود ہیں اور آخرت کی نجات سے بے نصیب ہین پس لازم ہے، کہ اتباع سید المرسلین و خلفاء راشدین مہدیین کو لازم پکڑین، علیہ الصلوٰۃ والسلام،

مکتوب ۷۲

بنام خواجہ جہان

دین و دنیا کا جمع کرنا دو ضدون کا جمع کرنا ہے، پس طالب آخرت کے لئے ترک دنیا کرنا ضروری ہے، اور چونکہ اس وقت اس کا حقیقی ترک میسر نہیں ہے، تو ترک حکمی ہی کرنا چاہیے

Marfat.com

یعنی مسلمان شریعت کے موافق اپنا لباس وغیرہ کرنا چاہیے، اور اگر کسی کو ترک کرتے بھی دیکھتا ہو تو وہ اس بحث سے خارج ہے، وہ منافق کا حکم رکھتا ہے

مکتوب ۳

بنام فصیح اللہ

دنیا کی تروتازگی اور آرائشوں کے ملمع اور مثل سراب کے دھوکہ دینے والی پر فریفتہ نہ ہونا چاہئے، اور جس نے اس کو دوست رکھا، وہ دیوانہ اور مجنون ہے، حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا ہے، کہ دنیا اور آخرت دونوں آپس میں سوکن ہیں، اگر ایک راضی ہوگی، تو دوسری ناراض ہوگی، پس جس نے دنیا کو راضی کیا، آخرت اوس سے ناراض ہوگی پس آخرت سے بے نصیب ہوگیا، اور جو علوم آخرت میں کام آنے والے نہیں ہیں، سب دنیا میں داخل ہیں اگر نجوم، ہندسہ، منطق، حساب وغیرہ بے فائدہ علوم کا حاصل ہونا مفید ہوتا، تو فلاسفہ سب اہل نجات میں سے ہوتے، حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، بندوں کا فضول کاموں میں مشغول ہونا، خداوند تعالیٰ کی روگردانی کی علامت ہے،

مکتوب ۴

بنام مرزا بدیع الزماں

فقراء کی محبت سرمایۂ آخرت ہے، کیونکہ یہی لوگ اللہ کے ہمنشیں ہیں، اور یہ لوگ ہیں جن کا ہمنشیں بدبخت نہیں ہوتا، اور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام فقراء مہاجرین کے طفیل فتح کی دعا اللہ تعالیٰ سے کرتے تھے، اور حضورؐ نے ان کے حق میں فرمایا ہے، کہ بہت سے ایسے پریشان

Marfat.com

...،جو دروازوں سے ہانکدیئے جاتے ہیں، اگر وہ قسم کھائیں، تو خدا اس کو البتہ پورا کردے'

مکتوب ۵

بنام مرزا بدیع الزماں

دونوں جہان کی بہتری اتباع سنت پر منحصر ہے، دنیا اصلی مقصد نہیں ہے،

مکتوب ۶

بنام قلیچ خاں

نجات کا دار و مدار دو چیز پر ہے، اوامر کا بجالانا، اور نواہی سے رُک جانا، اور ان دونوں جزوں میں سے بزرگ تر چیز جزو اخیر ہے، جو ورع و تقوی سے تعبیر کیا گیا ہے، اور انسان کی بزرگی فرشتوں پر اسی جزو سے ہے، اور قرب کے درجوں پر ترقی بھی اسی جزو سے ثابت ہوئی ہے، حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا ہے، کہ میری امت میں مفلس وہ ہے، کہ قیامت کے روز وہ نماز روزہ زکوٰۃ سب کچھ کر کے لائے، مگر اس کے ساتھ ہی اوس نے کسی کو گالی دی ہو، اور کسی کو تہمت لگائی ہو اور کسی کا مال کھایا ہو، اور کسی کا خون گرایا ہو، اور کسی کو مارا ہو، تو اس کی نیکیوں میں سے ہر ایک حق دار کو اس کے حق کے برابر دیجائے گی، اور اگر اوس کی نیکیاں ان کے حقوق کے برابر نہ ہوئیں تو اُن حقداروں کے گناہ لے کر اس کی برائیوں میں شامل کئے جائیں گے، پھر اس کو دوزخ میں ڈالا جائے گا،

مکتوب

بنام جباری خان

خدائے عزوجل کی عبادت جب میسّر ہوتی ہے، کہ تمام ماسوائے اللہ کی غلامی سے آزاد ہوجائے، اور قبلۂ توجہ اس کا ذاتِ احدیت کے سوا کسی طرف نہ ہے، اور اس توجہ کا مصداق حق تعالیٰ کے انعام و ایلام برابر معلوم ہوں، جو عبادت رغبت اور خوف سے تعلق رکھتی ہے، وہ در حقیقت اپنی عبادت ہے، کیونکہ اس سے مقصود اپنی نجات ہے، اور سرور ہے، اس دولت کا حاصل ہونا فنائے مطلق پر وابستہ ہے،

آگاھی یہ عبادت خوف و رغبت کی ابرار کی عبادت ہے، عارفوں کی عبادت رضائے حق کے لئے ہوتی ہے، رضائے حق کے لئے عبادت ہونا فنائے تام و بقائے اکمل پر منحصر ہے اور ایسی خالص عبادت کرنا عارفوں کا کام ہے،

مکتوب

بنام جباری خاں

سفر در وطن سے مراد سیر آفاقی سے سیر انفسی ہے، اگر بحالتِ مخالفت شریعت اگرچہ بال برابر ہو، احوال و مواجید حاصل ہوں، تو وہ استدراج میں داخل ہیں، یہ کیسا ایمان اور کیسا اسلام ہے کہ برے کام بندوں کے خوف اور بندوں کے خیال و دید کی وجہ سے نہ کئے جائیں، اور خدا کو سمیع و بصیر حاضر و ناظر کہا جائے، اور پھر کئے جائیں، شرم کرنا چاہیئے، کہ حق تعالیٰ کا اعتبار آدمی کے برابر نہیں رکھا جاتا، توبہ کرنا چاہیئے، اور ایمان کو کلمہ طیبہ پڑھکر تازہ کرنا چاہیئے، اپنے پیر مرشد

Marfat.com

پر اعتراض نہ کرنا چاہئے، اور اعتراض کو زہر قاتل سمجھنا چاہئے،

مکتوب ۹۷

بنام جباری خان

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تمام اسماء و صفات کے کمالات کے اعتدال کے ساتھ جامع ہیں، اور تمام انبیاء علیہم السلام کے مظہر ہیں، اور قرآن مجید تمام کتاب آسمانی کا خلاصہ ہے، اور یہ شریعت تمام سابقہ شریعتوں کا خلاصہ اور اقتباس ہے، اور اعمال اس شریعت حقہ کے گذشتہ شریعتوں بلکہ فرشتوں کے اعمال سے منتخب ہیں،

مکتوب ۹۸

بنام مرزا فتح اللہ خاں

تہتر فرقوں میں سے جس ایک فرقہ کے نجات کی خبر نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے دی ہے وہ فرقہ ناجیہ اہل سنت و جماعت کا ہے، کیونکہ یہ فرقہ صحابہؓ کے قدم بقدم ہے، اور حضورؐ نے ارشاد فرمایا ہے، کہ فرقہ ناجیہ وہ ہے، جس پر میں اور میرے اصحابؓ ہیں، اور شریعت کی اشاعت اور قرآن شریف کا جمع کرنا، اور حدیث کے ناقل یہی صحابہؓ ہیں، جب ان پر طعن ہے، تو سب پر طعن ہے، خارجی، رافضی، معتزلہ وغیرہ نیا مذہب رکھتے ہیں، فرقہ ناجیہ سے الگ ہیں، اور قرآن شریف کے جامع حضرت عثمانؓ ہیں، اور درحقیقت اس کے جامع حضرت صدیقؓ و حضرت عمرؓ و حضرت عثمانؓ ہیں پس ان بزرگوں کا انکار حقیقۃً انکار قرآن شریف ہے، حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رحلت کے روز ۳۳ ہزار اصحابؓ موجود تھے جنھوں نے رضا و رغبت سے حضرت صدیق اکبرؓ سے بیعت کی، اس قدر اصحابؓ کا گمراہی پر جمع ہونا محال ہے، حالانکہ خود حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے

Marfat.com

لا تجتمع امتی علی الضلالۃ، میری امت کبھی گمراہی پر جمع نہ ہوگی،

مکتوب ۱

بنام لالہ بیگ

احکام اسلام کو غیر مذہب جاری ہونے سے مانع ہوتے ہیں، آپ کوشش کریں کہ احکام اسلام کا اجرار پوری طور پر ہو جائے، خدا آپ کو جزا دے،

مکتوب ۲

بنام سکندر خان لودی،

دل کی سلامتی بلا فنا و بقا کے میسر نہیں ہوتی،

مکتوب ۳

بنام بہادر خان

ظاہر کو شریعت روشن سے آراستہ کرنا، اور باطن کو حق تعالیٰ کے ساتھ رکھنا بڑا کام ہے،

مکتوب ۴

بنام سید احمد قادری،

شریعت اور حقیقت ایک دوسرے کا عین ہیں، اور حقیقت میں ایک دوسرے سے جدا نہیں، فرق صرف اجمال اور تفصیل کا، اور کشف و استدلال کا، اور غیبت اور شہادت کا، اور تعمل

Marfat.com

صادر ہوتی ہے، شاید اس میں مخالفت بوجہ سکر معلوم ہوتی ہے حق کو حق تعالیٰ ... سپرد ہوگئے
جو شریعت سے باہر ہیں بظاہر مخالفت نہیں معلوم ہوتی، حضرت شیخ ... ترجمہ سے جب کوئی
معلوم ہوتی کچھ شریعت سے مخالفت کی ہے: وہ بوجہ سکر کے صادر ہوئی ہوتی ہے، اور بعض مشائخ
کی عبادتوں میں واقع ہے، کہ شریعت حقیقت کا پوست ہے اور حقیقت شریعت کا مغز ہے حالانکہ
یعنی صورت ہوسکتی ہے کہ ان سے مراد یہ ہو کہ جس کو مغز حاصل ہے اس کو دوست رکھتا ہے جو مغز کو
پوست کے ساتھ ہے،

مکتوب ۵۵

بنام مرزا فتح اللہ

نماز سب عبادتوں میں بہتر عبادت ہے، اسکو خضوع و خشوع سے، با جماعت ادا کرنا چاہئے
عام لوگوں کی نماز صورت نماز ہے، اور خاصان خدا کی نماز حقیقت نماز ہے لیکن جب تک حقیقت
نماز حاصل نہ ہو، صورت نماز کو نہیں چھوڑنا چاہئے، وہ اکرام الاکرمین اگر صورت نماز کو حقیقت کے
ساتھ قبول فرمائے تو کچھ دور نہیں،

مکتوب ۵۶

بنام لامعلوم الاسم

دل کی سلامتی ہم پر ضروری ہے، اور دل کی سلامتی بلا نسیان ماسوای اللہ کے میسر نہیں
ہوتی، اور نسیان ماسوای اللہ نصیب ہو جانے پر اگر ہزار سال کی عمر نصیب ہو تو خدا کی طرف
سے ایک لمحہ غفلت نہیں ہوتی،

مکتوب ۸۷

بنام محمود پہلوان

بہت بڑی سعادت ہے کہ خدا کے دوست کسی کو دوست رکھیں،

مکتوب ۸۸

بنام محمود پہلوان

خدا کی نعمت ہے کہ جوانی میں یاد خدا کرے، اور بڑھاپے میں خدا سے امید مغفرت رکھے اور حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے، جو اسلام میں بوڑھا ہوا وہ بخشا جائے گا، وقت پیری کے رجا (امید) زیادہ چاہیے،

مکتوب ۸۹

بنام مرزا علی جان

ہر نفس موت کا ذائقہ چکھنے والا ہے، اللہ تعالیٰ آپ کے بزرگ کو بخشے، ان کا وجود اس وقت بہت غنیمت تھا، آپ پر لازم ہے، کہ احسان کے بدلے احسان کریں، اور دعا صدقہ سے ہر گھڑی ان کی مدد کریں، کیونکہ میت غریق کی مثال ہوتی ہے، اور دعا کی منتظر رہتی ہے،

مکتوب ۹۰

بنام خواجہ قاسم

بڑی بڑی سخت ریاضتوں اور مجاہدوں سے اس قدر حاصل نہیں ہوتا، جوان بزرگ

Marfat.com

کی ایک ہی صحبت سے حاصل ہوجاتا ہے، پہلی ہی صحبت میں وہ کچھ بخش دیتے ہیں، جو دوسرے طریقہ کے منتہیوں کو نہایت میں جا کر حاصل ہوتا ہے،

مکتوب ۹۱

بنام شیخ کبیر

اول فرقہ اہل سنت وجماعت کے علماء کے موافق اعتقاد کو درست کرنا چاہیے اور احکام فقہ کے موافق علم وعمل کرنا چاہیے، ان دو اعتقادی وعملی پروں کے حاصل کرنیکے بعد عالم قدس کی کی طرف پرواز کرنے کا ارادہ کرنا چاہیے، شریعت کے اعمال اور حقیقت کے احوال سے مقصود نفس کا پاک کرنا اور دل کا صاف کرنا ہے جب تک نفس پاک اور دل تندرست نہ ہو جائے ایمان حقیقی نصیب نہیں ہوتا،

مکتوب ۹۲

بنام شیخ کبیر

دل کا اطمینان اللہ کے ذکر سے ہوتا ہے، ذاکر اور مذکور کے درمیان ایک قسم کا علاقہ پیدا ہوجاتا ہے، جو محبت کا سبب ہوجاتا ہے،

ذکر گو ذکر تا ترا جان است، پاکئے دل ز ذکر رحمان است،

مکتوب ۹۳

بنام سکندر خاں لودی

نماز پنجگانہ کو با جماعت ادا کرنا چاہیے، اور سنت موکدہ کے پڑھنے کے بعد اپنے اوقات

Marfat.com

کو ذکر الٰہی میں صرف کرنا چاہیئے، اور اس کے سوا کسی چیز میں مشغول نہ ہونا چاہیئے یعنی کھانے پینے آنے جانے میں غافل نہ ہونا چاہیئے اگر کبھی جمعیت میں فتور معلوم ہو تو گریہ وزاری توبہ و استغفار کریں، اور جس شیخ سے ذکر سیکھا ہے، اسی کو وسیلہ بنانا چاہیئے،

مکتوب ۹۴

بنام خضر خان لودی

بعد درستی اعتقاد اہل سنت و جماعت کے اتباع سنت کریں، بعد اس کے حقیقت کی طرف رجوع کریں، بلا ان کے عالم قدس کی طرف پرواز ناممکن ہے، ۱۱۳

محال است سعدی کہ راہ صفا　　　توان رفت جز در پے مصطفٰے

مکتوب ۹۵

بنام سید احمد بجواڑی

انسان نسخہ جامع ہے، جو کچھ تمام مخلوقات میں ہے، وہ سب کچھ تنہا انسان میں ثابت ہے، لیکن عالم امکان سے بطریق حقیقت کے اور مرتبۂ وجوب سے بطور صورت کے، اور قلب انسان بھی اسی جامعیت پر پیدا کیا گیا ہے، کہ جو کچھ پورے انسان میں ہے، وہ سب کچھ تنہا قلب میں ہے، اسی واسطے اسکو حقیقت جامعہ کہتے ہیں، اور اسی جامعیت کے باعث بعض مشائخ نے قلب کی وسعت سے خبر دی ہے، کہ اگر عرش و ما فیہا عارف کے دل کے گوشہ میں ڈالدیں تو کچھ محسوس نہ ہو کیونکہ قلب عناصر اور افلاک اور عرش و کرسی و عقل و نفس کا جامع ہے، اور مکانی اور لامکانی کو شامل ہے، پس لامکانیت سے شامل ہونے کے باعث قلب میں عرش و ما فیہا کا کچھ مقدار نہ ہو گا، کیونکہ

Marfat.com

عرش ومافیہا باوجود وسعت کے دائرۂ مکان میں داخل ہیں، اور مکان اگرچہ وسیع ہے، لیکن لامکانی کے مقابلہ میں بہت تنگ ہیں، اور کچھ مقدار نہیں رکھتا، لیکن حضرات قدس سرہ اہل صحو اس بات کو جانتے ہیں، کہ یہ کلام اولیا رسکر سے ہے، عرش کی صورت آئینہ دل میں دکھتی ہے، نہ حقیقت عرش، جیسے آفتاب آئینے میں دکھتا ہے، اور آئینہ پھر خالی رہ جاتا ہے، تو آئینہ میں صورت آفتاب ہے، نہ حقیقت آفتاب، اسی طرح سے بعض مشائخ کے کلام سکر یہ ہیں، سکر ولایت میں ہے اور صحو نبوت میں ہے، اور بعضوں نے کہا ہے کہ نبی کی ولایت اس کی نبوت سے افضل ہے، اگرچہ ولایت کا رُخ صرف خدا کی طرف ہے، مگر نبوت کا رُخ خالق اور مخلوق دونوں کی طرف ہے، باطن نبی کا خالق کے ساتھ اور ظاہر خلق کے ساتھ ہے، اور جس کی سب توجہ خلق کی طرف ہے، وہ بدبخت ہے، انبیاء علیہم السلام سب خلق میں افضل ہیں، اور سب سے بہتر دولت انہی کو نصیب ہے، اور ولایت نبوت کا جزو ہے، اور نبوت کل ہے پس نبوت ولایت سے افضل ہے، خواہ ولایت نبیؐ کی ہو یا ولی کی، نبوت میں صحو ہے، ولایت میں سکر، نبیؐ کی اتباع ولی پر فرض ہے، نہ کہ ولی کی اتباع نبیؐ پر، اور جو حدیث قدسی میں وارد ہے،

لایسعنی ارضی وَلاسمائی ولٰکنّ	زمین و آسمان میں نہیں سما سکتا ہوں
یسعنی قلبُ عبدٌ مؤمن،	لیکن مومن کے قلب میں سما سکتا ہوں،

مراد اس گنجائش سے مرتبہ وجوب کی صورت ہے، نہ حقیقت ہے، کیونکہ حلول وہاں محال ہے،

مکتوب ۹۶

بنام محمد شریف

عزیز میرے نماز روزہ حج و زکوٰۃ اور احکام شرعی ادا کرنا چاہیے، روز حساب کا احتساب قریب ہے

Marfat.com

آج شیطان خدا کے کرم پر مغرور کر کے سستی میں ڈالتا ہے، اطاعت کے عوض بہانہ بنا کر گناہ پر آمادہ کرتا ہے۔ وہ جب بتاتا ہے، اساتی حلیم کی لاپرواہی کرتا کہ خدا ایمان کو سلامت رہنے دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے اپنی مرضی پر چلنے کی توفیق عنایت فرمائے

مکتوب ۹۷

بنام شیخ درویش

جس طرح پیدائش انسان سے عبادت معبود کا ادا کرنا مقصود ہے، ویسے ہی عبادت معبود کے ادا کرنے سے مقصود یقین کا حاصل کرنا ہے، جو ایمان کی حقیقت ہے، اور فنا و بقا سے مقصود صرف یہی یقین ہے۔ حضرت ابراہیم بن شیبان قدس سرہ جو مشائخ طبقات میں سے ہیں فرماتے ہیں: فنا و بقا کا علم وحدانیت کے خلوص اور عبودیت کی صحت کے گرد پھرتا ہے، اور اس کے سوا سب مغالطہ اور زندقہ ہے:

مکتوب ۹۸

بنام شیخ ذکریا

حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے، کہ اللہ رفیق ہے، نرمی کو دوست رکھتا ہے اور نرمی سے وہ ملتا ہے، جو سختی سے نہیں ملتا، اور ارشاد ہے، نرمی کو لازم پکڑو، سختی اور بدگوئی سے بچو، کیونکہ نرمی زینت دیتی ہے، اور جس سے نکل جائے اس کو عیب ناک کر دیتی ہے، جو نرمی سے محروم رہا وہ سب نیکی سے محروم رہا، تم میں سے میرے نزدیک وہ اچھا ہے، جس کے اخلاق اچھے ہیں، جس کو نرمی کا کچھ حصہ دیا گیا اس کو دنیا اور آخرت کی بھلائی کا حصہ مل گیا اور حضور نے

Marfat.com

فرمایا حیا ایمان سے ہے، اور اہل ایمان جنت میں ہے، اور بکواس جفا سے ہے، اور جفا دوزخ میں ہے، اور اللہ تعالیٰ بے حیا بکواسی کو دشمن جانتا ہے، کیا میں تمھیں نہ بتاؤں کہ آگ دوزخ کی کس پر حرام ہے، ہر ایک نرم متواضع قریب سہل پر، مومن سب نرم اور تواضع کرنے والے ہیں، ناک میں مہار ڈالے ہوئے اونٹ کی طرح اگر اس کو ہانکا جائے، تو چل پڑے، اور اگر اس کو تپھر پر بٹھایئں تو بیٹھ جائے جس نے غصہ کو پی لیا، اور حالانکہ وہ اس کے جاری کرنے پر قابو رکھتا ہے، تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو سب خلقت کے سامنے بلائے گا، تاکہ اس کو اختیار ہے کہ جس حور کو چاہے، پسند کرے، ایک شخص نے حضورؐ سے عرض کیا، کہ آپ مجھے وصیت کریں، آپنے فرمایا غصہ مت کر، اس نے پھر عرض کی، پھر بھی آپنے فرمایا، غصہ مت کیا کر، کیا میں تمکو اہل جنت کی نسبت خبر نہ دوں، وہ ضعیف اور عاجز ہے، کہ اگر اللہ پر قسم کھائے، تو اللہ اس کی قسم کو سچا کر دے اور میں تم کو کیا اہل دوزخ کی خبر نہ دوں، وہ سرکش متکبر ہے، جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے اگر وہ کھڑا ہے، تو بیٹھ جائے، پس اگر اس کا غصہ دور ہو گیا، تو بہتر، ورنہ اسے چاہئے کہ لیٹ جائے کیونکہ غضب ایمان کو ایسا بگاڑ دیتا ہے، جیسے صبر (ایلوہ) شہد کو بگاڑ دیتا ہے، جس نے اللہ کیلئے تواضع کی، اس کو اللہ بلند کرتا ہے، پس وہ اپنے نفس میں حقیر، اور لوگوں کی آنکھوں میں بڑا ہوتا ہے اور جس نے تکبر کیا، اللہ اس کو پست کرتا ہے، پس وہ لوگوں کی آنکھوں میں حقیر اور اپنے نفس میں بڑا ہوتا ہے، یہاں تک کہ وہ لوگوں کے نزدیک کتے اور سور سے بھی زیادہ خفیف ہو جاتا ہے۔

حضرت موسیٰ بن عمران علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کی، یا رب تیرے بندوں میں سے تیرے نزدیک زیادہ عزیز کون ہے، فرمایا وہ شخص جو باوجود قادر ہونے کے معاف کر دے، اور فرمایا حضورؐ نے جس نے اپنی زبان کو بند رکھا اللہ تعالیٰ اس کی شرمگاہ کو ڈھانپتا ہے اور جس نے غصہ کو روکا، اللہ تعالیٰ روز قیامت کے اس سے عذاب روک لیگا، اور جس نے عذر

Marfat.com

قبول کیا، اللہ تعالیٰ اس کے عذر کو قبول کرے گا، اور حضورؐ نے ارشاد فرمایا، جس شخص پر کسی اپنے بھائی کا کوئی مال یا اور کوئی حق ہے، تو اسے چاہیئے کہ آج ہی اوسے معاف کرائے، پیشتر اس سے کہ اس کے پاس کوئی درہم یا دینار نہ ہوگا، اگر اس کا کوئی نیک عمل ہوگا، تو اس کے موافق لیا جائیگا اور اگر کوئی نیکی نہ ہوگی، تو صاحبِ حق کی برائیاں لیکر اوس کی برائیوں میں اور زیادہ کیجائینگی، اور حضورؐ نے ارشاد فرمایا، تم جانتے ہو مفلس کون ہے، صحابہؓ نے عرض کیا کہ ہم میں مفلس وہ ہے کہ جس کے پاس درہم و اسباب کچھ نہ ہو، آپنے فرمایا کہ میری امت میں مفلس وہ ہے، جو قیامت کے دن نماز روزہ زکواۃ سب کچھ کرکے آئے، اور ساتھ اوس کے اوس نے کسی کو گالی دی ہے اور کسی کا مال کھایا ہے، اور کسی کو تہمت لگائی ہے، اور کسی کا خون گرایا ہے، اور کسی کو مارا ہے، پس اوس کی نیکیوں میں سے ہر ایک کو دیجائیں گی پس اگر حق ادا ہونے سے پہلے اوس کی نیکیاں ختم ہوگئیں، تو حقداروں کے قصور لیکر اس کے گناہوں میں اور زیادہ کئے جائیں گے، اور پھر اسکو دوزخ میں ڈال دیا جائے گا، اور حضرت معاویہؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی طرف لکھا، کہ میری طرف آپ کچھ لکھیں، جس میں وصیتیں ہوں لیکن بہت نہ ہوں تھوڑی ہوں، پس انھوں نے یہ کہا کہ آپ پر سلام ہو، اس کے بعد معلوم ہو کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے، کہ جو شخص لوگوں کے غصہ کے مقابلہ میں اللہ کی رضامندی چاہے، اللہ تعالیٰ اس کو لوگوں کی تکلیف سے بچائے رکھتا ہے، اور جس شخص نے اللہ کی ناراضگی کے مقابلہ میں لوگوں کی رضامندی چاہی، اللہ تعالیٰ اس کو لوگوں کے حوالہ کر دیتا ہے، اور تمپر سلام ہو،

حق تعالیٰ آپ کو ہم کو ان پر عمل کرنے کی توفیق دے، جو مخبر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے،

Marfat.com

مکتوب ۹۹

بنام ملا حسن کشمیری

انسانی روح کے لئے اس جسمانی صورت کے تعلق سے پہلے ترقی و عروج کا راستہ بند تھا، وَمَامِنَّا اِلَّا لَہٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ کے پنجرہ میں مقید و محبوس تھی، حق تعالیٰ نے کمال قدرت سے اس نورانی جوہر کو اس ظلمانی جسم کیساتھ جمع کیا، پس پاک ہے وہ ذات جس نے نور و ظلمت کو جمع کر دیا، اور امر کو خلق کے ساتھ ملا دیا، روح نے اگر اپنی حقیقت کو بھول کر جسم کے ساتھ تعلق پیدا کیا اور غفلت اختیار کی، تو اس میں بھی ظلمت پیدا ہو کر کمال و عروج سے محروم رہی، اور اپنی اصلیت کو یاد کیا، تو جسم خاکی ظلمانی کو بھی نورانی کر لیا، اور جسم کے سبب سے ترقی پا کر اپنے مقصود کو حاصل کیا، یعنی فنا و بقار سے مشرف ہو کر اس کے اثرات سے نفس میں بھی خوبی اور بھلائی پیدا کر دی۔

مکتوب ۱۰۰

بنام ملا حسین کشمیری

شیخ عبدالکریم یمنی نے جو کہا ہے، کہ حق تعالیٰ عالم الغیب نہیں ہے، فقیر کو اس قسم کی بات سننے کی تاب نہیں ہے، بے اختیار میری رگ فاروقی جوش میں آجاتی ہے، اور اس میں تاویل و توجیہ کی فرصت نہیں دیتی، ان باتوں کا قائل شیخ کبیر یمنی ہو، یا شیخ اکبر شامی، مگر ہم کو تو محمد عربی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کلام درکار ہے، نہ محی الدین ابن عربی، اور صدرالدین قونوی اور عبدالرزاق کاشی کے کلام کی ضرورت ہے، ہم کو نص (قرآن شریف) سے کام ہے، نہ فص (فصوص الحکم) سے، فتوحاتِ مدینہ یعنی حدیث نے ہم کو فتوحات مکیہ سے لاپرواہ کر دیا ہے، خداوند تعالیٰ قرآن مجید میں عالم غیب کا ہونا، اور خود

ہاماد غیب ہونا فرماتا ہے حق تعالیٰ سے علم غیب کی نفی ہوتی ہے، جو حقیقۃً حق تعالیٰ کی
سے بچھڑا ہوا بڑی بات، اگر منصورؒ نے انا الحق اور بایزید بسطامیؒ نے سبحانی کہا، تو وہ معذور ہیں
غلبہ حال میں مغلوب ہیں یہ کلام ان کے احوال پر مبنی نہیں، بلکہ علم سے تعلق رکھتے ہیں، تاویل
کے محتاج ہیں اور کسی مذہب کے لائق نہیں، اور کوئی تاویل اس مقام میں مقبول نہیں، کیونکہ مست
کے کلام کی تاویل کیجاتی ہے،

مکتوب ۱۰۱

بنام ملا حسین کشمیری

خاصان خدا پر اعتراض نہیں کرنا چاہئے، ان کا نفس مطمئنہ ہے نفس امارہ کی طرح نہیں ہے، عام لوگ غلطی سے اپنے نفس امارہ کے خاصان حق کے نفس مطمئنہ کو خیال کرتے ہیں، عام لوگوں کے کام اپنی خواہش کے موافق ہوتے ہیں، اور خاصان خدا کے رضائے حق کے لئے ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ خاصان خدا کے انکار اور ان کے کاموں پر اعتراض کرنے سے بچائے،

مکتوب ۱۰۲

بنام ملا مظفر

سودی روپیہ لینا نص قطعی سے حرام ہے، خواہ صاحب احتیاج ہو، یا غیر احتیاج، سب کے لئے محتاج کا خاص کرنا اس قطعی حکم کا منسوخ کرنا ہے، جو روپیہ سودی لیا جائے وہ سب حرام ہے، مثلاً کسی نے دس روپیہ سودی قرض لئے، اور بارہ لکھدیئے، تو یہ نہیں ہے کہ وہ دو روپیہ حرام ہوے اور دس حلال، بلکہ سب حرام ہیں،

Marfat.com

مکتوب ۱۰۳

بنام شیخ فرید

میں آپ کے واسطے عافیت چاہتا ہوں، وہ عافیت جو ایک بزرگ دعا کرتے تھے کہ الٰہی ایک دن کی عافیت چاہتا ہوں، کسی نے پوچھا ایک دن کی عافیت سے کیا مراد ہے تو فرمایا، وہ دن جس میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ ہو،

مکتوب ۱۰۴

بنام قاضیان سکن

آپکے بزرگ کے انتقال سے افسوس ہے، لیکن مقام بندگی یہی ہے، کہ خدا کی فعل سے راضی رہے، اور سوائے اس کے کوئی چارہ نہیں، بندوں کو یہاں رہنے کے لئے نہیں بھیجا بلکہ کام کرنے کو بھیجا ہے جس کام کو بھیجا ہے، وہ کام کرنا چاہئے، پھر کچھ ڈر نہیں، دعا، استغفار صدقہ سے امداد کرنی چاہیے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، کہ میت قبر میں فریاد چاہنے والے غریق کی طرح ہوتی ہے، اور اس دعا کی منتظر رہتی ہے، جو اس کو باپ یا ماں یا بھائی یا دوست کی طرف سے پہونچے، پس جب وقت اس کو وہ دعا پہونچتی ہے، تو اس کے نزدیک دنیا و ما فیہا سے بہتر ہوتی ہے، اور بے شک اللہ تعالیٰ زمین پر رہنے والوں کی دعا سے اہل قبور پر پہاڑوں جتنی رحمت نازل فرماتا ہے، اور بیشک زندوں کا تحفہ مردوں کی طرف ان کے لئے مغفرت مانگنا ہے،

Marfat.com

مکتوب ۱۰۵

بنام حکیم عبدالقادر،

حکما ر کے نزدیک مقرر ہے کہ مریض جب تک بیماری سے تندرست نہ ہو جائے کوئی غذا اسکو فائدہ نہیں دیتی، اگرچہ مرغ بریان ہو، بلکہ غذا اس صورت میں مرض کو بڑھا دیتی ہے ع

ہرچہ گیرد علتی علت شود

پس پہلے اس کے مرض کے دور کرنے کی فکر کرتے ہیں، بعد ازاں مناسب غذاؤں کے ساتھ آہستہ آہستہ اس کو اصلی قوت کی طرف لاتے ہیں، پس آدمی جب تک مرض قلبی میں مبتلا ہے، فی قلوبهم مرض کوئی عبادت و طاعت اس کو فائدہ نہیں دیتی، بلکہ اس کے لئے مضر ہے، رب تال للقرآن والقرآن یلعنه "بعض لوگ قرآن اس طرح پڑھتے ہیں، کہ قرآن ان پر لعنت کرتا ہے، حدیث مشہور ہے بعض روزہ دار ایسے ہیں کہ سوائے بھوک اور پیاس کے اور کچھ ان کو نصیب نہیں ہوتا، خبر صحیح ہے قلبی امراض کا علاج کرنے والے مشائخ بھی اوّل مرض کے دور کرنیکا حکم فرماتے ہیں، اور اس مرض سے مراد ماسوائے حق کے گرفتاری ہے، بلکہ اپنے نفس کی گرفتاری ہے، کیونکہ ہر ایک شخص جو کچھ چاہتا ہے، وہ اپنے نفس کے لئے چاہتا ہے، اگر فرزند کو دوست رکھتا ہے، تو اپنے لئے، اگر مال و ریاست و حُب و جاہ چاہتا ہے تو اپنے لئے پس درحقیقت اس کا معبود اس کی اپنی نفسانی خواہش ہے، پس جب تک نفس اس قید سے خلاص نہ ہو جائے، تب تک نجات کی امید مشکل ہے، پس دانشمند علما اور صاحب بصیرت حکما پر اس مرض کے دور کرنے کا فکر لازم ہے، ع

درخانہ اگر کس است یک حرف بس است

Marfat.com

مکتوب ۱۰۶

بنام محمد صادق کشمیری

خدا کے دوستوں کی محبت نعمت ہے، شیخ الاسلام ہروی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جس نے اولیاء کو پہچانا تجھ کو پالیا، اور جب تک تجھ کو نہ پایا ان کو نہ پہچانا، اس گروہ کا بغض زہر قاتل ہے اور ان پر طعن کرنا ہمیشہ کی مایوسی کا باعث ہے، و نیز شیخ الاسلام ہروی فرماتے ہیں، کہ الٰہی تو جسکو اپنے دربار سے دھتکارنا چاہتا ہے، اس کو تو ہمارا مخالف بنا دیتا ہے۔

گر ملک باشد سیاہ ہستش ورق　　بے عنایات حق و خاصان حق

مکتوب ۱۰۷

بنام محمد صادق کشمیری

خوارق عادات شرط ولایت نہیں، معجزہ کا ہونا نبیؑ کے لئے شرط ہے، کثرت خوارق افضلیت کی دلیل نہیں، صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بہت کم خرق عادت ظہور میں آئی ہیں بعض اولیاء کے مقابلہ میں سواں حصہ بھی ان کی خرق عادات نہیں، لیکن ان کی ولایت اور مرتبہ کو کوئی ولی نہیں پہنچ سکتا، اولیاء کے کشف وغیرہ میں القاء شیطانی ہو سکتا ہے اس سے اولیاء محفوظ نہیں ہیں جب کہ کلام انبیاء میں القاء شیطانی متحقق ہے لیکن یہ فرق ہے کہ القاء شیطانی سے انبیاء علیہم السلام آگاہ کر دئیے جاتے تھے، ولی کو آگاہی کی ضرورت نہیں، کیونکہ وہ نبیؑ کا متبع ہے جو فعل نبیؑ کے خلاف پائے گا اس کو رد کر دیگا، اور کشف کا غلط ہونا شیطان کے القاء پر ہی منحصر نہیں، بلکہ بعض اوقات قوت متخیلہ میں احکام غیر صادقہ ایک صورت پیدا کر لیتے ہیں جس میں شیطان کا کچھ دخل نہیں ہوتا

اور اسی قسم سے یہ بات ہے کہ بعض خوابوں میں حضرت پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھتے ہیں، اور بعض ایسے احکام اخذ کرتے ہیں جن کا حقیقت میں خلاف ثابت ہے، اس صورت میں القا شیطانی متصوّر نہیں، کیونکہ علما کے نزدیک مختار و مقرر ہے، کہ شیطان حضرت خیر البشر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کسی صورت میں متمثل نہیں ہو سکتا، پس اس صورت میں صرف قوتِ متخیلہ کا تصرف ہے جس نے غیر واقعہ کو واقعہ ظاہر کیا ہے، کرامت اور استدراج میں یہ فرق ہے، کہ مبتدی صاحب وجدان صاحب کرامت کے پاس بیٹھیگا، تو محبت حق اور ترک دنیا پیدا ہو گی، اور شخص استدراج کی صحبت میں اس کے خلاف ہو گا،

مکتوب ۱۰۸

بنام سید احمد

نبوت ولایت سے افضل ہے، خواہ وہ ولایت نبیؑ کی ہی ولایت ہو، ولایت کا رُخ خدا کی طرف ہوتا ہے خلق کی طرف نہیں ہوتا، اس لئے وہ خلق کو پوری ہدایت نہیں کر سکتا، اور نبوت کا رُخ خلق کی طرف ہوتا ہے، اس لئے اس سے پوری ہدایت کا حق ادا ہوتا ہے،

اگاھی بعض اکمل ولی جو کمالات نبوت سے یا فنا تام و بقاے اکمل سے مشرف ہوتے وہ بھی باتباع نبیؑ حالت صحو میں ہوتے ہیں، اور خلق کو ہدایت کرتے ہیں، اور خالق و مخلوق کے درمیان مثل حرف مشدد کے ہوتے ہیں،

مکتوب ۱۰۹

بنام حکیم صدر الدین

دل کی سلامتی بلانسیان ماسوای اللہ کے نہیں ہوتی، اور اس کا حاصل ہونا خاصان خدا

Marfat.com

کی توجہ پر منحصر ہے، ان کا کلام دوا ہے، اور ان کی نظر شفا ہے، جن کا ہمنشیں بدبخت نہیں ہوتا، یہی لوگ اللہ کے ہمنشیں ہیں، انہی کے طفیل بارش نازل ہوتی ہے، اور انہی کے طفیل خلق کو رزق دیا جاتا ہے،

مکتوب ۱۱۰

بنام شیخ صدرالدین

خلقتِ انسان سے مراد اور مقصود عبادت ہے، عبادت بھی وہ عبادت جو خالص ہو،

مکتوب ۱۱۱

بنام شیخ حمید سنبھلی

توحید سے مراد یہ ہے کہ دل خیال غیر سے قطعاً خالی ہو جائے، اور ہر اعمال خالص ہو جائے،

مکتوب ۱۱۲

بنام شیخ عبدالجلیل،

اگر عقائد حقہ موافق علماے اہلِ سنت والجماعت کے ہو جائے، اور سنت کی پیروی نصیب ہو جائے، تو بخشش کے واسطے کافی ہے، اگر علاوہ اس کے احوال ومواجید ویدین، تو نورٌ علیٰ نور ہے،

مکتوب ۱۱۳

بنام شیخ جمال الدین حسین کولاوی

جذب اور کشش نہیں ہوتی، مگر مقام فوق میں، نہ فوق فوق میں پس سلوک نہ کئے ہوئے

Marfat.com

مجذوبوں کو جو مقام قلب میں ہیں، جذب اور کشش نہیں ہوتی، مگر مقام روح میں جو مقام قلب کے اوپر ہے کشش الٰہی منتہیوں کے جذبہ میں ہے، جس کے اوپر کوئی مقام نہیں، مشہور روح کو شہود حق جانتے ہیں، اور روح چونکہ مناسبت خلق سے رکھتی ہے، اس لئے شہود حق نہیں ہو سکتی ہے، شہود حق بیچوں وبیچگوں ہے اسلئے اس کا شہود منتہی کو ہوتا ہے،

مکتوب ۱۱۴

بنام صوفی قربان

اللہ تعالیٰ سید البشر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت کی پیروی نصیب کرے اور اس پر استقامت دے، کیونکہ وہ پسندیدہ متابعت کا ایک ذرہ تمام دنیاوی لذتوں اور آخرت کی نعمتوں سے کئی درجہ بہتر ہے، بزرگی سنت کی تابعداری پر وابستہ ہے، اور زیادتی شریعت کی بجاآوری پر منحصر ہے، مثلاً دوپہر کا سونا جو اس تابعداری کے ساتھ واقع ہو کر کروڑ کروڑ شب بیداریوں سے جو اس تابعداری کے موافق نہ ہوں اولیٰ وافضل ہے،

مکتوب ۱۱۵

بنام ملا عبدالحق،

یہ راہ جس کو ہم قطع کرنا چاہتے ہیں، سب سات قدم ہے، جس میں سے دو قدم عالم خلق میں ہیں، اور پانچ عالم امر میں ہیں، پہلے قدم پر جو عالم امر میں لگاتے ہیں، تجلی افعالی ظاہر ہوتی ہے اور دوسرے قدم پر تجلی صفات، اور تیسرے قدم پر تجلیات ذاتیہ شروع ہو جاتی ہیں، اسی طرح درجات کامل کے اختلاف کے بموجب ظہور ہوتا جاتا ہے، جیسے کہ اس راہ کے طے کرنے والوں پر

Marfat.com

پوشیدہ نہیں ہے، یہ سب کچھ سید اولین والآخرین کی تابعداری پر وابستہ ہے، صلی اللہ علیہ وسلم، اور بعض نے جو دو قدم اس راہ کو کہا ہے، وہ اس واسطے کہا ہے، کہ اونکی مراد ایک عالم خلق اور ایک عالم امر ہے،

مکتوب ۱۱۶

بنام ملا عبدالواحد لاہوری

سلامتی قلب نسیان ماسوای اللہ پر منحصر ہے، معاملات دنیا میں ایسا مشغول نہ ہونا چاہیئے کہ رغبت دنیاوی غالب آجائے، اس دل کی سلامتی پر مغرور نہ ہوں، کیونکہ رجوع ممکن ہے، فقر میں خاکروبی کرنا دولتمندی کی صدرنشینی سے کئی درجہ بہتر ہے، اور دولتمندی اور دولتمندوں سے ایسا بھاگو، جیسے شیر سے بھاگتے ہیں،

آگاھی۔ فنا اوّل کے متعلق ہے، جس کے رجوع ہونے کی بابت ارشاد ہے، فنا ثانی میں رجوع نہیں ہے،

مکتوب ۱۱۷

بنام ملا یار محمد بدخشی

حدیث شریف میں ارشاد ہے کہ جس نے اپنی آنکھ پر قابو نہ پایا، دل بھی اس کے قابو میں نہیں ہے،

مکتوب ۱۱۸

بنام ملا قاسم علی بدخشی

خواجہ عبداللہ انصاری فرماتے ہیں، کہ الٰہی جس کو تو تباہ کرنا چاہتا ہے، اس کو تو ہمارا دشمن بنادیتا ہے، اللہ تعالیٰ خیرالبشر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل تمام مسلمانوں کو فقرا کے

Marfat.com

انکار اور درویشوں کے طعن سے بچائے،

مکتوب ۱۱۹

بنام میر محمد نعمان بدخشی

مشائخ طریقت کامل ہونے سے پیشتر بعض مریدوں کو طریقہ سکھانے کی اجازت فرما دیا کرتے ہیں، حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہٗ نے مولینا یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ کو طریقہ سکھانے اور بعض منزلیں طے کرانے کے بعد فرمایا تھا کہ اے یعقوب جو کچھ ہم سے تجھ کو پہنچا ہے، وہ خلق کو پہنچائے حالانکہ آپ نے یہ بھی فرمایا تھا، کہ میرے بعد علاء الدینؒ کی خدمت میں رہنا، اور اکثر انھوں نے حضرت علاؤ الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں کام پورا کیا،

مکتوب ۱۲۰

بنام میر محمد نعمان بدخشی،

ارباب جمعیت کی صحبت بڑی چیز ہے، کیا آپ نہیں دیکھتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضؓ صحبت ہی کے باعث انبیاء علیہم السلام کے سوا سب پر فضیلت لے گئے،

مکتوب ۱۲۱

بنام میر محمد نعمان بدخشی

یہ راستہ سلوک سات قدم ہے، اور بعض احباب چھ قدم پر پہونچے ہیں،

Marfat.com

مکتوب ۱۳۲

بنام ملا طاہر بدخشی

جنت بندہ کا حصہ ہے اور حضور کی طلب اور غیر دوست کی محبت سے بچنا چاہیے۔

مکتوب ۱۳۳

بنام ملا طاہر بدخشی

فرض کو چھوڑ کر نفل میں مشغول ہونا لغو میں داخل ہے

مکتوب ۱۳۴

بنام ملا طاہر بدخشی

نجات کے واسطے شفاعت ضروری ہے بغیر شفاعت کے نجات دشوار ہے ضروری کو چھوڑ کر غیر ضروری کاموں میں مشغول ہونا نامناسب ہے

مکتوب ۱۳۵

بنام میر محب اللہ مانکپوری

جمادات کو بھی ایک قسم کا شعور ہے اور صفات کے ظہور اور ان کے ثبوت ... کے بیچ میں حق تعالیٰ ایک تجلی مخصوص ہے ... ہے اور حضرت ... کو تفصیل میں لانے اور بیان کرنے کی ...

حق تعالیٰ کی ذات وصفات پر دلالت کرے پس جہان کو اپنے صانع کے ساتھ کوئی نسبت نہیں ہے مگر یہ کہ اسکی مخلوق ہے اور اس کے اسماء وصفات وشیون اور کمالات پر دلالت کرنے والا ہے وہاں اتحاد اور عینیت اور احاطہ اور سریان اور معیت ذاتیہ کا حکم لگانا غلبہ حال اور سکر وقت سے ہے۔

مکتوب ۱۲۶

بنام میر صالح نیشاپوری

فنا فی اللہ اور بقا باللہ کے بعد کوئی یہ خیال نہ کرے کہ ممکن واجب ہو جاتا ہے، کیونکہ یہ محال ہے اور اس سے حقائق کا تغیر وتبدل لازم آتا ہے، پس جب ممکن واجب نہ ہوا، تو ممکن کا نصیب سوائے عجز کے کچھ نہ ہو گا،

مکتوب ۱۲۷

بنام ملا صفر احمد رومیؒ

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ احسان کرنے کا حکم دیا ہے، اور یہ بھی فرمایا ہے کہ میرا اور اپنے والدین کا شکر ادا کرو، باوجود اس امر کے اس بات کا معتقد ہونا چاہیئے کہ یہ سب کچھ مطلب اصلی تک پہونچنے کے مقابلہ میں محض بے کار ہے، بلکہ منازلِ سلوک کے طے کرنے میں صرف تعطیل ہے حسناتُ الابرار سیئاتُ المقربین آپ نے سنا ہو گا حق تعالیٰ کا حق تمام مخلوقات کے حقوق پر مقدم ہے، اُن کے حقوق کو ادا کرنا خدا کے حکم کی تابعداری کے باعث ہے۔ ورنہ کس کی مجال ہے، کہ اس کی خدمت کو چھوڑ کر دوسرے کی خدمت میں مشغول ہو جائے، پس ان کی خدمت اس لحاظ سے خدا ہی کی خدمات میں سے ہے، لیکن خدمت خدمت میں بہت بڑا فرق ہے کاشتکار ہل چلانے والے بھی بادشاہ کی خدمت کرتے ہیں، لیکن مقربین کی خدمت اور ہے

Marfat.com

یہاں زراعت اور ہل چلانے کا نام لینا عین گناہ ہے، اور ہر کام کی مزدوری اس کام کے موافق ہوتی ہے، ہل چلانیوالے بڑی محنت سے دن بھر میں ایک تنگہ مزدوری لیتے ہیں، اور مقرب ایک گھڑی خدمت میں حاضر ہو کر لاکھوں کا مستحق ہو جاتا ہے، حالانکہ اس کو ان لاکھوں سے کچھ تعلق نہیں، وہ تو صرف بادشاہ کے قرب میں گرفتار ہے، ان دونوں میں بہت بڑا فرق ہے،

مکتوب ۱۲۸

بنام خواجہ مقیم

ہمت بلند رکھنا چاہیئے، درمیانی منزلیں مثل سراب کے ہیں، اگر کوئی وسط کو نہایت سمجھکر غیر مقصد کو مقصد جانے، اور چوں کو بیچوں تصور کر کے پیچھے رہجائے، اس پر افسوس ہے، ہمت بلند رکھنا چاہیئے، اور کسی حاصل پر قناعت نہ کرنا چاہیئے، قرب خدا کو ورا اور ار میں ڈھونڈنا چاہیئے،

مکتوب ۱۲۹

بنام سید نظام

انسان جامع جمیع مخلوقات ہے، اس واسطے اس کی جامعیت ہی اس کے تفرقہ کا باعث ہے، اور یہی جامعیت اسکی جمعیت کا باعث ہے، اگر انسان نے اپنا رخ خلق کی طرف کر دیا، تو باعث تفرقہ ہو گیا، اور اگر اپنا رخ خالق کی طرف پھیر دیا، تو آئینہ کامل اور جامعیت پوری ہونیکے باعث اسمار وصفات کے عکوس سے منور ہو کر جمعیت پوری حاصل کر لیتا ہے،

Marfat.com

مکتوب ۱۳۰

بنام جمال الدین

احوال کی تلوینات کا کچھ اعتبار نہیں، اس بات کا مقید نہ ہونا چاہیئے، کیا آیا، کیا گیا اور کیا کہا اور کیا سنا، مقصود کچھ اور ہے، جو کہنے، سننے، دیکھنے، مشاہدے سے مبرا و منزہ ہے،

مکتوب ۱۳۱

بنام محمد اشرف کابلی

حضرات نقشبندیہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کا طریقہ سب طریقون سے آسان اور اقرب ہے، احکام شرعیہ کے نفیس موتیون کو بچّون کی طرح وجد و حال کے جوز و مویز کے عوض نہیں دیتے، اور صوفیہ کے بیہودہ باتوں پر مغرور و فریفتہ نہیں ہوتے، نص کو چھوڑ کر فص کی طرف نہیں جاتے، اور فتوحات مدنیہ سے قطع نظر کر کے فتوحات مکیہ کی طرف نہیں جاتے،
(قرآن شریف) (فصوص الحکم) (حدیث شریف) (تصنیف حضرت شیخ محی الدین ابن عربیؒ)
بعض متاخرین خلفا نے اس طریق میں نئی نئی باتین نکالی ہین، اوران بزرگوارون کے اصل راستہ کو چھوڑ دیا ہے، جس کو وہ باعث ترقی سمجھ رہے ہیں، حقیقۃً وہ باعث دوری ہے،

مکتوب ۱۳۲

بنام ملا محمد صدیق بدخشی

مالدارون کی صحبت سے بچنا چاہیئے، اور فقرا کی صحبت اختیار کرنی چاہیئے، فقرا کی خاکروبی مالداروں کی صدرنشینی سے بہتر ہے،

Marfat.com

مکتوب ۱۳۳

بنام ملا محمد صدیق بدخشی

فرصت کو غنیمت جاننا چاہیئے، اور وقت کو عزیز رکھنا چاہیئے، نقد وقت کو ضروری کام میں صرف کریں، اور اوھار وقت کو بیہودہ باتوں میں صرف کرنے کو جمع کریں، اللہ تعالیٰ اتباعِ سنت اور درود دے کہ یہ بے آرامی ہمیشہ کے آرام کا سبب ہے،

مکتوب ۱۳۴

بنام ملا محمد صدیق بدخشی

الوقتُ سیفٌ قاطِعٌ، وقت کاٹنے والی تلوار ہے، نہ معلوم کل تک زندہ رہیں یا نہیں، ضروری کام آج کریں، اور غیر ضروری کو کل کے لئے چھوڑیں،

مکتوب ۱۳۵

بنام ملا محمدؐ صدیق بدخشی

ولایت فنا و بقا سے مراد ہے، اور عامہ ولایت سے ہماری مراد مطلق ولایت ہے، اور ولایت خاصہ سے مراد ولایت محمدیہ ہے، علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام جس میں فنا اتم و بقا اکمل ہے، شبِ معراج حضورؐ کو جسم سے ہوئی، اور جنت و دوزخ آپ کے روبرو پیش کئے گئے، اور آپ رویت بصری سے مشرف ہوئے، اور یہ معراج حضورؐ ہی کی ذات سے مخصوص ہے، اور حضور علیہ السلام کے اولیاء کامل تابعداروں کو بھی اس میں کچھ حصہ دیا گیا ہے

دنیا میں رویتِ حق کا واقع ہونا حضرت علیہ السلام سے مخصوص ہے، اور جو حالت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زیرِ قدم اولیاء کو حاصل ہوتی ہے، وہ رویت نہیں ہے، بلکہ مثال ظل کے ہے،

مکتوب ۱۳۶

بنام ملا محمد صدیق بدخشی

وقت کو غنیمت جان کر کام وقت پر کریں، نہ معلوم پھر وقت ملے یا نہ ملے،

مکتوب ۱۳۷

بنام حاجی خضر افغانی،

جو لذت نماز کے ادا کرنے کے وقت حاصل ہوتی ہے نفس کا اس میں کچھ فائدہ نہیں ہے بلکہ عین اس لذت کے حاصل کرنے کے وقت نالہ وفغان میں ہے، دنیا میں نماز کا رتبہ آخرت میں رویت کے رتبہ کی طرح ہے، دنیا میں نہایت قرب نماز میں اور آخرت میں نہایت قرب رویت کے وقت، اور تمام عبادات نماز کے وسیلہ ہیں، اور نماز اصلی مقصد ہے،

مکتوب ۱۳۸

بنام شیخ بہاء الدین سرہندی

لوگ آخرت کو دنیا کے عوض فروخت کرتے ہیں، اور حق تعالیٰ کو چھوڑ کر دنیا کو پکڑتے ہیں، اس سے زیادہ بے وقوفی اور کیا ہوگی، آخر ایک دن زن و فرزند کو چھوڑنا پڑے گا، اور اس کی تدبیر حق تعالیٰ کے سپرد کریگا، آج ہی اپنے کو مردہ سمجھنا چاہیئے، اور اہل وعیال

Marfat.com

کی ضرورت حق تعالیٰ کے سپرد کردے، اہلِ دنیا کیساتھ رہنا، ملنا جلنا زہر قاتل ہے، اس زہر سے مراد ہمیشہ کی موت میں گرفتار ہے، حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس نے کسی دولتمند کی تواضع اسکی دولت مندی کے باعث کی، اس کے دوحصے دین کے چلے گئے،

مکتوب ۱۳۹

بنام جعفر بیگ

جو لوگ اولیاء اللہ پر طعن کرتے ہیں، ان کی ہجو جائز ہے،

مکتوب ۱۴۰

بنام ملا محمد معصوم کابلی

دوست رنج اور آوارگی چاہتا ہے تاکہ اس کے غیر سے پوری طرح انقطاع ہوجائے یہاں آرام بے آرامی میں ہے، اور ساز سوز میں ہے، اور قرار بے قراری میں ہے، اور راحت جراحت میں ہے، اس مقام میں آرام طلب کرنا اپنے آپ کو رنج میں ڈالنا ہے، اپنے آپ کو محبوب کے حوالہ کرنا چاہیئے، اور جو کچھ اس کی طرف سے آئے اس کو بخوشی قبول کرنا چاہیئے،

مکتوب ۱۴۱

بنام ملا محمد قلیج

درویشی میں اصل شئے محبت و اخلاص ہیں،

Marfat.com

مکتوب ۱۴۲

بنام ملا عبد الغفور سمرقندی

ان حضرات نقشبندیہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کی نسبت اگر تھوڑی بھی پہونچے، تو وہ تھوڑی نہیں ہے، کیونکہ اندراج النہایت فی البدایت ان کے یہاں ہے، قبا ارسال کیا جاتا ہے کبھی کبھی اس کو پہنیں، اور ادب سے نگاہ رکھیں کہ اس سے بہت فائدہ کی امید ہے، اور جس وقت پہنیں، باوضو پہنیں، انشاء اللہ جمعیت تام حاصل ہوگی،

مکتوب ۱۴۳

بنام ملا شمس الدین

جوانی کے وقت کو غنیمت جانیں، اوسکو لہو ولعب میں نہ کھوئیں، نماز پنجگانہ باجماعت ادا کریں، دونوں جہان کی عافیت اتباع سنت میں ہے،

مکتوب ۱۴۴

بنام حافظ محمود لاہوری

جو سیر اسمار وصفات وشیون اعتبارات وتقدیسات وتنزیہات میں ہوتی ہے، اسکو کسی عبارت سے تعبیر نہیں کرسکتے، اور نہ کسی اشارہ سے بیان کرسکتے ہیں، اور نہ کسی نام سے اسکا نام رکھا جاسکتا ہے، نہ کسی کنایہ سے ادا ہوسکتی ہے، اور نہ کوئی عالم اس کو جان سکتا ہے، اور نہ مدرک اس کا ادرک کرسکتا ہے، اور اس سیر کا نام بقا رکھا گیا ہے،

Marfat.com

مکتوب ۱۴۵

بنام ملا عبدالرحمن مفتی

طریقہ نقشبندیہ کے مشائخ رحمۃ اللہ علیہم نے سیر کی ابتدا، عالم امر سے شروع کی ہے، اور دیگر طرق میں عالم خلق سے ابتدار کی ہے، یہی وجہ ہے کہ یہ طریقہ بمقابلہ اور طرق کے اقرب ہے۔

آگاھی ۔ عالم امر لطائف قلب، روح، سر خفی، اخفیٰ سے اور عالم خلق اربع عناصر سے مراد ہے،

مکتوب ۱۴۶

بنام شرف الدین حسین بدخشی

وہ سبق جو شیخ سے طالب حاصل کرے اوس کو نہ بھولے اور اس سے اپنا وقت آباد رکھے، اور فرصت کو ہاتھ سے نہ دینا چاہیئے،

مکتوب ۱۴۷

بنام خواجہ اشرف کابلی

مشائخ طریقت قدس سرہم میں سے بعض نے توڑنے کو جوڑنے پر مقدم رکھا ہے، اور بعض نے جوڑنے کو توڑنے پر مقدم رکھا ہے، اور تیسرا گروہ توقف کی طرف گیا ہے، خواجہ ابو سعید خراز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں،

تا نہ رہی نیابی، و تا نیابی نہ رہی، ندانم کدام پیش بود،	یعنی جبتک تو نہ چھوٹیگا، نہ پائیگا، اور جبتک تو نہ پائیگا، تو نہ چھوٹیگا، میں نہیں جانتا کون آگے ہے،

Marfat.com

میں راقم شیخ احمد کہتا ہوں کہ توڑنا اور جوڑنا دونوں ایک ہی وقت میں ثابت ہو جاتے ہیں، جائز نہیں ہے، کہ توڑنا اور جوڑنا جدا ہوں، اور جوڑنا بغیر توڑنے کے ظاہر ہو، شیخ الاسلام ہروی قدس سرہٗ دوسرے مذہب کو اختیار کرتے ہیں، اور فرماتے ہیں، کہ سبقت اسی طرف سے اچھی ہے، بیشک یہ بات درست ہے، جن لوگوں نے توڑنے کو مقدم رکھا ہے، وہ بھی اس سبقت کا انکار نہیں کرتے، ان کی مراد جوڑنے سے ظہور تام ہے، اور ظہور تام کی سبقت ظہور مطلق کی سبقت کے منافی نہیں، کیونکہ ظہور مطلق توڑنے پر مقدم ہے، اور ظہور تام اس سے موخر ہے، اس تحقیق پر ان کے نزاع لفظ کی طرف رجوع ہو جاتی ہے لیکن گروہ اوّل کی نظر بہت بلند ہے، کہ قلیل کو اعتبار میں نہیں لاتے، اور جاننا چاہیئے، کہ اس توجیہ پر تقدم زمانی بھی ظاہر ہے، بہر حال گسستن و پیوستن کا مظہر ہونا چاہیئے، کہ مرتبۂ ولایت انہی دو مرتبوں سے وابستہ ہے، مرتبہ اول سیر الی اللہ سے وابستہ ہے، اور دوسرا مرتبہ سیر فی اللہ سے، اور ان دونوں سیروں کے مجموعہ سے درجوں کے اختلاف کے موافق مرتبہ ولایت اور کمال تک پہونچ جاتے ہیں ؏

بانگ زد کردم اگر در کس است

مکتوب ۱۴۲

بنام ملا محمدؒ صادق کابلی

جس نے خیال پہونچنے کا کیا وہ نہ پہونچا، اور جس نے اپنے کو بے حاصل جانا وہ واصل ہے، مشائخ کی صورتیں اور ان کی امداد وسیلہ پر خیال نہ کریں، لطایف شیخ مشائخ کی شکل میں ظہور پکڑتے ہیں، توجیہ شیخ کی طرف رہنا چاہیئے، کاروبار دنیاوی میں اختصار کریں

Marfat.com

[illegible]

مکتوب

[illegible]

[illegible]

مکتوب

[illegible]

[illegible]

مکتوب

[illegible]

[illegible]

مکتوب ۱۵۲

بنام شیخ فرید

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت عین اطاعت حق تعالیٰ ہے جو فرق کرے اس کا حال سکر سے خالی نہیں مستقیم الاحوال والے بزرگ خدا ورسول کی اطاعت میں کچھ فرق نہیں کرتے

مکتوب ۱۵۳

بنام شیخ مزمل

اللہ تعالیٰ کی حمد ہے جس نے اپنے طالبون کو اپنی طلب میں بے قرار وبے آرام رکھا ہے، اوراس بے آرامی میں اپنے غیر کے آرام سے نجات بخشی ہے، لیکن غیروں کی غلامی سے پوری پوری خلاصی وآزادی اسوقت حاصل ہوتی ہے، جب کہ فنائی مطلق سے مشرف ہو اور ماسوا ی اللہ کے نقش بالکل دل سے مٹ جائین،

مکتوب ۱۵۴

بنام شیخ مزمل

جو بلا ومصیبت ہے، وہ اپنی خواہشوں کی گرفتاری کی وجہ سے ہے، جب اپنے آپ سے خلاص ہو گیا، تو گویا سوائے حق کے ہر چیز کی گرفتاری سے آزاد ہو گیا، جس طرح از خود گذشتن فرض ہے، در خود رفتن بھی لازم ہے، سیر آفاقی بعد در بعد (دوری) ہے، سیر انفسی قرب در قرب ہے اس مقام میں پہونچنے سے پہلے فکر کرنا منع ہے،

Marfat.com

مکتوب ۱۵۵

بنام شیخ مزمل

حب الوطن من الایمان صحیح خبر ہے، لہذا فقروا الی اللہ میں کوشش کرنا چاہیئے،

مکتوب ۱۵۶

بنام شیخ مزمل

اپنی عمر کو فقرار کی صحبت میں صرف کرنا چاہیئے، اور ان سے محبت رکھنا چاہیئے،

آگاھی نواب مکرم خانصاحب سے بادشاہ عالمگیر صاحب نے دریافت کیا کہ تمہاری عمر کس قدر ہے، تو عرض کیا کہ چار سال ہے، حالانکہ ان کی عمر ۸۰ سال کے قریب تھی، بادشاہ نے اس کی وجہ دریافت کی، تو عرض کیا میں اپنے پیر حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت شریف میں چار سال حاضر رہا، یہی عمر ہے، باقی عمر و بال آخرت ہے، اور یہ شعر پڑھا ع

عمر ہماں بود کہ بایار بسر رفت　　　باقی ہمہ بے حاصلی و بے خبری بود

مکتوب ۱۵۷

بنام حکیم عبدالوہاب

فقرار کی خدمت میں جب حاضر ہو، تو اپنے آپ کو خالی کر کے حاضر ہو تا کہ بھرا ہو کر واپس جائے، اور اپنی مفلسی ظاہر کرنا چاہیئے تا کہ مالدار ہو کر جائے، بیہودہ باتوں کو ترک کرنا اور اچھی باتوں میں مشغول ہونا انسان کے حسن اسلام کی علامت ہے،

Marfat.com

مکتوب ۱۵۸

بنام شیخ حمید بنگالی

مراتب کمال میں استعدادوں کی تفاوت کے موافق تفاوت ہوتا ہے بعض کی رسائی تجلی صفات تک ہے، اور بعض کی تجلی ذات تک،

مکتوب ۱۵۹

بنام شرف الدین حسین بدخشی

جو شخص مرنے سے پہلے نہ مرا مصیبت اسی پر ہے، اور اسی کی ماتم پرسی ہونی چاہیئے آپ کے والد کے انتقال سے سب کو رنج ہونا چاہیئے، کیونکہ باعث خیر تھے، میرے عزیز! مردوں کی صدقہ و دعا استغفار سے مدد کرنا چاہیئے، یہ موت سبق دہندہ زندوں کے لئے ہے ذکر و فکر میں مشغول رہیں، موت کا اعتبار نہیں ہے،

مکتوب ۱۶۰

بنام یار محمد

مشائخ طریقت کے تین گروہ ہیں،

پہلا گروہ اس بات کا قائل ہے، کہ عالم حق تعالیٰ کی ایجاد سے قائم ہے، اور جو کچھ آئین اوصاف و کمال ہیں، یہ سب حق تعالیٰ کی ایجاد سے ہیں، اور اللہ تعالیٰ کی ذات کیسا تھ اوس کو جزئی یا کلی طور پر کوئی نسبت نہیں ہے،

Marfat.com

دوسرے گروہ کا یہ خیال ہے کہ یہ عالم حق تعالیٰ کا ظل ہے، لیکن اس بات کے قائل ہیں، کہ عالم خارج میں موجود ہے، لیکن بطریق ظلیت نہ بطریق اصلیت لیکن وجود حق تعالیٰ کے وجود سے قائم ہے،

تیسرے گروہ کا یہ خیال ہے اور وہ وحدت وجود کا قائل ہے یعنی خارج میں فقط ایک ہی ذات موجود ہے، اور عالم کا خارج میں علمی ثبوت کے سوا ہرگز کوئی ثبوت ثابت نہیں

پہلے گروہ کے لوگ اتم واکمل ہیں، اور ان کی تحقیق قرآن وحدیث کے موافق ہے،

دوسرے گروہ کے لوگ اگرچہ خدا سے جدا کہتے ہیں لیکن اصل سے مثال ظل کے تعلق بیان کرتے ہیں لیکن شریعت اس تعلق اصل وظل کو قبول نہیں کرتی ہے،

تیسرے گروہ والے اشیاء کو ان کے مظہر ہونے کے باعث عین حق جانتے ہیں غیر حق نہیں جانتے،

مکتوب ۱۶۱

بنام ملا صالح بدخشی

منازل سلوک کے طے کرنے سے مقصود ایمان حقیقی کا حاصل ہونا ہے، اور یہ ایمان حقیقی حاصل نہیں ہوتا ہے، مگر فنا و بقاء کے بعد،

مکتوب ۱۶۲

بنام خواجہ محمد صدیق

ماہ رمضان المبارک کی خیرات وبرکات کے بارے میں ہے، اور اسکی تشریح مکتوب ۳ میں مفصل درج ہو چکی ہے،

Marfat.com

مکتوب ۱۶۳

بنام شیخ فرید

[illegible] سلام کے بعد [illegible] کی خدمت میں [illegible] سادات کی توقیر [illegible]

[illegible] قرآن [illegible] ہو گئے تمام سادات کو چاہیئے [illegible]

[illegible] کا یہ مضمون بہت [illegible] ہے

مکتوب ۱۶۴

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] بہت خوب بات

مکتوب ۱۶۵

بنام شیخ فرید

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کمال محبت کی علامت یہ ہے کہ حضورؐ کے دشمنوں کے ساتھ

کمال بغض رکھیں، اور ان کی شریعت کے مخالفوں کے ساتھ عداوت کا اظہار کرنا چاہیئے اور

متبعین شریعت سے نسبت رکھنا چاہیئے کیونکہ دوست کا دوست ہمیشہ دوست ہوا کرتا

Marfat.com

اور دوست کا دشمن ہمیشہ دشمن ہوا کرتا ہے،

مکتوب ۱۶۶

بنام ملا محمد امین

عمر ناپائدار کو ناپائدار سمجھ کر اپنے وقت کو یاد حق میں صرف کرنا، اور غیظ و غضب ترک کر کے اپنے کو مردہ جان کر دل کی درستی میں مشغول رہنا چاہیئے، درستی دل پر درستی عاقبت ہے،

مکتوب ۱۶۷

بنام ہردے رام

یہ مکتوب ہردے رام ہندو کی طرف تحریر فرمایا ہے، ہمارا اور تمہارا، اور تمام جہان کا ایک خدا ہے، اور وہ بیچون و بیچگون ہے، شبہ اور مانند سے منزہ اور شکل و مثال سے مبرہ ہے، در و فرزند اللہ کے حق میں ہونا محال ہے، اتحاد اور حلول کی آمیزش اس شان میں بڑی ہے، اور پوشیدہ اور ظاہر ہونے کا گمان اس جناب پاک کے حق میں قبیح ہے، وہ زمانی نہیں ہے، کیونکہ وہ زمانہ کا بنانے والا ہے، وہ مکانی نہیں ہے، کہ مکان اس کا بنایا ہوا ہے، اس کے وجود کی کوئی ابتدا نہیں، اور اس کے بقا کی کوئی انتہا نہیں، سب قسم کا خیر و کمال اس کی ذات میں ثابت ہے، اور سب قسم کا نقص و زوال اس سے مسلوب ہے، پس عبادت کا مستحق اور پرستش کے لائق وہی حق سبحانہ تعالیٰ ہے، رام و کرشن وغیرہ جو ہندوں کے معبود ہیں، اس کی ادنیٰ مخلوقات میں سے ہیں، اور ماں باپ سے پیدا ہوے ہیں، رام جسرتھ کا بیٹا اور لچھمن کا بھائی، اور سیتا کا خاوند ہے، جب رام اپنی بیوی کو نگاہ نہ رکھ سکا، تو وہ

Marfat.com

پھر دوسروں کی کیا مدد کر سکتا ہے عقل اور دور اندیشی سے کام لینا چاہئے، اور ان کی تقلید پر نہ چلنا چاہئے، رام اور رحمٰن کو ایک جاننا بڑی بے وقوفی کی بات ہے، رام و کرشن کے پیدا ہونے سے پہلے پروردگار عالم کو رام اور کرشن کوئی نہیں کہتا تھا، ان کے پیدا ہونے کے بعد کیا ہو گیا کہ رام و کرشن کے نام کو حق تعالیٰ پر اطلاق کرتے ہیں، اور رام و کرشن کی یاد کو پروردگار کی یاد جانتے ہیں،

ہرگز ہرگز ایسا نہیں ہے، ہمارے پیغمبر علیہم الصلوٰۃ والسلام جو ایک لاکھ چوبیس[۲۴] ہزار کے قریب گذرے ہیں، سب نے خلقت کو خالق کی عبادت کرنے کی ترغیب فرمائی ہے، اور غیر کی عبادت سے منع کیا ہے، اور اپنے آپ کو بندہ اور عاجز جان کر اوس کی ہیبت اور عظمت سے ڈرتے اور کانپتے رہے ہے، اور ہندوؤں کے معبودوں نے خلقت کو اپنی عبادت کی ترغیب دی، اور اپنے آپ کو معبود سمجھا ہے، اگرچہ پروردگار کے قائل ہیں، لیکن اپنے آپ میں اس کا حلول و اتحاد ثابت کیا ہے، اور اسی باعث سے خلق کو اپنی عبادت کی طرف بلاتے ہیں، اور اپنے آپ کو معبود کہلایا ہے، اور بے کھٹکے محرمات میں پڑے ہیں، اس خیال سے کہ معبود کسی چیز سے ممنوع نہیں ہے، اپنی خلق میں جس طرح چاہے تصرف کر سکتا ہے، اس قسم کے بیہودہ اور فاسد خیالات بہت رکھتے ہیں، یہ لوگ خود بھی گمراہ ہو گئے، اور اوروں کو بھی گمراہ کر دیا، برخلاف پیغمبران علیہم الصلوٰۃ والسلام کے کہ انھوں نے جن باتوں سے مخلوق کو منع کیا ہے، اُن سے اپنے آپ کو بھی پورے اور کامل طور پر باز رکھا ہے، اور اپنے آپ کو اور انسانوں کی طرح انسان ہی کہتے رہے ہے، ع

ببیں تفاوت راہ از کجاست تا بکجا

Marfat.com

مکتوب ۱۶۸

بنام خواجہ محمد قاسم

اس طریقہ علیہ کی بلندی سنّت کے التزام اور بدعت کے اجتناب کے باعث ہے اور اسی وجہ سے ان بزرگوں نے ذکر جہر سے پرہیز فرمایا ہے، اور ذکر قلبی کی طرف رہنمائی فرمائی ہے اور سماع ورقص وتواجد جو آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلفاے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانہ میں نہ تھے، ان سے منع کیا ہے،

مکتوب ۱۶۹

بنام شیخ عبدالصمد سلطان پوری

سلوک کے ابتدا اور توسط میں پیر کے آئینہ بغیر مطلوب کو نہیں دیکھ سکتے، اور انتہا میں بغیر وسیلہ پیر کے جمالِ بے حجاب سے مشرف ہو جاتا ہے،

مکتوب ۱۷۰

بنام شیخ نور

جس طرح انسان کو حق تعالیٰ کے اوامر ونواہی کے بجا لانے کے بغیر چارہ نہیں ہے ویسے ہی خلق کے حقوق اور ان کی غم خواری بغیر بھی چارہ نہیں ہے، ان کے ساتھ اچھی طرح رہنا سہنا چاہیئے، اور بد دماغی اور لاپرواہی نہیں چاہیئے،

Marfat.com

مکتوب ۱۷۱

بنام ملا طاہر بدخشی

ہم فقراء پر جو لازم ہے وہ یہ ہے، کہ ہمیشہ ذلیل و محتاج اور عاجز اور روتے رہیں اور اور حدود شرعی کے پابند رہیں، اور اپنے باطنوں کو خالص اور ظاہر کو سلامت رکھیں، اور اپنے عیبوں کو دیکھتے رہیں، اور گناہوں کے غلبہ کا مشاہدہ کرتے رہیں، علام الغیوب کے انتقام سے ڈرتے رہیں، اور اپنی نیکیوں کو تھوڑا سمجھیں اگرچہ بہت ہوں، اور اپنی برائیوں کو بہت خیال کریں، اگرچہ تھوڑی ہوں، اور خلقت کی شہرت سے ڈرتے رہیں، اور دنیا کے مال جمع کرنے اور اسکی محبت سے بچتے رہیں، کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ دنیا کی محبت تمام گناہوں کی جڑ ہے، اور دنیا داروں کی صحبت اور ان کی محبت سے بچے،

مکتوب ۱۷۲

بنام شیخ بدیع الدین

شریعت کی ایک صورت یعنی ظاہر اور ایک حقیقت یعنی باطن ہے، اس کی صورت وہ ہے، جو علماء ظاہر بیان کرتے ہیں، اور اس کی حقیقت سے صوفیہ ممتاز ہیں،

مکتوب ۱۷۳

بنام میر محمد نعمان

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم باوجود اس قدر بلند شان ہونے کے بشر تھے اور

Marfat.com

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مکتوب

[illegible]

[illegible]

مکتوب ۱۷۵

[illegible]

[illegible]

مکتوب ۱۷۶

بنام محمد صدیق

فائدے کے کاموں میں مشغول رہنا، اور بے فائدہ باتوں سے بچنا حسن اسلام کا نشان ہے

مکتوب ۱۷۷

بنام جمال الدین حسین بدخشی

اول عقائد اہلسنت والجماعت کے موافق کرنا چاہیے، دوسرے عمل موافق فقہ کرنا

Marfat.com

چاہیئے، تیسرے صوفیاے کبار کے طریقہ کے موافق سلوک اختیار کرنا چاہیئے،

مکتوب ۱۷۸

بنام مرزا مظفر

احسان سب کے ساتھ کرنا اچھا ہے لیکن ہمسایہ کا زیادہ حق ہے،

مکتوب ۱۷۹

بنام میر عبداللہ

جوانی کی عمر کو غنیمت جانکر اتباع سنت اور یاد خدا میں صرف کرنا چاہیئے، اور یہ قیمتی وقت بیہودہ باتوں میں صرف نہ ہونا چاہیئے،

مکتوب ۱۸۰

بنام ابوالقاسم

عزیز میرے، تم نے پیروں کے نام تحقیق کے طور پر دریافت کئے ہیں، جو مولانا خواجگی امکنگی رحمۃ اللہ علیہ و خواجہ احرار رحمۃ اللہ علیہ کے درمیان گذرے ہیں، ہم کو جو کچھ خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ سے پہونچا ہے، یہ ہے، کہ دو بزرگ ہیں ان میں سے ایک حضرت مولینا خواجہ امکنگی رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار یعنی حضرت مولینا درویش محمد رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے مولینا محمد زاہد ہیں رحمۃ اللہ علیہ جو حضرت مولینا محمد درویش کے ماموں ہیں،

Marfat.com

مکتوب ۱۸۱

بنام محمد صادق

جس قدر کمال زیادہ ہوگا، یقین زیادہ ہوگا، اور جس قدر یقین زیادہ ہوگا، کامل زیادہ ہوگا،

مکتوب ۱۸۲

بنام ملا صالح کولابی

خطرات کا آنا کمال ایمان ہے،

آگاهی، مبتدیوں کو خطرات کا آنا نقصان دہ ہے، اور منتہی کو خطرات سے کچھ نقصان نہیں پہونچتا، اسی واسطے صحابہ کے خطرات کمال ایمان کی دلیل ہے،

مکتوب ۱۸۳

بنام ملا معصوم کابلی

دنیا و مافیہا اس لائق نہیں کہ قیمتی عمر خرچ کر کے اسکو حاصل کریں، اگر موت سے پہلے کچھ کام کر لیا جائے، تو بہتر ہے، ورنہ خرابی در خرابی ہے، باطنی سبق کو عزیز جاننا چاہیئے،

مکتوب ۱۸۴

بنام قلیح اللہ

اے عزیز جو بات کل قیامت میں کام آوے گی وہ صاحب شریعت علیہ الصلوٰۃ والسلام

Marfat.com

کی تابعداری ہے، اور جو احوال مواجید، علوم و معارف اشارآت ورموز اگر اس متابعت کے موافق ہوں تو بہتر ہے، اور زہے قسمت، ورنہ سوائے خرابی واستدراج کے کچھ نہیں، اللہ تعالیٰ سنت اور خلفاء راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کی متابعت نصیب کرے،

مکتوب ۱۸۵

بنام منصور عرب

جو کچھ آپ پر اور ہم پر لازم ہے، وہ یہ ہے، کہ دل کو ماسوائے حق کی گرفتاری سے سلامت رکھیں،

مکتوب ۱۸۶

بنام عبدالرحمٰن

فقیر کے نزدیک ہر بدعت بدعتِ سیئہ ہے، بدعت حسن میرے نزدیک کوئی چیز نہیں ہے،

مکتوب ۱۸۷

بنام محمد اشرف کابلی

جو رابطہ بلا تکلف ہے وہ پیر و مرید کی مناسبت کے کامل ہونے کی علامت ہے جو افادہ و استفادہ کا سبب ہے، اور وصول الی اللہ کے لئے رابطہ سے زیادہ اقرب کوئی طریق نہیں ہے، دیکھیں کس دولت مند کو اس سعادت سے مشرف کرتے ہیں، خواجہ احرار قدس سرہ فرماتے ہیں، ع

سایہ رہبر بہ است از ذکر حق

Marfat.com

بہتر کہنا باعتبار نفع کے ہے،

مکتوب ۱۸۸

بنام محمد صدیق بدخشی

مرتبہ قلب میں بعض لطائف کا پوشیدہ رہنا، ان لطائف پر ہی موقوف ہے جن کا متضمن قلب ہے، نہ ان لطائف پر جو قلب کے ماسوا متحقق ہیں،

مکتوب ۱۸۹

بنام شرف الدین حسین بدخشی

فقراء کی یاد باعثِ افادہ و استفادہ ہے، اے فرزند دنیا کمینی کی تروتازگی پر فریفتہ نہ ہونا چاہیئے، اور اس کے بے فائدہ شان و شوکت پر مفتوں نہ ہونا چاہیئے کہ یہ بے مقدار اور بے اعتبار ہے، باطنی سبق کو نعمت حق جانکر مشغول رہیں،

مکتوب ۱۹۰

بنام میر محمد نعمان

سب بنی آدم کی سعادت خلاصی، اور نجات اپنے مولا کی یاد میں ہے، جہاں تک ہو سکے، سب وقت کو یاد مولا میں صرف کرنا چاہیئے، اور ایک لحظہ بھی غفلت نہ کرنا چاہیئے، اور اگر پیر کی صورت بے تکلف وقت ذکر کے ظاہر ہو تو اسکو بھی قلب کی طرف لیجانا چاہیئے، پیر وہ شخص ہے جس سے تو خدائے پاک کی طرف پہونچنے کا رستہ سیکھے، اور اس رستہ میں تو اُس سے مدد و اعانت حاصل کرے،

Marfat.com

مکتوب ۱۹۱

بنام خانخانان

ہمیشہ کی سعادت اور دائمی نجات حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی متابعت پر منحصر ہے،
ہزار ہا سال تک مجاہدہ اور ریاضت شدیدہ کیجئے لیکن وہ ان بزرگواروں کے موافق نہوں،
جو کے برابر اسکی قیمت نہیں ہے، اور دوپہر کا سونا قیلولہ جو سراسر غفلت ہے، اس کے مقابلہ میں
سب ریاضتیں ہیچ ہیں، بلکہ سب ریاضتیں خلاف سنت مثل سراب کے ہیں،

مکتوب ۱۹۲

بنام شیخ بدیع الدین

میں ایسے مقام میں پہونچا، جو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے مقام سے بالاتر ہے،
یہ ترقی جزئی ہے نہ کلی، اور فضیلت جزئی سے کلی فضیلت حاصل نہیں ہوتی، اور اس مقام میں
سیر واقع ہوئی، نہ قیام، علاوہ اس کے بزرگوں نے تجویز فرمایا ہے، کہ جزئیات میں سے کسی جزئی
میں نبی کے سوا کسی اور کو نبی پر فضیلت ثابت ہو جائے، تو کچھ ڈر نہیں، بلکہ ایسا ہونا واقع ہے
جیسے شہدا کے بارے میں ایسی ایسی زیادتیاں واقع ہوئی ہیں، کہ جو انبیا علیہم الصلاۃ والسلام
میں نہیں ہیں، لیکن باوجود اس کے کلی فضیلت نبی کے لئے ہے، علیہ الصلوٰۃ والسلام، اس لحاظ
سے اگر نبی کے سوا غیر کی سیر ان جزئی کمالات میں واقع ہو جائے، اور اپنے آپ کو اس بلندتر
مقام میں معلوم کرے، تو جائز ہے،

آگاہی یہ مضمون ترقی سیر اثناء سلوک کے حالات میں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

نے حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں لکھا تھا، اس پر کسی نے بطریق استفسار و اعتراض آپ سے دریافت کیا، تو آپ نے اس کا مفصل جواب دیا ہے، میں نے مختصراً مجملاً جواب لکھ دیا ہے، جب آپ کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت خلق اور رہنمائی خلق کے لئے عالی عالی مقام کمالات نبوت وحقیقتِ محمدی وذات وصفات سے آگاہ فرمایا، تو اس مقام کی سیر بھی عطا فرمائی، تو کیا تعجب اور اعتراض کی بات ہے، اعتراض جب ہوسکتا تھا، کہ آپ فرماتے کہ میرا مقام حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے مقام سے بالاتر ہے، آپ تو اس مقام کی سیر فرماتے ہیں، نہ کہ اپنا مقام، مثلاً کسی بادشاہ کے محل اور تخت گاہ میں کوئی فراش پہونچ جائے، اور وہ سب کچھ چیز دیکھے تو اس فراش کے محل میں جانے یا دیکھنے سے یہ نہیں کر سکتے کہ اس فراش کا مرتبہ بھی مثل بادشاہ کے ہو گیا ہے (اور اسکے متعلق خود شیخ رح کا جواب مکتوب نمبر ۲۰۲ میں دیکھو)

مکتوب ۱۹۳

بنام شیخ فرید

عقائد اور عمل علماے اہل سنت والجماعت کے موافق چاہئے کہ وہ علوم نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اخذ کیا گیا ہے، حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے، کہ اگر تمام احوال ومواجید ہمیں دیدیں، اور حقیقت کو اہل سنت والجماعت کے عقائد کیساتھ آراستہ نہ کریں تو سوائے خرابی کے ہم کچھ نہیں جانتے، جہاں تک ہو سکے احکامِ شریعت کے اجرا میں کوشاں رہیں، ہزار ہا عبادتوں سے بہتر ہے، حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اصحابؓ کو مخاطب کرکے فرمایا کہ تم ایسے زمانہ میں موجود ہو کہ اگر اوامر ونواہی میں سے دسویں حصہ کو ترک کرو تو ہلاک ہو جاؤ، اور تمہارے بعد ایسے لوگ آئیں گے، کہ اوامر ونواہی میں سے دسویں حصہ کو بجالائیں گے، تو خلاصی پائیں گے، اب یہ وقت وہی وقت ہے، اور یہ آدمی وہی آدمی ہیں،

Marfat.com

مکتوب ۱۹۴

بنام صدرجہان

دین کے احکام کا اجرا اور کفر کے مٹانے میں کوشش کریں، خدا جزا دے گا، اور عالم حقانی کے انتخاب میں جلدی کریں، کیونکہ بھلائی اور برائی دونوں عالم کے وجود پر وابستہ ہیں، اگر عالم عالم حقانی ہے، تو خلق میں خیر پیدا ہو گی ورنہ اس کے خلاف،

مکتوب ۱۹۵

بنام صدرجہاں

جب بادشاہ اور روسا، اور وزرا، دین کے پھیلانے اور سنتِ نبویؐ کے اجرا میں کوشش نہ کریں، تو عام لوگ کیا کریں گے،

آنچہ از من گم شدہ گر از سلیماں گم شدے ہم سلیمان ہم پری ہم اہرمن بگریستے

مکتوب ۱۹۶

بنام منصور عرب

یہ راستہ جس کے طے کرنے کے ہم درپے ہیں، سات قدم ہے، دو عالم خلق کے اور پانچ عالم امر کے بعض نے جو دو قدم کہا ہے اس سے ان کی مراد اختصار ہے ایک عالم خلق اور ایک عالم امر، سالک ان سات قدموں میں سے ہر ایک قدم پر اپنے سے دور اور حق سے قریب ہوتا جاتا ہے، اس کے بعد فنا و بقا سے مشرف ہوتا ہے،

Marfat.com

مکتوب ۱۹۷

بنام محمود

سعادت مند وہ شخص ہے جس کا دل دنیا سے سرد ہوگیا، اور حق تعالیٰ کی محبت گرمی سے گرم ہوگیا، دنیا کی محبت تمام گناہوں کی جڑ ہے، اور اس کا ترک کرنا تمام عبادتوں کا سردار ہے

مکتوب ۱۹۸

بنام خانخانان

دنیا داروں سے فقرا کو محبت ہونا مشکل ہے، کیونکہ اگر فقرا اپنے حسن خلق سے کسی دنیا دار کو سفارشاً یا نصیحتہً کچھ لکھتے ہیں، تو دنیا دار اس کو اپنی بدظنی سے فقرا کو طامع اور حاجت مند خیال کرکے خسارت میں پڑتے ہیں، اور اگر استغنا اور لاپرواہی سے کہ جو فقرا کو چاہیئے، پیش آتے ہیں، تو اس کو بدخلقی اور تکبر جانتے ہیں،

مکتوب ۱۹۹

بنام ملا محمد امین کابلی

تمھاری ترقی اور درد پیدا کرنے کے لئے مولینا محمد صدیق کو بھیجا گیا ہے تاکہ آپ کو ذکر ت میں مشغول کریں،

مکتوب ۲۰۰

بنام ملا شکیبی اصفہانی

بعض لوگ بلا رہبر کے مطلوب تک پہونچے ہیں، ان میں سے جو اجتبا اور صفت مرا

Marfat.com

میں حصہ رکھتے تھے، وہ کامیاب ہوئے، اور حق تعالیٰ نے ان کی دستگیری کی، اور جو لوگ صفت مرادیت اور اجتبا میں حصہ نہ رکھتے تھے، وہ مطلب تک نہ پہونچے، اور نفس شیطان نے ان کو دھوکے دیئے،

مکتوب ۲۰۱

بنام کوچک بیگ حصاری

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہے، کہ تمام علوم بسم اللہ کے با میں ہیں، بلکہ اس لفظ با کے نقطہ میں ہیں،

مکتوب ۲۰۲

بنام مرزا فتح اللہ خان

جو شخص اپنے کو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے بہتر جانے، اوس کا حال دو امر سے خالی نہیں، یا تو زندیق ہے یا جاہل ہے، جو شخص حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے افضل جانے، وہ گروہ اہل سنت والجماعت سے نکل جاتا ہے، پھر اس شخص کا کیا حال ہو جو اپنے آپ کو افضل جانے، اور اس گروہ میں یہ بات مقرر ہے، کہ اگر کوئی سالک اپنے آپکو خسیس کتے سے بہتر جانے، تو وہ ان بزرگواروں کے کمالات سے محروم ہے،

مکتوب ۲۰۳

بنام ملا حسینی

حدیث شریف میں آیا ہے کہ چند فرشتے ایسے ہیں، جو ذکر کرنے والوں کو ڈھونڈتے پھرتے ہیں، جس جگہ ذکر کرنے والوں کو پاتے ہیں، تو وہ اور فرشتوں کو ذکر سننے کے لئے پکارتے

Marfat.com

ہین، اور پھر بعد ذکر سننے کے جناب باری میں حاضر ہوتے ہین، یہ حدیث شریف بلے مضمون کی ہے، خلاصہ یہ کہ خدا ذکر سننے والون کو اور جو راستہ چلتے کھڑے ہو جاتے ہیں ان کو بھی بخشدیتا ہے، اللہ تعالیٰ اولیاء اللہ کے دوستون کو بدبخت نہیں کرتا،

مکتوب ۲۰۴

بنام میر محمد نعمان بدخشی

جناب میر محمد نعمان اہل خسران کی پریشان باتون سے رنجیدہ نہوں، قُلْ کُلٌّ یَّعْمَلُ عَلٰی شَاکِلَتِہٖ ہرایک اپنی طرز پر کام کرتا ہے، دروغ گو کبھی فروغ نہیں پاتا،

مکتوب ۲۰۵

بنام محمد اشرف کابلی

اللہ تعالیٰ اپنے رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنّت کی پیروی نصیب کرے کیونکہ اصلی مقصود اور صدیقین کی دلی آرزو یہی ہے،

مکتوب ۲۰۶

بنام ملا عبد الغفور سمرقندی

آدمی کو چرب اور لذیذ کھانوں کے لئے اور نفیس و عجیب کپڑون کے پہننے کے لئے دنیا میں نہیں لائے ہیں، اور عیش و عشرت کھیل کود کے لئے پیدا نہیں کیا ہے، بلکہ انسان کے پیدا کرنے سے مقصود اسکی ذلت انکسار، عجز، محتاجی ہے، جو بندگی کی حقیقت ہے لیکن انکسار ذلت

Marfat.com

وغیرہ شریعت کی تحت میں ہو، نہ غیر مذاہب کے مجاہدہ اور ریاضتیں، جو نامقبول ہیں،

مکتوب ۲۰۷

بنام مرزا حسام الدین احمد

قرب جسدی (جسم) بڑا اثر رکھتی ہے یعنی صحبت مرد کامل، اسی واسطے صحابہؓ کے مرتبہ کو کوئی نہیں پہونچ سکتا،

مکتوب ۲۰۸

بنام میاں محمد صادق

سالک کبھی اپنے کو انبیاء علیہم السلام کے مقام مین دیکھتا ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ مبدء انبیاء علیہم السلام اسماء صفات ہے، اور ترقی ان کی بہت بالاتر ہے، ان کے مقام ترقی تک سالک نہیں پہونچ سکتا، اسی مقام کو انتہا سمجھکر یہ جانتا ہے، کہ مجکو ترقی مقام حضرات انبیاء علیہم السلام تک ہوگئی، اور ولی کو ترقی بطور ظل کی وہاں ہوتی ہے، اور وہ اصل سمجھ جاتا ہے، ورنہ حقیقۃً حضرات انبیاء علیہم السلام کا مقام ترقی بہت بالاتر ہے، جب کوئی ولی صحابہؓ کی ولایت کو حقیقۃً حاصل نہیں کر سکتا، تو مقام حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو کیسے حاصل کر سکتا ہے، ہاں کثرت عشق ومحبت خدا میں عروج ہوتا ہے، اور وہ عشق حق بلندی پر پہونچ جاتا ہے لیکن نزول میں وہی دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی رہ جاتا ہے،

مکتوب ۲۰۹

بنام محمد نعمان بدخشی

حقیقت انسان تعین اسماء الٰہی ہے، اور تعین انسانی امکانی اس تعین اسماء الٰہی کا ظل ہے

Marfat.com

اور وہ اسم الٰہی اس انسان کا رب ہے، اور انسان کے وجود اور توابع وجود کے فیوض کا مبدء ہے، اکثر اولیا ظل اسمائے سے مشرف ہیں، بہت کم اولیا ایسے ہیں، جو ظل سے ترقی کر کے اسمار تک پہنچے ہیں، اور اسی لحاظ ترقی سے اولیا، پر اولیا، کو فضیلت ہے، حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم تمام عالم خلق اور عالم امر سے مرکب ہیں، حضورؐ کے عالم خلق کی پرورش کرنے والا شان العلیم ہے، اور عالم امر کی تربیت کرنے والی حقیقت اسم ہے، حقیقت محمدی شانُ العلیم سے مراد ہے، اور حقیقت احمدی معنی اور کنایہ ہے، حضور کی نبوت قبل وجود حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام بحیثیت حقیقت احمدیؐ کے تھی جس کا تعلق عالم امر سے ہے، اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام چونکہ تعلق عالم امر سے زیادہ رکھتے ہیں، اسی واسطے حضورؐ کی تشریف آوری کی خوش خبری اسم احمدؐ کے ساتھ دی ہے، اس جہان میں حضورؐ کی عنصری پیدایش کو حضورؐ کی ملکی پیدایش پر غالب کیا ہے، تاکہ مخلوقات کے ساتھ جن میں بشریت زیادہ غالب ہے، وہ حضورؐ سے بوجہ مناسب بشری زیادہ فائدہ حاصل کریں، اسی واسطے اللہ تعالیٰ نے حضورؐ کو اپنی صفات بشری کے اظہار کی تاکید فرمائی ہے قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ یُوحیٰ اِلَیَّ وجود عنصری سے رحلت فرمانے کے بعد حضورؐ کی صفات بشری سے صفات ملکی غالب ہو گئیں اور مناسبت بشری کم ہو گئی، اور دعوت کی نورانیت میں تفاوت پیدا ہو گیا، اسی واسطے بعض اصحابؓ کرام فرماتے ہیں، کہ ہم حضورؐ کے دفنانے سے فارغ نہ ہوئے تھے، کہ ہم نے اپنے دلوں میں تفاوت پایا، اب حضورؐ کے لطائف عالم امر نے لطائف عالم خلق کو اپنے رنگ میں ہم رنگ کر لیا اور حقیقت محمدیؐ حقیقت احمدیؐ سے ملحق ہو گئی، اس جگہ حقیقت محمدیؐ و حقیقت احمدیؐ عالم خلق و عالم امر سے مراد تعین امکانی ہے، نہ تعین وجوبی تعین امکانی تعین وجوبی کا ظل ہے،

(آگاهی- تعین وجوبی اسمار و صفات حضرت حق تعالیٰ سے مراد ہے، اور تعین امکانی عالم خلق اور ظل اسمار صفات باری سے ادہے حضورؐ کی ذات پر لفظ خلق کا وارد ہو چکا ہے، اور

Marfat.com

ذات اور اسماء وصفات خدا لفظ خلق سے پاک اور ہر حدوث سے منزہ و مبرا ہے، بایں وجہ الحاق حقیقتِ محمدی وحقیقتِ احمدی کا ہونا ممکن ہے لیکن ذات وصفات حق سے الحاق ناممکن اور محال ہے، کیونکہ قدیم اور حادث جمع نہیں ہو سکتے، حقیقتِ محمدیؐ سے مراد کمالاتِ جسدِ اطہر سے ہے، اور حقیقتِ احمدیؐ سے مراد حضورؐ کی روحِ اقدس سے ہے،

جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے، تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دین کی پیروی کریں گے، اور دینِ محمدیؐ کو تقویت دیں گے، گذشتہ شریعتوں کا بھی یہی حال تھا کہ پیغمبرانِ اولو العزم کے رحلت فرمانے کے بعد قریب ہزار سال تک انبیائے کرام اور رسل عظام مبعوث ہوتے تھے، جو پیغمبرانِ اولو العزم کی شریعت کو تقویت دیتے تھے، اور ان کے کلمہ کو بلند کرتے تھے، اور جب پیغمبرانِ اولو العزم کا دور ختم ہو جاتا تھا، تو دوسرا پیغمبر اولو العزم مبعوث ہو جاتا تھا، اور اپنی نئی شریعت ظاہر کرتا تھا، اور چونکہ حضورؐ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام خاتم الرسل ہیں، اور آپ کی شریعت نسخ اور تبدل سے محفوظ ہے، اسلئے حضورؐ کی امت کے علماء کو بجائے انبیاء علیہم السلام کے قرار دیکر شریعت کی تائید اور تقویت کا کام ان کے سپرد کیا گیا ہو، بلکہ ایک پیغمبر اولو العزم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حضورؐ کا تابعدار بنا کر حضورؐ کی شریعت کو ترقی عطا فرمائی ہے،

اور یہ بھی معلوم ہو کہ حضورؐ کی رحلت فرمانیکے ہزار سال بعد جو اولیاء ہوں گے، اگرچہ تھوڑے ہوں لیکن اکمل ہوں گے، تا کہ شریعت کی اتباع اور تقویت پوری طور سے کر سکیں،

اس الف ثانی کے اولیاء کے کمالات اصحاب کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مانند ہوں گے اگرچہ حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بعد بزرگی اور فضیلت حضرات اصحاب کرامؓ کے لئے ہے لیکن یہ مناسب نہیں کہ کمال مشابہت سے ایک کو دوسرے پر فضیلت دیکیں،

حضورؐ نے ارشاد فرمایا ہے "میں نہیں جانتا کہ اول زمانہ کے لوگ اچھے ہوں، یا آخر زمانہ کے"

Marfat.com

(آگاہی۔ صحابہؓ اور تابعینؒ اور تبع تابعینؒ کی بزرگی حضورؐ نے فرمادی ہے، لیکن اس کے بعد کسی امام طریقت کو کسی دوسرے امام یا اولیا متقدمین یا متاخرین پر تقدم و تاخر کرنا اعلیٰ ادنیٰ بنانا انصاف اور عقل سے بعید ہے، خدا کے علم میں نہ معلوم کون افضل ہے اور کون کمتر، پھر ہم خدا کے گھر کا فیصلہ کرنے والے کون، اگر کوئی فیصلہ کرے بھی تو سوائے کذب کے کیا کہا جائیگا، ہاں حضرت مہدیؓ زمانہ آخر میں آویں گے، اور وہ بالعقائد اولیا رسے افضل ہیں، لیکن اصحابؓ کا زمانہ تمام طرح سے بہتر ہے، کہ اسکی نسبت گفتگو کرنا فضول ہے، کعبۂ ربانی کی حقیقت، حقیقتِ محمدی کی مسجود ہے، کعبۂ ربانی کی حقیقت بعینہٖ حقیقتِ احمدی ہے کہ حقیقتِ محمدی حقیقتِ احمدی کا ظل ہے، کعبۃ اللہ بعض اولیاء اللہ کے لئے آتا ہے، اور برکات حاصل کرتا ہے، یہ کوئی تعجب کی بات نہیں،)

(۲ آگاہی۔ خانہ کعبہ میں تجلی ذات کا ظہور ہے، اور قلبِ انسان میں ذاتِ حق کا ظہور ہے حضرات انبیاء اولوالعزم علیہم السلام کی فضیلت جو بعض نے ایک کی دوسرے پر دی ہے وہ کشفاً دی ہے، اور چونکہ ان کے افضل و کمتر ہونیکی بابت کوئی دلیل شرعی نہیں ہے، اس لئے میں استغفار کرتا ہوں،)

پیری مریدی کی دوکان کھولنا مقصود نہیں، بلکہ رضائے حق مقصود ہے، پیر کو چاہئے کہ مریدوں کی نگاہ میں ہر وقت خلا ملا رکھکر بے وقار نہ بنائے،

مکتوب ۲۱

بنام ملا شکیبی اصفہانی

آپنے لکھا کہ اس حکایت کا اصل معاملہ کیا ہے، جو نفحات میں ابن السکینہ قدس سرہ کے

Marfat.com

مرید کی نسبت مذکور ہے، کہ ایک دن دریائے دجلہ پر غسل کے لئے غوطہ لگایا، اور سر دریائے نیل میں جانکلا، اور مصر میں چلا گیا، اور وہاں شادی کی اور اس عورت سے بیٹے پیدا ہوئے اور سات سال تک مصر میں مقیم رہا، اتفاقاً پھر ایک دن غسل کے لئے دریائے نیل میں غوطہ لگایا، تو سر دریائے دجلہ میں جانکلا، دیکھا کہ اس کے کپڑے جو دریائے دجلہ کے کنارے پر رکھے تھے، بدستور موجود ہیں، ان کپڑوں کو پہنکر گھر آیا، تو اس کی اہلیہ نے کہا جو کھانا آپ نے مہمانوں کے لئے پکوایا ہے تیار ہے، جواب میرے مخدوم اس حکایت کا اشکال اس وجہ سے نہیں ہے، کہ برسوں کا کام ایک گھڑی میں کیسے میسر ہو گیا، اس قسم کے معاملات بہت سے واقع ہوتے ہیں، حضرت رسالت خاتمیت صلی اللہ علیہ وسلم شب معراج میں عروج کے مرتبے طے کرنے اور وصول کی منزلیں قطع کرنے کے بعد جو کئی ہزار برسوں میں طے ہوسکیں، جب اپنے دولت خانہ میں واپس تشریف لائے تو دیکھا کہ بستر خواب ابھی گرم ہے، اور لوٹے میں پانی وضو کا ابھی تک ہل رہا ہے اسکی وجہ وہی بات ہے، جو اس حکایت کے نقل کرنے کے بعد نفحات میں مذکور ہے،

یہ بات بسط زماں کی قسم سے ہے، فقیر کے نزدیک یہ حالت بیداری کی نہیں ہے، بلکہ خواب کی قسم سے ہے آگاہی یہ ارشاد حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ بالکل درست ہے یہ حالت مجھ ہدایت علی پر گذری ہے، ایک شب تھوڑے عرصہ میں بحالت خواب میں نے دیکھا کہ حضرت مرزا جانجاناں شہید رحمۃ اللہ علیہ نے میرے دونوں ہاتھ اپنے مبارک ہاتھوں میں پکڑ کر سات دن سات رات برابر مجھ کو توجہ دی، اور آفتاب برابر سات روز تک طلوع اور غروب وقت معینہ پر بارہ گھنٹے کے بعد ہوتا رہا حقیقتِ حال کو اللہ ہی خوب جانتا ہے،

میرے مخدوم زندگی چند روزہ ہے، اور بہت گئی تھوڑی رہی، اس تھوڑی کو یاد خدا میں صرف کریں، عالم آخرت کی دائمی راحت تکلیف سے ہے، روز قیامت قریب ہے، کس منہ

خدا کے سامنے جائیں گے، اور کیا حیلہ پیش کریں گے،

آگاھی۔ یہ حالات اس قسم کے ہیں، جو ہر شخص بلا حال نہیں سمجھ سکتا، اولیا اللہ کو جیسے طے ارض وطے لسانی اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے، ایسے ہی طے زمان بھی ہوتا ہے، اس کی مثال عام مومنین کے لئے حالت خواب ہے، کہ تھوڑے سے عرصۂ خواب میں سفر حرمین شریفین اور زیارت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے مشرف ہوتے ہیں،

مکتوب ۲۱۱

بنام یار محمد قدیم

کسی کا سوال ہے، کہ مولوی علیہ الرحمۃ نے جو کہا ہے کہ وہ نازنین جو میرے بغل میں تھا وُہ حق تعالیٰ تھا، آیا اس قسم کی باتیں کہنا جائز ہیں، جواب جاننا چاہیئے، کہ اس قسم کی باتیں اس راہ میں بہت سی واقع ہوتی ہیں، اور زبان پر آتی ہیں، اس قسم کا معاملہ تجلّی صوری کا ہے، کہ سالک دیوانہ اس کو عین سمجھ کر تسکین پاتا ہے، اور خواجہ یوسف ہمدانی نے فرمایا ہے کہ ایسی باتوں سے راہ سلوک کے بچوں کی پرورش کرتے ہیں،

مکتوب ۲۱۲

بنام محمد صدیق بدخشی

صاحب تصرف پیر مرید کی استعداد سے زیادہ پہونچا سکتا ہے، لطیفہ اخفیٰ اگرچہ لطیفہ الطف ہے لیکن تعلق اس کا ممکنات سے ہے، اس لئے اس میں نفس اپنی مثل اس کو سمجھتا ہے، اور حق تعالیٰ کو حاضر وناظر جانکر عبادت کرنا داخل بے ادبی ہے،

Marfat.com

مکتوب ۲۱۳

بنام شیخ فرید

میاں شیخ فرید صاحب فقیر آپ کے احسان کا بدلہ کس احسان سے ادا کرے، آپ کی محبت اور احسان مجبور کرتے ہیں، کہ کچھ نصیحت کی باتیں آپ کی خدمت میں لکھوں،

مکتوب ۲۱۴

بنام خانخانان

اللہ تعالےٰ نے دنیا کو آخرت کی کھیتی بنایا ہے، وہ شخص بڑا بدنصیب ہے، کہ جو بیج کو ضائع کرو ے، اور ایک دانہ سے سات سَو دانہ نہ بنائے، اور اس دن کے لئے کہ بھائی بھائی سے بھاگیگا اور ماں بیٹے کی خبر نہ لے گی، ایسے شخص کو خسارہ اور ندامت حاصل ہونے کے سوا کچھ حاصل نہ ہوگا، اور نیک بخت وہ ہے، جو عمر کو غنیمت جانکر یادِ خدا میں صرف کرے، کفار کو عذاب ہمیشہ کا ہے، اور وہ شخص جو تمام احکامِ شرعیہ کو اپنی عقل کے مطابق کرنا چاہے اور عقلی دلائل کے برابر کرنا چاہے، وہ شانِ نبوت کا منکر ہے، اس کے ساتھ کلام کرنا بے وقوفی ہے،

مکتوب ۲۱۵

بنام مرزا داراب

اے فرزند دنیا دار اور دولت مند بڑی بلا میں گرفتار ہیں، اور ابتلاے عظیم میں مبتلا ہیں، کیونکہ دنیا مبغوضہ حق ہے، مردار ہے، اور ان کی نظروں میں آراستہ و پیراستہ ظاہر کیا ہے

Marfat.com

جیسے زہر کو شکر میں ملادیں، اس کی برائی حضرات انبیاء علیہم السلام کی زبان مبارک سے خوب ظاہر ہو چکی ہے، اس پر بھی اس کو کوئی دوست رکھے تو وہ بہت بڑا احمق اور نادان ہے، غفلت کی روئی کانوں سے نکالو ورنہ بروز حشر سوائے حسرت و افسوس ندامت کے کچھ ہاتھ نہ آئیگا۔

مکتوب ۲۱۶

بنام مرزا حسام الدین احمد

عام لوگوں کی نظر خوارق عادات پر لگی ہوئی ہے، ولایت فنا و بقا سے مراد ہے، خوارق اور کشف خواہ کسی سے زیادہ ظاہر ہوں یا کم، یہ نہیں ہے کہ جس سے زیادہ کرامت ظاہر ہوں اوس کی ولایت قوی ہے، بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ بعض سے کرامتیں کم ظاہر ہوتی ہیں اور ولایت اکمل ہوتی ہے، خوارق عادات اس سے زیادہ ظاہر ہوتی ہیں، کہ عروج میں اعلیٰ ہو اور نزول اوس کو کم ہو، حضرت شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے اس قدر کرامتیں ظاہر ہوئی ہیں کہ اور اولیاء اللہ سے ایسی نہیں ہوئیں، اس کا سبب یہ ہے کہ آپ کو عروج نہایت درجہ کا ہے، اور نزول لطیفہ روح تک ہوا ہے، جو عالم اسباب سے بالاتر ہے، حضرت حسن بصری اور حبیب عجمی ایک دریا کے اوپر پہونچے اور دونوں کا مقصد دریا کے پار جانا تھا، حبیب عجمی بلا اسباب یعنی بلا کشتی پانی پر چلے گئے، اور حسن بصری کشتی کے منتظر رہے، اور حبیب عجمی کو فرمایا برو کہ تو علم نداری، حالانکہ حضرت حسن بصری حبیب عجمی سے افضل ہیں، پورا نزول نہ ہونے سے صرف نگاہ مسبب پر رہتی ہے، اور اسباب پر نہیں ہوتی، اور خدا اس کے ارادہ کے موافق اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ پیش آتا ہے، اور جو کمال نزول میں آجاتے ہیں، ان کا معاملہ مسبب کے اسباب سے زیادہ تعلق رکھتا ہے بعض اولیاء کو ان کی کرامت سے خود خبر نہیں ہوتی، اور حق

Marfat.com

تعالیٰ ان کی مثالیہ صورتون کو متعدد مکانون میں دور دراز مقامون پر ظاہر کر کے اون صورتون سے ایسے عجیب و غریب کام ظہور مین لاتے ہیں، کہ عقل حیران ہے، لیکن خود کو اطلاع نہیں ہوتی،

مکتوب ۲۱۷

بنام ملا طاہر بدخشی

باطنی نسبت جسقدر جہالت کی طرف جائے، اسی قدر زیبا ہے، اور جسقدر حیرت تک پہنچے اسی قدر بہتر ہے، کیونکہ مکشوفات اسما و صفات درمیانی راستہ میں ہین، کشف و الہام مین غلطی ہونا ممکن ہے، جو بات قابلِ اعتبار اور لائق قبول ہے، وہ کتاب اللہ و حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، جو کشف و الہام اس کسوٹی قرآن و حدیث پر کھرا ہے، وہ کھرا ہے، اور جو کھوٹا ہے وہ کھوٹا ہے،

مکتوب ۲۱۸

بنام ملا داؤد

باطنی سبق میں مشغول رہین، اور طریقہ حضرات خواجگان پر مستقل رہیں، اور پیر کے آداب کو مدنظر رکھیں، اور ان بزرگوارون کی رضامندی کو خدا کی رضامندی کا وسیلہ بنائیں،

مکتوب ۲۱۹

بنام مرزا ایرج

آدمی کو جو امراض اوس کے اعضا میں پیدا ہوتے ہیں، اس کے دور کرنے مین کوشش کرتا ہے، اور جو امراض قلبی لاحق ہیں، ان کا علاج نہیں کرتا، حالانکہ امراض قلبی اس کی راحت

Marfat.com

ابدی کو تباہ و برباد کرنے والے ہیں، اسی طرح عقل معاد امراض جسمانی کو کچھ نہیں سمجھتی، عقل معاش کی نظر کوتاہ ہے، اور عقل معاد کی نظر تیز ہے، عقل معاد حضرات انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کے نصیب ہے، اور عقل معاش دنیا داروں کے نصیب ہے، ظاہری مرض میں قویٰ اور اعضا کی کمزوری ہے، اور مرض باطنی میں یقین کی اور ایمان کی کمی ہے،

مکتوب ۲۲

بنام شیخ محمد بنگالی

اس غیب الغیب یعنی سلوک کا راستہ اندھا دھن ہے، اس میں سالکوں کے قدم بہت پھسلتے ہیں، آپ اعتقادات اور عملیات میں احکامِ شریعت کو مدِ نظر رکھیں، فقیر کی بھی یہی نصیحت ہے اس میں غفلت نہ ہونا چاہیئے، کبھی سالک اپنے کو دوسروں سے بلند جگہ پر پاتا ہے، یہانتک کہ کبھی انبیا علیہم السلام سے بھی زیادہ عروج میں پاتا ہے، حالانکہ حضرات انبیا علیہم السلام کی بزرگی بالاجماع ثابت ہے، اور وجہ اس کی یہ ہے کہ جو مبدا انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کا اسمار وصفات ہیں سالک اون کو دیکھتا ہے، اور ان کے عروج جو پاک ذات تک بلا پردہ صفات ہیں، ان کو نہیں دیکھتا، او راسی طرح اولیا متقدمین جو خلق میں مانے ہوئے ہیں، اور یہی اس کے کشف کے خلاف اوس سے افضل ہوتے ہیں، اسی طرح بعض اولیا یہ خیال کرتے ہیں، کہ ہم کو بلا توسل برزخ کبریٰ میں تقرب حق حاصل ہوا ہے، یہ بھی غلطی کشف ہے،

ایک روز ایک بزرگ کے مزار پر گذر ہوا اور ایک معاملہ میں اون کی روح کو مددگار بنایا، اللہ تعالیٰ نے اس معاملہ کی حقیقت کو منکشف کردیا،

آگاہی۔ برزخ کبریٰ سے مراد حقیقتِ محمدیؐ ہے،

Marfat.com

مکتوب ۲۲۱

بنام سید حسین مانک پوری

طریقہ نقشبندیہ کے سر حلقہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں جن کا مرتبہ تمام مخلوق میں بعد الانبیاء ہے علیہ الصلوٰۃ والسلام، اور انھوں کی بزرگی بوجہ قوت ایمانی و نسبت باحق تعالیٰ ہے، لہذا یہ بزرگ اپنی نسبت طریقہ نقشبندیہ کو اوروں کے مقابلہ میں ترجیح دیتے ہیں، اور حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ بھی فرماتے ہیں، کہ ہم نہایت کو ابتدا میں درج کرتے ہیں، خلوت در انجمن سے یہ مراد ہے، کہ کل خیالات کو دل سے دور کیا جائے، اور انجمن میں دل خدا کے ساتھ رہے، اور اس طریق میں جذبہ سلوک پر مقدم ہے، اور سیر کی ابتدا، عالم امر سے ہے، اور دوسرے طریقوں میں عالم خلق سے ہے، اور یہاں عالم خلق کی سیر خود بخود طے ہو جاتی ہے حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہٗ نے فرمایا ہے، کہ ہمارا طریق سب طریقوں سے اقرب ہے، اور فرمایا ہے، کہ حق تعالیٰ سے میں نے ایسا طریق طلب کیا ہے، جو بیشک موصل ہے، اور آپ کی یہ التجا قبول ہو گئی ہے، رشحات میں خواجہ عبید اللہ احرار قدس سرہٗ سے منقول ہے، کہ یہ طریقہ کیونکر اقرب اور موصل نہ ہو جب کہ انتہا اسکی ابتدا میں درج ہے، وہ شخص بہت ہی بدنصیب ہے، جو اس طریقہ میں داخل نہ ہو، اور استقامت اختیار نہ کرے، اور بے نصیب چلا جائے، اس طریقہ کے بزرگواروں نے احوال و مواجید کو شریعت کے تابع کیا ہے، احکام شرعیہ کے قیمتی موتیوں کو بچوں کی طرح ذوق وحال کے جوز و مویز کے عوض ہاتھ سے نہیں دیا ہے، سماع و رقص کو پسند نہیں کرتے ہیں، ذکر جہر کی طرف توجہ نہیں کرتے، یہ بزرگوار جیسے نسب کے عطا کرنے پر قادر ہیں، ویسے ہی نسبت کے سلب کرنے کی پوری طاقت رکھتے ہیں، اور اس طریقہ میں زیادہ تر فائدہ اور استفادہ خاموشی

Marfat.com

یمین ہے، ان بزرگوان نے فرمایا ہے جس نے ہماری خاموشی سے فائدہ نہ اٹھایا، وہ بات کرکے کیا فائدہ اٹھا سکتا ہے، اوران بزرگواروں کی توجہ ابتدا ہی سے احدیت مجردہ کی طرف ہے، اور اسم وصفت سے سوائے ذات کے کچھ نہیں چاہتے، اور معلوم ہو کہ اس توجہ کے مناسب اور اس مقام کے موافق خاموشی اور گونگا ہونا لازمی ہے، مَنْ عَرَفَ اللّٰہَ کَلَّ لِسَانُہٗ،

مکتوب ۱۲۲

بنام محمد اشرف کابلی

ایک بزرگ نے فرمایا ہے کہ مرید صادق وہ ہے، کہ جس کے بائیں ہاتھ کا فرشتہ بیس سال تک کوئی گناہ نہ لکھے، اور یہ فقیر پر تقصیر (حضرت مجدد الف ثانیؒ) ذوق ووجدان سے اپنے حق میں معلوم کرتا ہے، کہ کاتب یمین (سیدھا ہاتھ) معلوم نہیں کہ بیس سال کی مدت میں کوئی ایسی نیکی پائے، جو اس کے اعمالنامہ میں درج کرے، خداوند جانتا ہے، کہ فقیر اس بات کو بناوٹ اور تکلف سے نہیں کہتا، اور نیز از روئے ذوق کے معلوم کرتا ہے، کہ کافر فرنگ اس سے کئی درجے بہتر ہے، اور اگر اس کا باعث پوچھیں، تو فقیر جواب سے عاجز نہیں ہے، اور نیز ذوق کے طریق پر اپنے آپ کو برائیوں کا احاطہ کئے ہوئے جانتا ہے، اور جو نیکیاں کہ سرزد ہوتی ہیں، ان کو اپنے کاتب شمال (بایاں ہاتھ) کو لکھنے کا زیادہ مستحق پاتا ہے، اور معلوم کرتا ہے کہ میرا کاتب شمال ہمیشہ اپنے کام میں ہے، اور کاتب یمین معطل وبیکار رہے، رحمت کے سوا اُسے کوئی امید نہیں، اور مغفرت کے سوا کوئی وسیلہ نہیں جانتا،

Marfat.com

مکتوب ۲۲۳

جمال الدین حسین کولادی

خواجہ جمال الدین حسین تم نے کچھ عرصہ سے اپنے حال سے اطلاع نہیں دی، جلد جلد اطلاع دینا چاہئے، مرید کو چاہئے کہ پیر سے اپنا حال وقتاً فوقتاً کہتا رہے،

مکتوب ۲۲۴

بنام میر محمد نعمان بدخشی،

خداوند تعالیٰ اپنے کمال کرم سے رزق دینے کا ذمہ دار بنا ہے اور ہم کو اور آپ کو اس تردد رزق سے فارغ کر دیا ہے، جس قدر آدمی زیادہ ہوں گے، اسی قدر رزق زیادہ آئیگا، جمعیت کے ساتھ حق تعالیٰ کو یاد کرنا چاہئے، اور متعلقین کا فکر حق تعالیٰ کے کرم کے حوالہ کرنا چاہئے،

مکتوب ۲۲۵

بنام ملا محمد طاہر لاہوری

بعض مبتدیوں کو بھی منتہیوں کے حالات کے مشابہ واقعات پیش آتے ہیں، اس میں فرق کرنا بڑا مشکل ہے

مکتوب ۲۲۶

بنام شیخ محمد مودود

اللہ تعالیٰ ہمکو اور تمکو توفیق خیر دے، زندگی کی فرصت بہت تھوڑی ہے، اور ہمیشہ کا عذاب

Marfat.com

[illegible]

مکتوب

[illegible]

[illegible]

مکتوب

[illegible]

[illegible]

Marfat.com

مکتوب ۲۲۹

بنام مرزا حسام الدین احمدؒ

ہمارا طریق وہی حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کا طریق ہے اور ہماری نسبت وہی نسبت ہے۔ اس طریق سے کونسا طریق زیادہ اور بہتر ہے اور اس نسبت سے کونسی نسبت بہتر ہے جس کو فقیر اختیار کرے، شیخ علاؤ الدولہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جس قدر واسطے اور وسیلے زیادہ ہوں، اسی قدر راستہ زیادہ صاف اور نزدیک ہوگا، اور فقیر اس طریق کی ہر بات کو مد نظر رکھ کر عمل کرتا ہے، اور سر مو مخالفت اور نئی بات کو پسند نہیں کرتا، میرے لئے سعادت ہے کہ مخدوم زادوں کی خدمت کروں،

مکتوب ۲۳۰

شیخ یوسف برکی

اللہ تعالیٰ بیچون وبیچگون ہے، جو کچھ کشف وشہود میں آئے وہ غیر خدا ہے، حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ بھی ایسا ہی ارشاد فرماتے ہیں،

مکتوب ۲۳۱

بنام میر محمد نعمان

حصول باوجود بُعد کے متصور ہے، اور وصول متعذر و دشوار ہے، انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام مبدء تعینات اسماء کی کلیات ہیں، اور اولیاء اسکی جزئیات ہیں، جو ان کلیات کے تحت میں مندرج ہیں،

Marfat.com

Marfat.com

مکتوب ۲۳۵

بنام حاجی بیگ

اولیاء اللہ سے محبت رکھنا دنیا اور آخرت کا بہترین سرمایہ ہے،

مکتوب ۲۳۶

شیخ محمد صادق

فرزند عزیز میاں محمد صادق الحمد للہ تم کو ولایت خاصہ محمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ مناسبت پیدا ہو گئی ہے، اور فرزند محمد معصوم بالذات اس دولت کے قابل ہے،

آگاہی - حضرت کے تمام صاحبزادے بفضلہ تعالیٰ جمیع مقامات سے فائز اور سب خلفاء میں سبقت رکھتے ہیں، اس کا بھید محبت پدری اور عطائے حق ہے،

مکتوب ۲۳۷

بنام محمد طالب

سنت نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیروی کرنا چاہیئے اور عقائد کو علمائے اہلِ سنت وجماعت کے موافق درست کرنا چاہیئے اور پھر نقشبندیہ طریق میں داخل ہو کر تزکیہ نفس و تصفیہ قلب کرنا چاہیئے،

مکتوب ۲۳۸

بنام میر محمد نعمان

زیادہ مریدوں کے ہونے سے خیر و برکت کا باعث ہے لیکن ان کے زیادہ ہونے سے عُجب

Marfat.com

وفخر وغیرہ خرابیں نہ پیدا ہوجائیں، اپنے اعمال درست رکھیں کہ مریدوں کی سرگرمی کا باعث ہو، اور ذکر وفکر میں مشغول رہیں تاکہ دوسرے اس سے سبق لیں، ذکر طریقۂ نقشبندیہ تعلیم کریں، چاہے کوئی طریقۂ قادریہ میں داخل ہو۔

مکتوب ۲۳۹

بنام ملا احمد برکی

احوال حاصل ہونے سے یہ مراد ہے، کہ دل سوائے محبت خدا کے غیر کی محبت سے پاک ہوجائے استخارہ ہر کام میں کرنا سنت ہے، ضرور کیا کریں لیکن بعد استخارہ خواب میں یا جگنے میں بھی اس کام کے کرنے یا نہ کرنے کی اطلاع ہوجائے، اور بزرگوں کی ارواح اپنے دوستوں کی مختلف طریقوں سے امداد کرتی ہیں،

مکتوب ۲۴۰

بنام شیخ یوسف برکی

جو کچھ دید وشنید وسمجھ میں آئے غیر حق ہے، جب تک جہالت درجہالت نہ ہو مطلوب سے بُعد (دوری) ہے،

مکتوب ۲۴۱

بنام محمد صالح

بفضلہ تعالیٰ مولینا محمد صدیق ولایت خاصہ سے مشرف ہوئے، اور اسم جزئی سے اسم کلی کیطرف ملحق ہوئے، اپنے احباب طریقہ کے حالات سے اطلاع دیتے رہیں،

Marfat.com

مکتوب ۲۴۲

بنام ملا بدیع الدین

ذکر سے مقصد غفلت کا دور ہونا ہے، بعض کو اسم ذات کا ذکر فائدہ بخش ہوتا ہے، اور بعض کو نفی اثبات ظاہر کو چونکہ باطن سے غفلت ہوئے بغیر چارہ نہیں، اس لئے مبتدی ہو یا منتہی ذکر بغیر چارہ نہیں ہے، ابتدا میں یہ دونوں ذکر متعین ہیں، اور متوسط اور منتہی کو متعین نہیں، متوسط کو تلاوت قرآن کریم اور منتہی کو نماز فائدہ بخش ہے، اسماء وصفات کے ذاکر اگرچہ دائمی ہوں، احدیت مجردہ کی طرف توجہ کرنے والوں کے نزدیک وہ غفلت میں داخل ہے، ذات ورا الورا کی طرف جانا چاہیئے۔

مکتوب ۲۴۳

بنام ملا ایوب

مقصود اوامر پر عامل ہو جانا، اور نواہی سے بچنا ہے، اور دین خالص بلا فنا و بقا کے حاصل نہیں ہوتا، جس طریقہ میں اتباع سنّت زیادہ ہے، وہی اوروں سے بہتر ہے، حضرات نقشبندیہ نے سنت کو مضبوط پکڑا ہے، اور ان کا طریق بمقابلہ اوروں کے اقرب ہے، خواجہ عبد اللہ احرار قدس سرہٗ نے فرمایا ہے، کہ اس طریقہ کے حضرات ہر زراق اور رقاص کے ساتھ مناسبت نہیں رکھتے ہیں۔

حیف باشد شرح او اندر جہاں ہمچو راز عشق باید در نہاں

لیک گفتم وصف او تا رہ برند،
پیش ازاں کز فوت آں حسرت خورند

Marfat.com

مکتوب ۲۴۴

بنام محمد صالح

اگر آپ کا قیام وہاں باعث جمعیت ہے تو ٹھہریں، فقیر بھی حضرت دہلی کی طرف جانیکا ارادہ رکھتا ہے اور یہ مقام میرے فرزند ارشد کو عنایت فرمایا ہے، اور ان کی ولایت میں داخل کیا ہے، فقیر اس جگہ ان کے ولایت میں بطریق مسافروں کے بیٹھا ہے، یہاں سے سب سلام کہتے ہیں،

مکتوب ۲۴۵

بنام محمدؐ صالح

کفر حقیقی کے بعد اسلام حقیقی نصیب ہوتا ہے، کفر حقیقی بوقت فنا ہوتا ہے، اور اسلام حقیقی بوقت بقا نصیب ہوتا ہے،

آگاہی:- اسی واسطے حضرت منصور علیہ الرحمہ نے کہا ہے کَفَرتُ بِدِینِ اللّٰہِ وَالْکُفْرُ لِیْ وَاجِبٌ وَعِنْدَ المُسلمینَ قَبِیحٌ،

مکتوب ۲۴۶

بنام میر محمدؐ نعمان

حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمہ کی رباعیات کی شرح لکھی ہے، اور علما، اور صوفیہ کے درمیان مسئلہ وحدتِ وجود کی تطبیق کی ہے، اور فریقین کی جو نزاع لفظی ہے وہ دور ہوگئی ہے،

Marfat.com

مکتوب ۲۴۷

بنام مرزا حسام الدین احمد

رب کو اس واسطے پہچانا کہ جو ہم نے چاہا نہ ہوا، اور جو اس نے چاہا وہ ہوا،

مکتوب ۲۴۸

بنام مرزا حسام الدین احمدؒ

جو کچھ کسی کو ملا ہے یا ملے، وہ اتباع سنت سے ملا ہے اور ملے گا، اور ولیؒ نبیؑ کے درجہ تک نہیں پہونچ سکتا، حضرات انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام اصل ہیں اور اولیا اون کے ظل ہیں آج کل علوم مثل بہاری بادل کے برس رہے ہیں، اس راز کے محرم میرے فرزند اپنی اپنی استعداد کے موافق ہیں

مکتوب ۲۴۹

بنام مرزا ادب

آخرت کی نجات اور ہمیشہ کی خلاصی حضرت سید اولین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت پر وابستہ ہے، آپ ہی کی متابعت سے حق تعالیٰ کی محبوبیت کے مقام میں پہونچتے ہیں، اور آپ ہی کی متابعت سے تجلّی ذات سے مشرف ہوتے ہیں، اور آپ ہی کی متابعت سے مرتبہ عبدیت میں جو کمال کے مراتب سے اوپر اور مقام محبوبیت کے حاصل ہونے کے بعد ہے سرفراز فرماتے ہیں، اور آپ کے کامل تابعداروں کو بنی اسرائیل کے پیغمبروں کی طرح فرماتے ہیں، اور اولوالعزم پیغمبر آپ کی متابعت کی آرزو کرتے ہیں، اور اگر موسیٰ علیہ السلام آپ کے زمانہ میں زندہ ہوتے، تو آپ ہی کی تابعداری کرتے، اور حضرت عیسیٰ روح اللہ کے نازل ہونے

Marfat.com

اورحضرت حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت کرنے کا قصہ مشہور ومعلوم ہے، آپ کی امت آپ کی متابعت کے سبب خیرالامم ہوئی ہے، اوراس میں سے اکثر اہل جنت ہیں، قیامت کے دن آپ کی تابعداری کے بدولت تمام امتون سے پہلے آپ کے امتی بہشت مین جائین گے، اور ناز ونعمت حاصل کرین گے،

مکتوب ۲۵۰

بنام ملا احمدؒ

آپ کی جو پہلی حالت تھی، وہ وجد وسماع کی طرح تھی، جس کا تعلق جسد سے تھا، اور جو حالت اب حاصل ہوئی ہے، اس میں جسد (جسم) کا کوئی حصہ نہیں ہے، اس کا زیادہ تر تعلق قلب اور روح کے ساتھ ہے، اس معنی کا بیان تفصیل چاہتا ہے، حاصل یہ کہ یہ حالت پہلی حالت سے کئی حصہ بہتر ہے، اور ذوق کا نہ پانا اور خوشی کا دور ہونا، ذوق وخوشی کے پانے سے بہتر ہے، کیونکہ نسبت جسقدر جہالت اور حیرت میں ترقی کرے، اور جسد سے دور تر ہو اسی قدر اصیل ہے، اور مقصود حاصل ہونے کے نزدیک تر ہے اس لئے اس مقام میں عجز وجہل کے سوا کسی اور چیز کی گنجایش نہیں ہے، جہل کو معرفت سے تعبیر کرتے ہیں، اور عجز کا نام ادراک رکھتے ہین، آپ نے لکھا تھا کہ اس نسبت کی وہ تاثیر جو پہلے تھی اب نہیں رہی، ہان تاثیر جسدی نہیں رہی لیکن تاثیر روحی زیادہ تر حاصل ہو گئی ہے، لیکن ہر شخص اس کا ادراک نہیں کر سکتا،

مکتوب ۲۵۱

بنام محمد اشرف

حضرت صدیق وحضرت عمر فاروق رضوان اللہ علیہم کا کمالات نبوت میں قدم غالب ہے، اور

Marfat.com

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مثل برزخ کے کمالات نبوت اور کمالات ولایت میں حصہ رکھتے ہیں، اور
حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ولایت محمدیہ میں قدم غالب ہے، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ فرماتے
ہیں، کہ ہم نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں سب صحابہ سے حضرت صدیقؓ کو بہتر جانتے تھے اور
کیونکر نہ ہوں کہ جنکے حق میں حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ عمرؓ کی تمام عمر کی نیکیوں
سے صدیقؓ کی ایک نیکی بہتر ہے، اور یہ دونوں صاحب حضرت صدیقؓ و حضرت عمرؓ حضورؐ سے ایسا تعلق
رکھتے ہیں، کہ بعد مرنے کے بھی جدا نہ ہوئے، اور ایک ہی جگہ مدفون ہین، اور حشر میں بھی ساتھ ہی قبروں
سے اٹھیں گے، اکثر اولیا حضرت امیرؓ کو شیخین پر سبقت دیتے ہیں لیکن ان کا کشف اس مقام عالی میں
نہیں پہنچا، جہاں حضرات شیخینؓ کا مرتبہ ہے، فقیر نے غور کیا تو معلوم ہوا، کہ جنت کے دروازہ پر حضرت
صدیقؓ و حضرت عمر فاروقؓ تشریف رکھتے ہیں، اور دخول جنت ان کے رائے پر ہے، حضرت صدیقؓ
لائق جنت کے پسند فرماتے ہین، اور حضرت عمر فاروقؓ اس کا ہاتھ پکڑ کے جنت میں داخل کرتے ہین،
حضرت عبداللہؓ بن عمرؓ نے بعد انتقال حضرت عمرؓ کے عام صحابہؓ میں فرمایا، کہ آج نو حصہ علم چلا گیا، صحابہؓ
یہ بات سن کر تامل میں ہوئے، تو حضرت عبداللہؓ نے فرمایا، کہ میری مراد علم سے علم ذات و صفات
و قرب حق تعالیٰ ہے، نہ مسائل علم حیض و نفاس، اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ چونکہ ولایت محمدیؐ کے
حامل ہیں، اسلئے اقطاب و ابدال و اوتاد جو اولیاء عزلت میں سے ہیں، اور کمالات ولایت کا
ان میں غلبہ ہے۔ اون کی تربیت اور امداد و اعانت حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ کے سپرد ہے، قطب
الاقطاب یعنی قطب مدار کا سر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے قدم کے نیچے ہے، قطب مدار انہی کی
حمایت و رعایت سے اپنے ضروری امور کو سرانجام دیتا ہے، حضرت فاطمہؓ و حضرت حسنینؓ بھی
اس مقام میں حضرت علیؓ کے شریک ہیں، حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے میرے صحابہؓ کو گالی دی، اس پر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں

Marfat.com

اور تمام آدمیون کی لعنت ہے،

مکتوب ۲۵۲

بنام شیخ بدیع الدین

حضرت نوح وحضرت ابراہیم علیہما الصلوٰۃ والسلام کا مبدء تعین صفت العلم ہے، جیسے کہ تعین محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مبدء یہی صفت ہے، فرق جہات واعتبارات کے لحاظ سے ہے، کیونکہ اس صفت کی ایک جانب عالم کی طرف ہے، اور دوسری معلوم کی طرف پہلی جانب وحدت کے مناسب ہے، اور دوسری کثرت کے موافق اور پھر اس کے لئے بھی اجمال اور تفصیل ہے،

مکتوب ۲۵۳

بنام شیخ ادریس سامانی،

شیخ ادریس سامانی نے چند سوال کئے ہین، ان کا جواب ہے، آپنے تحریر فرمایا ہے کہ اگر زمین کی طرف نظر کرتا ہوں، تو زمین کو نہیں پاتا ہوں اور آسمان کی طرف نظر کرتا ہون تو اسکو بھی نہیں پاتا ہون اور جس کسی کے آگے جاتا ہون، اس کا وجود بھی نہیں پاتا ہوں، اور ایسے ہی عرش وکرسی بہشت ودوزخ کا وجود بھی نہیں پاتا ہون، حق تعالیٰ کا وجود بے پایان ہے، اس کو کسی نے نہیں پایا، بزرگ بھی اس جگہ تک رہ گئے ہیں، اور یہانتک آکر سیر سے عاجز ہو گئے ہین اس معنی سے زیادہ کچھ اختیار نہیں کیا ہے، اگر آپ بھی اس کو کمال جانتے ہیں، اور اسی مقام مین ہیں، تو پھر مین آپکے پاس کس لئے آؤن، اسی تردد کی وجہ سے وہان چند سال سے آنا نہیں ہوا، میرے مخدوم اس قسم کے احوال تلوینات قلب سے ہین، معلوم ہوتا ہے، کہ ایسے احوال والے شخص نے قلب کے مقامات سے چوتھے حصہ سے زیادہ طے نہیں کیا ہے، مقامات قلب سے تین حصہ اور

Marfat.com

طے کرنے چاہئیں، تاکہ قلب کا معاملہ پورا طے ہو، اور قلب کے آگے روح اور روح کے آگے
سر کے آگے خفی اور خفی کے آگے اخفیٰ ہے، ان باقی ماندہ چارون میں سے ہر ایک کے لئے الگ
احوال و مواجید ہین، سب کو جدا جدا طے کرنا چاہئے اور تمام کمالات سے آراستہ ہونا چاہئے، عالم
کے ان پانچوں لطائف سے گذرنے اور ان کے اصولوں کی منازل کو درجہ بدرجہ طے کرنے اور
صفات کے ظلی مدارج کو جو ان کے اصول کے اصول ہیں، درجہ بدرجہ قطع کرنے کے بعد اسماء و
صفات کی تجلیات کے اور شیونات اعتبارات کے ظہورات ہیں، اور ان تجلیات سے گذرکر
آگے تجلیات ذات ہیں، تب نفس کے اطمینان سے معاملہ پڑتا ہے، اور مقام رضا حاصل ہوتا
ہے، ان کے مقابلہ مین پہلے کمالات ایسے ہیں، جیسے دریائے محیط ناپیدا کنار کے مقابلہ میں قطرہ
اس مقام میں اسلام حقیقی اور شرح صدر حاصل ہوتا ہے ع

کار این ہست غیر این ہمہ ہیچ

اسماء و صفات کی وہ تجلیات جو عالم امر کی ان پنجگانہ منزلون کو مع ان کے اصول اور اصول
الاصول کے قطع کرنے سے پہلے متوہم ہوتی ہین، وہ عالم امر کے بعض خواص کے ظہورات
ہین، جو بیچونی و لامکانیت سے کچھ حصہ رکھتے ہین، نہ کہ اسماء و صفات کی تجلیات، ایک سالک
نے اسی مقام مین کہا ہے کہ مین تیس سال تک ر ر ح کو خدا سمجھ کر اسکی پرستش کرتا رہا چونکہ آپ نے
نہایت توجہ کیساتھ اس راہ کی حقیقت کو بیان کرنا طلب فرمایا تھا، اسلئے مختصراً اسکا بیان
لکھا گیا، اور آپ کے حاضرین مجلس کو سلام،

مکتوب ۲۵۴

بنام غلام احمدؒ

حقیقت قرآن سے حقیقت کعبہ افضل ہے، کیونکہ حقیقت قرآن منشا صفت کلام ہے

Marfat.com

اور حقیقتِ کعبہ کا منشا، وہ مرتبہ ہے، جو شیونات صفات وصفات کی تلوینات سے برتر ہے اسلئے اُنکی برتری کی گنجائش ہے، سجدہ ذات باری تعالیٰ کو ہے، نہ کہ کعبہ کو، اور سجدہ آدم کو نہیں تھا، بلکہ خالق کو تھا، سجدہ خالق کے لئے ہے نہ کہ کسی مخلوق کے لئے،

مکتوب ۲۵۵

بنام ملا محمد طاہر

جہانتک ہو سکے سُنت کی پیروی کریں، اور مردہ سنت کو زندہ کریں، حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ اپنی سلطنت کے زمانہ میں سنتِ مردہ (جس پر عمل نہیں کیا جاتا) کو زندہ کریں گے، اور ایک عالم مدینہ منورہ نے جس نے بدعت پر عمل کر رکھا ہوگا، (عمل کرے گا) اوس کے قتل کا حکم دیں گے،

مکتوب ۲۵۶

بنام شیخ بدیع الدین

منصب امامت کے مناسب قطب ارشاد کا منصب ہے، اور منصب خلافت کے مناسب قطب مدار کا منصب ہے، اور شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک غوث یہی قطب مدار ہے، ان کے نزدیک منصبِ غوثیت منصبِ قطبیت سے علیحدہ منصب نہیں ہے، اور فقیر کے نزدیک غوث قطبِ مدار سے الگ ہے، بلکہ اس کے معاملہ کا مددومعاون ہے، قطب مدار بعض امور میں اس سے مدد لیتا ہے، اور ابدال کے مقرر کرنے میں بھی اس کا دخل ہے، اور قطب کو اس کے اعوان وانصار کے اعتبار سے قطب الاقطاب بھی کہتے ہیں، کیونکہ قطب الاقطاب کے اعوان وانصار حکمی ہیں، اسی واسطے شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، کہ کوئی گاؤں

Marfat.com

کا فرون یا مؤمنوں کا نہیں ہے، جہاں قطب نہ ہو صاحب منصب کو اپنے منصب کا علم ہوتا ہے اور جو اس منصب کا کمال رکھتا ہے، اور منصب نہیں رکھتا اوسکے لئے لازم نہیں ہے، کہ وہ صاحب علم ہو، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ایمان تمام امت کے ایمان سے بھاری ہے، اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مین جو لڑکے قتل کیے گئے تھے، ان کی استعدادین حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف منتقل ہو گئی تھیں، بعد مرنیکے ولی سے ولایت نہیں چھینی جاتی ہے، بلکہ اس مین ترقی ہوتی ہے لیکن خرق عادت وغیرہ کا کثرت سے ظاہر ہونا سلب ہوجانے کا سبب ہوگا، عورتین جو محرمات میں داخل ہین بلا پردہ بیعت کرنا چاہیے، اور غیر محرم پردہ کی اوٹ سے طریقہ سکھین، حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے بعد کوئی دن منحوس نہیں ہے، ترجیح صرف جمعہ اور رمضان کی شارع علیہ السلام سے ثابت ہے،

مکتوب ۲۵۷

بنام میر محمد نعمان

اس مکتوب شریف میں ترقی لطائف کا بیان فرمایا ہے، جو کئی مکتوبات مین مفصل بیان ان کا آچکا ہے، اسلئے یہان نہیں لکھا جاتا،

مکتوب ۲۵۸

بنام شریف خان

حق تعالیٰ کا ہمارے ساتھ زیادہ اقرب ہونا نص قطعی سے ثابت ہے لیکن حق تعالیٰ ہماری عقلوں اور فہمون اور ہمارے علوم اور ادراکات سے ورا الورا ہے،

Marfat.com

مکتوب ۲۵۹

بنام خواجہ محمد سعید

حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت کی برکت سے جو بہت عزیز و عجیب ہوتی ہیں ان کا ذکر
کسی پر ظاہر نہیں ہوتا ... نہیں تھے لیکن ... حضرت
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم ... کے قابل ہوتے ... ہندوستان ...
معلوم ہوتے ہیں جن کے ... شخص ...
مخصوص ... کرتے ...
نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام کے بعد کوئی نبی بھی نہیں ہے ... کی نبوت نہیں ہوگی ہو

مکتوب ۲۶۰

بنام شیخ محمد صادق

یہ مکتوب شریف حضرت محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ کی طرف لکھا ہے، جو حضرت کے فرزند ارجمند تھے اور اس میں ابتداء سے لیکر انتہا تک حالات درج فرمائے ہیں، اور بہت بڑا طویل مکتوب شریف ہے جس کا مضمون چند مکتوبات میں جگہ جگہ آگیا ہے، اسلئے اس مکتوب میں سے کچھ اخذ نہیں کیا گیا

مکتوب ۲۶۱

بنام میر محمد نعمان

نماز جامع کمالات وعبادات ہے، اور شب معراج میں جو دولت دیدار حضور علیہ السلام کو نصیب ہوئی تھی، اس کا نمونہ اور ظل نماز میں نصیب ہوتا ہے، اگر نماز کی حقیقت سے آگاہی ہوتی تو سماع و نغمہ میں کبھی گرفتار نہ ہوتے، اور وجد و تواجد کو یاد نہ کرتے،

Marfat.com

مکتوب ۲۶۲

بنام مولانا محب علی

محبت قلبی اور ربط کو زیادہ کریں کیونکہ اس سلسلہ میں نسبت انعکاسی اور انصباغی (رنگ) ہو اور قرب بُعد بیا بعید۔

مکتوب ۲۶۳

بنام تاج الدین

فقیر کے نزدیک جس طرح کعبہ کی صورت کیا ملک کیا بشر تمام خلائق کی صورتوں کے لئے مسجود الیہ ہے، اسی طرح اسکی حقیقت بھی ان صورتوں کی حقائق کے لئے مسجود الیہ ہے، اسی لئے وہ حقیقت تمام حقائق سے برتر ہے، اور اس کے متعلقہ کمالات تمام حقائق کے متعلقہ کمالات سے بڑھ کر ہیں، گویا یہ حقیقت حقائق کونی اور حقائق الٰہی کے درمیان برزخ ہے، کعبہ شریف صورت میں دنیا سے ہے، اور حقیقت میں آخرت سے ہے، اور نماز نے بھی اس کے وسیلہ سے یہ نسبت پیدا کر لی ہے، اور صورت میں دنیا اور حقیقت میں آخرت سے ہے، اور جو حالت نماز میں میسر ہوتی ہے، وہ تمام حالتوں سے بہتر ہے، غیر نماز میں جو حالت حاصل ہو، وہ ظلال سے تعلق رکھتی ہے اور عین نماز میں جو حالت ہے، وہ اصلیت سے تعلق رکھتی ہے، اور جو حالت نماز میں حاصل ہوتی ہے، وقت موت کے اس سے بہتر ہو گی، کیونکہ موت احوال آخرت کے مقدمات سے ہے، اور ایسی ہی جو حالت برزخ صغریٰ یعنی قبر میں میسر ہو گی، وہ حالت موت سے افضل و بہتر ہو گی، اور اسی طرح جو حالت برزخ کبریٰ یعنی قیامت کو جو شہود اتم واکمل ہے، قبر کے بہتر ہو گی، اور اسی طرح برزخ کبریٰ کے مقابلہ میں جنات النعیم کا شہود اتم واکمل ہے، اور اس سے بہتر وہ مقام ہے، جہاں کی خبر حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے دی ہے، کہ اللہ تعالیٰ کی ایک جنت ہے جس میں نہ کوئی حور ہے، اور نہ کوئی محل، اس میں اللہ تعالیٰ ہنستے ہوئے

Marfat.com

تحمل فرمائیں۔

حاصل کلام یہ ہے کہ دنیا کھیتی آخرت کی ہے اس جگہ مطلب کو ڈھونڈنا چاہیے۔

مکتوب ۲۶۳

بنام سید باقر ملی

اسم ذات کے ذکر میں مخاطب رہیں یہاں تک کہ معاملہ جہات تک پہونچ جائے، اور کام حیرت تک انجام پا جائے۔

آگاہی یہ چند فقرے درویشی کے حاصل کرنے اور کمال کے حاصل کرنے کے لیے مشائخ سالکان وجان طریقت ہیں، اور مبتدی اور منتہی کو کافی ہیں۔

مکتوب ۲۶۴

بنام شیخ عبدالہادی

گوشہ نشینی صدیقین کی آرزو ہے، مبارک ہو، بشرطیکہ مسلمانوں کے حقوق کی رعایت ہاتھ سے نہ دیں، اور حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے، ہمارا طریق صحبت ہے، کیونکہ خلوت میں شہرت ہے اور شہرت میں آفت ہے، اور صحبت موافقان طریقت کی صحبت ہے، نہ کہ منافقانِ طریقت کی، کیونکہ ایک دوسری سے اپنے کو کم جانے، یہ صحبت کی شرط ہے۔

مکتوب ۲۶۵

بنام خواجہ عبداللہ و عبیداللہ

یہ مکتوب حضرت نے صاحبزادہ خواجہ عبداللہ و خواجہ عبیداللہ کی خدمت میں ارسال فرمایا ہے

Marfat.com

جو حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ کے صاحبزادہ ہین،

یہ فقیر سر سے پاؤں تک آپ کے والد صاحب کے احسانات مین غرق ہے، اور فقیر نے اس طریق میں الف یا سے لیکر آخر تک انہی سے حاصل کیا ہے، جو دولت حضور کے درگاہ سے ملی ہے اگر تمام عمر کے لئے سر کو جناب کی بلند درگاہ کے خادمون کے پامال کرتا رہے، تو بھی جناب کا حق ادا نہین ہوسکتا۔ اللہ تعالیٰ بذات خود موجود ہے، اور تمام اشیا اوسکی ایجاد سے موجود ہیں۔ حق تعالیٰ اپنی ذات وصفات مین یگانہ ہے، اور اللہ تعالیٰ کی صفات و افعال اس کی ذات کی طرح بیچون و بیچگون ہین، اللہ تعالیٰ حلول و اتحاد سے پاک ہے، حکما، بن علم طب و نجوم، و علم تہذیب اخلاق جو ان کے یہان بہتر علوم ہین، یہ گذشتہ انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں سے چرا کر اپنے باطل اور بیہودہ علوم کو رائج کیا ہے، امام غزالی نے بھی اس کی تشریح اپنے رسالہ المنقذ عن الضلال میں کی ہے۔ افلاطون بدبختوں کے رئیس نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جواب مین کہا، کہ میں ہدایت یاب ہون، مجھے تمھاری ہدایت کی ضرورت نہیں، اس بدبخت نے اس بات کو نہیں دیکھا کہ ان کے دم کرنے سے مردے زندہ ہوتے ہین، کوڑھی اور اندھے اچھے ہوتے ہین لیکن بلا سوچے بوجہ کینہ و عداوت کے بلا غور کے کہدیا، شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کو فقیر ولی جانتا ہے، اور ان کی وہ تحقیقات جو خلاف شرع شریف ہے، قابل قبول نہیں جانتا، لیکن خطا اون کی خطا اجتہادی ہے، خدا ان کو معاف کرے گا بعض لوگ حضرت شیخ کے خلاف ہیں، وہ برا کہتے ہین، اور بعض ان کی تحقیقات سکر کو حق جان کر عمل کرتے ہیں، یہ ہر دو فریق افراط و تفریط میں ہین۔ حضرات انبیاء علیہم السلام اسباب کو برتتے ہیں لیکن مسبب پر نظر رکھتے ہیں۔ آخرت میں مومن اللہ تعالیٰ کو بے جہت، بے کیف اور بے شبہہ اور بے مثال جنت میں دیکھین گے،

Marfat.com

مکتوب ۲۶۶

بنام مرزا حسام الدین

علوم و معارف جو فقیر پر وارد ہوتے ہیں، ان میں سے اکثر لکھے جاتے ہیں تاکہ خلق خدا فائدہ اٹھائے، اور جو علوم خاص میری ذات سے تعلق رکھتے ہیں، ان کا تھوڑا سا حصہ بھی ظاہر نہیں کر سکتا، بلکہ رمز و اشارہ کے ساتھ بھی اس میں گفتگو نہیں کر سکتا، بلکہ اپنے فرزند عزیز جو فقیر کے معارف کا مجموعہ ہے اور مقاماتِ سلوک و جذبہ کا نسخہ ہے، ان اسرار و دقائق کو ان سے بھی نہیں کہہ سکتا، ان کے پوشیدہ رکھنے میں کوشش کرتا ہے، حالانکہ فقیر جانتا ہے، کہ فرزند عزیز محرمانِ اسرار سے ہی، اور خطا و غلط سے محفوظ ہے، لیکن کیا کرے کہ وہ اسرار زبان پر لائے ہی نہیں جا سکتے، یہ دولت جس کو فقیر چھپانا چاہتا ہے، حضرات انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کے چراغ نبوت سے مقتبس ہیں، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، کہ مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو علم پہونچے ہیں، ایک علم ہے جس کو میں نے بیان کیا، دوسرا وہ علم ہے، کہ اگر اسکو تمھارے سامنے بیان کروں تو تم میرا گلا کاٹ دو، اور یہ دوسرا علم علم اسرار ہے، کہ جس کو سمجھنے سے کسی کا فہم کافی نہیں ہے،

مکتوب ۲۶۷

بنام خانخانان

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا ہے، کہ علمار انبیار کے وارث ہیں، وہ علوم جو انبیا علیہم السلام کے ہیں دو قسم کے ہیں، ایک علم احکام، دوسرا علم اسرار، اور عالم وارث وہ ہے، جس کو دونوں قسم کے علم حاصل ہوں، نہ کہ وہ شخص کہ جس کو ایک ہی قسم کا علم حاصل ہوا اور دوسرا علم

Marfat.com

اسکو نہ ہو، کہ یہ بات وراثت کے منافی ہے، کیونکہ وارث کو مورث کے ہر ترکہ مین سے حصہ ملنا چاہئے اور ایسے ہی حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے، کہ میری امت کے علما بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ہین، ان علما سے مراد وہ علما روارث ہین، جو دونون علوم سے حصہ رکھتے ہوں، بعضوں نے جو کہا ہے، کہ ولایت نبوت سے افضل ہے، یا نبی کی ولایت نبی کی نبوت سے افضل ہے، بالکل غلط ہے، فقیر نے رسالوں میں اور مکتوبات مین جگہ جگہ اس بات کو ظاہر کیا ہے، کہ ولایت کمالات نبوت کے مقابلہ میں ایسے ہے جیسے کہ دریا کے مقابلہ میں قطرہ، چونکہ یہ لوگ کمالات نبوت سے واقف نہین اور وہان تک ان کی رسائی نہیں ہے، اسلئے ایسی باتیں کہتے ہین،

مکتوب ۲۶۸

بنام مرتضےٰ خان

یہ مکتوب شریف مرتضےٰ خان کی طرف تحریر فرمایا ہے، آپ اس جگہ مقرر ہوئے ہیں، جہان جھوٹے خداؤں کی پرستش زیادہ ہوتی ہے، لہذا آپ کوشش کرین کہ سچے خدا کی عبادت اور توحید زیادہ پھیلے، اور جھوٹے خداؤن کی تذلیل و تکذیب ہو، اور اسلام کی ترقی کرین، فقیر کے نزدیک اس سے بہتر کوئی کام خوشنودی حق کے لئے نہیں ہے،

مکتوب ۲۶۹

بنام شیخ نور محمد

گوشہ نشینی بہت بہتر چیز ہے، بشرطیکہ اس میں شر نفس نہ ہو، اللہ ہی کے واسطے ہو، لیکن صحبت خاصان خدا اس سے بہتر ہے،

Marfat.com

مکتوب ۲۷۱

بنام شیخ حسن

جو واقعہ آپ نے تحریر کیا ہے، اس کا حال واضح ہوا، آپ امیدوار رہیں، اور جو امر آپ کو کیا گیا ہے، جان و دل سے اس میں کوشاں رہیں، اگر آپ کے والد اور بھائی اجازت دیں تو ہندوستان کی سیر مناسب ہوگی،

مکتوب ۲۷۲

بنام سید محب اللہ

اولیاء کا ایمان شہودی ہے، اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا ایمان بالغیب ہے، انبیاء علیہم السلام جب دعوت سے فارغ ہو جاتے ہیں، اور عالم بقا کی طرف متوجہ ہوتے ہیں، اور رجوع الی الخلق کی مصلحت تمام ہو جاتی ہے، تو بڑے شوق سے الرفیق الاعلیٰ کی ندا لگا کر کلی طور پر حق تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں، اور مراتب قرب میں خوشی و ناز سے ٹھیتے ہیں، فقیر کے نزدیک کمال یہ ہے کہ رجوع الی الحق بھی پورا ہو اور رجوع الی الخلق بھی پورا ہو، کوئی ناقص یہ خیال نہ کرے، کہ حق کی طرف سے خلق کی طرف چلا آیا، یہ چلا آنا اس کا رضائے حق کے لئے ہے، نہ مرضی خود کے لئے پس اس کا آنا مقام رضا میں ہے، جو مقام سب سے بلند تر ہے، اور صاحب رجوع وہ کام کرتا ہے، جس کیلئے انبیاء علیہم السلام بھیجے گئے ہیں خود خدا تک پہونچنے کے لئے اور اوروں کو خدا تک پہونچانے کے لئے آیا ہے، یہ رجوع نبوت کے فضائل میں سے ہے، اور وہ توجہ ولایت کے آثار میں سے ہے، اور جو صاحب رجوع ہیں، ان کی توجہ حق کے ساتھ پوری پوری رہتی ہے، اور خلق کے ساتھ بھی اس کا معاملہ مثل حرف مشدد کے ہوتا ہے، اول جس شخص نے توحید وجودی کی تصریح کی ہے، وہ شخص محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ ہیں، گذشتہ

(خلاصہ)

Marfat.com

مشائخ کی عبارتین اگرچہ توحید وجودی کی خبر دیتی ہین لیکن توحید شہودی پر عمل کرنے کے لائق ہین، جو کچھ ممکن مین دیکھتے ہین، وہ واجب نہیں، اور جو کچھ حادث میں پاتے ہین، وہ قدیم نہیں اور جو کچھ تشبیہ میں ظاہر ہو، وہ تنزیہ نہیں، علما اہل حق کے عقائد کے موافق کام کرنا چاہیئے، اُمُر صوفیہ کے کشفی معاملات میں حُسن ظن کے ساتھ خاموشی اور سکوت اختیار کرنا چاہیئے، اور لاونعم پر جرأت نہ کرنی چاہیئے، علما سے مراد اس جگہ علماے آخرت ہیں، نہ علماے دنیا، کیونکہ علماے دنیا عام مومنین مین داخل ہیں،

مکتوب ۲۷۳

بنام مرزا حسام الدین احمدؒ

طالب کو چاہیئے کہ اپنے کشف اور خوابوں پر بھروسہ نہ کرے، بلکہ پیر کی ہدایت کے موافق کاربند رہے، شیطان اور نفس ہر طرح کے دھوکے دیا کرتے ہیں، اگر خوابوں کے دیکھنے اور کشف کے ہونے پر حصر ہوتا تو مریدون کو پیرون کی ضرورت نہیں ہوتی، اور بڑے بڑے کبراے دین کسی سے مرید ہوکر فائدہ نہ اُٹھاتے، کیونکہ وہ ایام بچپن ہی سے خدا کے فضل سے نیک اور عابد اور عالم تھے، اور وجہ اسکی یہ ہے، کہ منتہی محفوظ ہین، اور مبتدی نہیں ہین، وہ محفوظ حق و باطل میں تمیز کرتا ہے، فقیر کا مقصد غزلیات نعتیہ یا مولود یا مجلس سماع سے منع کرنے کا یہ ہے، کہ معاملہ طریقت میں مخالفت نہ ہو، اور ہر چیز کا ایک مطلب خاص ہوا کرتا ہے،

آگاھی حضرات نقشبندیہ رحمۃ اللہ علیہم کے یہان ذکر حق کے سوا ہر چیز کو ترک کرتے ہیں، جب تک کہ مقام فنا و بقا سے مشرف نہ ہو، حتی کہ تلاوت قرآن مجید، و نماز نافلہ

Marfat.com

سے باز رکھ کر صرف ذکر حق میں مشغول رکھتے ہیں جب کہ نماز اور تلاوتِ قرآن مجید سے ہی روک کر صرف ذکر حق میں مخاطب رہنے کو فرماتے ہیں، تو ایسی حالت میں نعتیہ اشعار یا سماع کی کب اجازت دے سکتے ہیں، اگر آپ کے نزدیک میلاد یا اشعار نعتیہ کا پڑھنا ناجائز ہوتا، تو آپ اسی موقع پر بلا تامل اپنے حق گوئی تو کام میں لاکر حرمت یا ناجوازی کا اظہار فرماتے، مگر ایسا نہیں کیا یہ ممانعت وقتی صرف ذکر حق کے مقابلہ پر صرف طلبہ حق کے لئے ہے،

بعض لوگ مخالف میلاد اس مکتوب کو دلیل میں لاتے ہیں لیکن مطلب مکتوب کو خود نہیں سمجھے،

مکتوب ۲۷۴

بنام شیخ یوسف

اللہ تعالیٰ کا احسان ہے، کہ تم کوچۂ تنگ توحید (ہمہ اوست) (فنا) سے مرتبہ شہود (ہمہ از اوست) (بقا) میں آگئے، جو شاہراہ ہے، یہاں بے لذتی ہے، اور حیرت ہے، اور ہمہ اوست میں ذوق شوق آہ و نعرہ ہے، ایسا نہ ہو کہ مثل پوستینوں کے پوست چھوڑ کر پھر اس پر مائل ہو جائیں، ہمت بلند رکھیں، اور مرتبہ حیرت و جہل میں ترقی کریں،

آگاہی، پوست سے مراد ذوق شوق آہ و نعرہ ہے،

مکتوب ۲۷۵

بنام ملا احمد

احکام شریعت کے پھیلانے میں کوشاں رہیں، اور ہمت بلند رکھیں، ذکر قلبی احکام شریعت بجالانے میں مدد دینے والا اور نفس امارہ کی سرکشی کو دور کرنے والا ہے، آپ نے تحریر کیا ہے کہ ایک دوست کے لئے چھ ماہ ہوئے ہیں کہ ترقی ہوئی ہے، کہ جو کچھ اس کو غیبت اور بے شعوری کی

Marfat.com

حالت میں ارواح طیبات سے دکھائی دیتا تھا، اب وہ حالت بیداری اور ہوش میں دکھتا ہے میرے مخدوم یہ دید کچھ ترقی پر دلالت نہیں کرتی، خواہ شعور میں دیکھیں یا بے شوری میں، کیونکہ قدم اول اس راہ میں یہ ہے، کہ حق تعالیٰ کے غیر کو کچھ نہ دیکھیں، اور خیال میں ماسوائے اللہ کا خیال نہ رہے، نہ اس معنی سے کہ اشیاء کو حق تعالیٰ کا عین نہ دیکھے، اور ماسوا کے عنوان پر نہ جانے، کیونکہ یہ بات بجائے خود کثرت بینی ہے، بلکہ حق تعالیٰ کے غیر کو ہرگز نہ دیکھے، اور نہ جانے اس حالت کو فنا سے تعبیر کرتے ہیں اور اس راہ کی منازل میں سے یہ پہلی منزل ہے۔

اگاھی یہ خط حضرتؒ نے ملا احمد برکی کو تحریر فرمایا ہے، جو عرب ہیں،

مکتوب ۲۷۶

بنام شیخ بدیع الدین

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو دو قسم پر نازل فرمایا ہے، ایک محکمات، دوسرے متشابہات قسم اول علم شرائع اور احکام کا منشاء اور مبدا ہے، اور قسم ثانی حقائق و اسرار کے علم کا مخزن ہے، اور چہرہ اور قدم اور ساق، اور انگلیاں پورے، جو قرآن وحدیث میں آئے ہیں یہ سب متشابہات میں سے ہیں، اور ایسی ہی حروف مقطعات جو قرآن مجید کی سورت میں اول آئے ہیں، یہ بھی متشابہات میں سے ہیں جن کی تاویل علماے راسخین کے سوا اور کسی کو نہیں دی گئی، یہ فقیر قرآن مجید کی نسبت کیا لکھے کہ اس کا ایک ایک حرف مقطعات مثل دریاے مواج ہے، اور علم محکمات علم متشابہات کے نسبت مثل پوست کے ہے جو شخص علم محکمات سے واقف ہے، اور وہ علم متشابہات کی تاویل ڈھونڈھے اور صورت کو چھوڑ کر حقیقت کی طرف دوڑے، وہ ایسا جاہل ہے، جس کو اپنی جہالت کی خبر نہیں

Marfat.com

اور ایسا گمراہ ہے کہ جس کو اپنی گمراہی کی خبر نہیں،

مکتوب ۲۷۷

بنام ملا عبدالحئی

جو سیر اپنی ذات کے باہر دیکھے، وہ سیر آفاقی ہے اور یہی آیات نشانات جملہ آفاقی سے علم الیقین حاصل ہوتا ہے اور عین الیقین فنا میں حاصل ہوتا ہے، اور حق الیقین بقا میں عطا کیا جاتا ہے،

مکتوب ۲۷۸

بنام ملا عبدالکریم

شریعت کے موافق عقائد و اعمال کرنا چاہیئے، ان علماء کے موافق جو اہل سنت و جماعت ہوں، اس کے بعد نسیان ماسوائے اللہ کے حاصل کرنے میں کوشش کریں، اور نسیان ماسوائے اللہ کے حاصل کرنے کے لئے طریقہ نقشبندیہ کے پیشواؤں کا طریقہ بہت اقرب ہے، اپنے والد مرحوم کی فاتحہ دعا، صدقہ و استغفار سے اعانت و امداد کریں،

مکتوب ۲۷۹

بنام ملا حسن کشمیری

فقیر کو جو کچھ ملا ہے، وہ حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ کی صحبت اور توجہ سے ملا ہے، اور حسن کا شکریہ کسی طرح ادا نہیں کر سکتا، قرب و وصول کا لفظ میدان عبارت کی تنگی کے باعث اختیار کیا گیا ہے، ورنہ وہاں نہ قرب ہے نہ وصول نہ عبارت ہے نہ اشارت نہ شہود ہے نہ حلول ہے، نہ اتحاد نہ کیف

نہ زمین نہ زمان نہ مکان نہ احاطہ، نہ سریان نہ علم نہ معرفت نہ جہل نہ حیرت،

مکتوب ۲۸۰

بنام حافظ محمود

فقراء کی محبت دنیا و آخرت کی سعادت کا سرمایہ ہے، اگر اتباع سُنّت اور عقائد اہلِ سُنّت وجماعت کے موافق نہ ہوں، تو استدراج ہے،

مکتوب ۲۸۱

بنام میر محمد نعمان

طریقۂ نقشبندیہ کا طریق طریق صحابہ کبار رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ہے اور اس اتباع کی وجہ سے ان کے لئے راستہ کمالات کا کھولدیا جاتا ہے، جو کمالاتِ ولایت سے بدرجہا افضل ہے، اس طریق میں وہ شخص مایوس اور خسارہ میں ہے، جو اس طریق میں نئے نئے امور پیدا کرے،

مکتوب ۲۸۲

بنام بدیع الدین

آج صبح حضرت الیاس و حضرت خضر علیہما الصلوٰۃ والسّلام سے روحانیوں کی صورت میں ملاقات ہوئی، حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا، کہ ہم عالم ارواح میں سے ہیں، حق سبحانہ تعالیٰ نے ہماری ارواح کو ایسی قدرت کاملہ عطا فرمائی ہے، کہ اجسام کی شکل میں متمثل ہو کر وہ کام جو جسموں سے وقوع میں آئیں یعنی جسمانی حرکات و سکنات اور جسدی طاعات و عبادات ہماری ارواح سے صادر ہوتی ہیں

Marfat.com

نے دریافت کیا کہ آپ امام شافعیؒ کے مذہب کے موافق نماز پڑھتے ہیں، تو فرمایا کہ ہم شرائع کے ساتھ مکلف نہیں ہیں، لیکن چونکہ قطب مدار کے کام ہمارے سپرد ہیں، اور قطب مدار امام شافعی کے مذہب پر ہے، اس لئے ہم بھی اس کے پیچھے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب اکے موافق نماز پڑھتے ہیں اور حضرت الیاس علیہ السلام نے اس اثنار میں کوئی بات نہیں فرمائی،

مکتوب ۲۸۳

بنام صوفی قربان

شب معراج میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رویت دنیا میں نہیں ہوئی بلکہ آخرت میں ہوئی ہے اسلئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس رات چونکہ دائرہ مکان وزمان وتنگی مکان سے باہر نکل گئے تھے اس لئے ازل وابد کو آن واحد میں معلوم کر لیا تھا، اور ہدایت اور نہایت کو ایک ہی نکتہ میں متحد پایا

مکتوب ۲۸۴

بنام ملا عبدالقادر

انسان مرکب ہے، عالم خلق سے جو اس کا ظاہر ہے، اور عالم امر سے جو اس کا باطن ہے مفصل علم سلوک کسی کو عرصہ دراز بعد دیا کرتے ہیں، ہر سالک کو نہیں دیتے، جیسے پیغمبروں میں پیغمبر اولوالعزم بہت عرصہ بعد ہوا کرتے تھے، اور دوسرے پیغمبر اولوالعزم کے زمانہ بعثت تک سب پیغمبر اسی پیغمبر اولوالعزم کا کلمہ اور اسکی شریعت پر چلا کرتے تھے،

آگاھی پیغمبر اولوالعزم حضرت آدم وحضرت ابراہیم وحضرت موسیٰ وحضرت عیسیٰ وحضرت محمد رسول اللہ علیہم الصلوٰۃ والسلام ہیں، اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات مقدس پیغمبران اولوالعزم

Marfat.com

میں اولوالعزم ہے،

اسی طرح اولیاے اکمل جیسے امام الاولیا حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی وحضرت خواجہ معین الدین چشتی وحضرت شیخ شہاب الدین سہروردی وحضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہم اجمعین اولیا اولوالعزم میں ہیں انکی ہدیت راہ سلوک پر سالکوں کو چلنا چاہئے،

مکتوب ۲۸۵

بنام سید محب اللہ

سماع ووجدان لوگوں کے لئے فائدہ مند ہے، جن کے احوال متغیر اور اوقات متبدل ہوتے رہتے ہیں یعنی کبھی حاضر ہیں کبھی غائب، اور کبھی انوار کو اور تجلیات کو پانے والے ہیں، اور کبھی گم کرنے والے، یہ لوگ ارباب قلوب ہیں، جو تجلیات صفاتیہ کے مقام میں ایک صفت سے دوسری صفت کی طرف اور ایک اسم سے دوسرے اسم کی طرف منتقل اور تحول ہوتے رہتے ہیں، اور جو لوگ اس حال سے نکل گئے ہیں، اور مرتبہ تمکین میں پہونچ گئے ہیں، وہ محتاج سماع ووجد نہیں ہیں اور بعض منتہی ایسے بھی ہیں، کہ باوجود ان کا وقت اور حال دائمی ہے، اور ان کو سماع فائدہ دیتا ہے، مبتدی کے لئے سماع ہر طرح مضر ہے، خواہ شرائط کے ساتھ ہی ہو،

آگاھی چونکہ اس کی خرابی نفس دور نہیں ہوتی ہے، اور دل ذکر حق سے پورا صاف نہیں ہوتا، اسلئے بوجہ نقص خود کے ہر چیز کو ناقص کر لیتا ہے، اور جو چیز کامل کے سامنے ناقص آویگی، وہ بھی بوجہ خود کے اچھا ہونیکے وہ چیز بھی اچھی ہو جاویگی، حضرت مولینا رومی کا یہ ارشاد اس جگہ بہت ہی عمدہ اور موزون ہے،

کفر گیرد کامل ملت شود ۔۔۔ ہرچہ گیرد علتی علت شود،

Marfat.com

بتدی وہ لوگ ہیں، جو صاحبان قلب نہیں ہیں، اور اربابِ قلوب وہ لوگ ہیں، جو مبتدیون اور منتہیون کے درمیان متوسط ہیں، اور منتہی وہ لوگ ہیں، جو فنا فی اللہ اور بقاباللہ سے مشرف ہیں، سماع متوسطون اور منتہیون کے لئے نافع اور مفید ہے، سماع کی شرائط میں سے ایک یہ شرط ہے، کہ اس کو اپنے کمال کا اعتقاد نہ ہو، اور جو اپنے کمالیت کا معتقد ہے، تو محجوب ہے، باقی شرائط عوارف المعارف میں مفصل درج ہیں، ان شرائطوں میں سے اکثر شرائط (قید) مفقود ہیں، روح عالم بیچوں سے نسبت رکھتی ہے لیکن بیچون حقیقی کے مقابلہ پر دائرہ چوں میں داخل ہے، گویا دائرہ چوں وذات حقیقی بیچوں کے درمیان برزخ ہے، اور دونوں طرف کے اعتبارات اس میں صحیح ہیں،

مکتوب ۲۰۶

بنام مولینا امان اللہ

اپنے عقائد اور اعمال کو علماء اہل سنت وجماعت کے موافق کرنا چاہئے، جنہوں نے کتاب سنت سے استنباط کیا ہے، اور اس میں لغزش نہیں ہے، اور اسی طرح اپنی خواب اور کشف اور الہام اور حال کو قرآن وحدیث سے مطابق کرنا چاہئے، جو اس کے خلاف ہو قابل رد ہے، اور جو موافق ہو قابل قبول ہے، صحبت شیخ ضروری چیز ہے، جو طالب کے نفع ونقصان کو ظاہر کرنے والی اور فیض پہنچانے والی ہے، تمام عالم محدث ہے، اور روح بھی جملہ عالم میں شامل اور ماسوے اللہ میں داخل ہے، اس لئے یہ بھی حادث ہے، ائمہ مجتہدین نے کتاب اللہ وحدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو مسائل حرام وحلال فرض وواجب سنت مستحب مکروہ ومشتبہ نکالے ہیں، ان کا علم وعمل ضروری ہے، مقلد کو لائق نہیں ہے، کہ مجتہد کی رائے کے خلاف کتاب وسنت سے احکام اخذ کرکے اس پر عمل کرے، اور اسی طرح طریقت میں شیخ کے کہنے کے موافق چلے،

Marfat.com

وہ جو مناسب جانے گا تعلیم کرے گا، اور منازل سلوک کے طے کرنے میں بعض بزرگواروں کی روحانیات کو اس کے راستہ کا وسیلہ بنائیں گے، کیونکہ عادت اللہ اس طرح جاری ہے، کہ راہ سلوک کے طے کرنے میں مشائخ کی روحانیات کا وسیلہ درکار ہے، بعض مشائخ پیران عظام کے خلاف نئی نئی باتیں داخل طریقہ کر کے تکمیل طریقہ جانتے ہیں، ان نئی نئی باتوں سے بے برکتی اور بربادی طریقہ ہے، ہر کام ہر مجتہد کو طریقہ کے موافق کرنا چاہئے جس کے سلسلہ میں وہ ہے،

مکتوب ۲۸۷

بنام غلام محمدؐ

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ جو کوئی کہتا ہے، کہ میں نزدیک ہوں وہ دور ہے، اور جو دور کہتا ہے، نزدیک ہے، تصوف یہی ہے، جو توجہ قلب بجانب حق ہوتی ہے، وہ صرف توجہ قلب ہی نہیں ہوتی بلکہ اس توجہ کے ساتھ توجہ روح ونفس بھی ہوتی ہے، کیونکہ روح ونفس کی حقیقت حقیقت قلب میں مندرج ہے، اس توجہ قلب سے تزکیۂ نفس وتصفیۂ قلب و صفائی روح حاصل ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ کی سمائی زمین وآسمان میں نہیں ہونا، اور قلب مومن میں ہونا، اس کی وجہ یہ ہے، کہ زمین وآسمان دائرۂ چوں میں داخل ہیں، اور ذات باری تعالیٰ بیچوں وبیچگون ہے، اس لئے بیچوں چوں میں کیونکر سما سکے، اور روح چوں کی صفت بیچونیت کی رکھتی ہے، باینوجہ بیچوں حقیقی کی سمائی روح بیچوں میں ہونے کی خبر بذریعہ حدیث قدسی معلوم ہوئی ہے، مشائخ نے جو اپنے قلب کی وسعت کی نسبت خبر دی ہے، اوس سے مراد قلب کی لامکانیت سے ہے، کیونکہ مکان خواہ کتنا ہی وسیع ہو پھر بھی تنگ ہی ہے، عرش معلّیٰ اپنی فراخی وعظمت کے باوجود چونکہ مکانی ہے، اس لئے لامکانی کے مقابلہ میں جو روح ہے، وانہ رائی کا حکم رکھتی

Marfat.com

ہے، بلکہ اس سے بھی کم معلوم ہوتی ہے، بلکہ میں کہتا ہوں (حضرت مجدد الف ثانیؒ) کہ جب یہ قلب انوار قدم کی تجلی کا محل ہے، اور قدیم کے ساتھ بقا حاصل کر چکا ہے، تو عرش و مافیہا کو اگر اس میں ڈال دیں تو متلاشی محو ہو جائیں، اور ان میں سے کچھ باقی نہ رہے، جیسے کہ سیدۃ الطائفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس مقام کے بارے میں فرمایا ہے، کہ جب حادث قدیم کے ساتھ مل جائے، تو اس کا کوئی اثر باقی نہیں رہتا ہے ایسا یکتا لباس ہے جو خاص روح کے قد پر سیا ہوا ہے، ملائکہ کو بھی یہ خصوصیت حاصل نہیں ہے، کیونکہ وہ بھی دائرۂ مکان میں داخل ہیں، اور چونکہ داغ سے موسوم ہیں، اسی واسطے انسان خلیفہ رحمٰن جل شانہ بن گیا، اگر خلافت کے لائق نہ ہوتا، تو بار امانت کیسے اٹھاتا، اپنے نفس پر ظلم کرنے والا اس حیثیت سے ہے، کہ اپنے وجود و توابع وجود کا کوئی اثر اور حکم باقی نہیں چھوڑتا، اور زیادہ نادان و جاہل اس لئے ہے کہ اسکو اتنا ادراک نہیں ہوتا کہ مقصود کو پا سکے، اور نہ اس قدر علم ہے کہ مطلوب کو معلوم کر سکے، بلکہ اس مقام میں ادراک سے عاجز ہونا ادراک ہے، اور جہالت کا اقرار کرنا معرفت ہے، اسی واسطے بزرگوں نے فرمایا ہے، کہ جو اللہ تعالیٰ کا زیادہ عارف ہے، وہ سب سے زیادہ حیران ہے، کیا عالم صغیر اور کیا عالم کبیر، حق تعالیٰ کے اسماء و صفات کے مظہر ہیں، پس عالم کو اپنے صانع بیچوں کیساتھ کچھ نسبت نہیں، مگر یہ کہ یہ عالم اسکی مخلوق ہے، اور حق تعالیٰ کے پوشیدہ کمالات کی دلیل ہے، اس کے سوا جو کوئی دلیل یا تقریر ہے، وہ غلبہ حال و سکر سے خالی نہیں۔

مکتوب ۲۸۸

بنام سید امین

نماز نوافل کو باجماعت ادا کرنا ناجائز ہے، ہر کام نوافل کو چھپا کر کرنا افضل ہے تاکہ ریا و سمعہ سے پاک رہے۔

Marfat.com

مکتوب ۲۸۹

بنام مولینا بدرالدین

مسئلہ قضا و قدر میں آپ کا یہ فیصلہ ہے کہ انسان نہ مجبور کل ہے، نہ قادر کل، اور یہی تصفیہ علمائے اہل سُنت و جماعت ہے،

مکتوب ۲۹۰

بنام ملا ہاشم

فقیر حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہونچا، اور انھوں نے مجھے اسم ذات تعلیم فرمایا، اور مقام توحید وجودی و شہودی جو اولیا، اللہ سابقین نے ظاہر فرمائے ہیں، اور جو صاحبِ فصوص (فصوص الحکم) نے درج کئے ہیں، یہ ان سب سے مشرف ہوا، اور جو سلوک نقشبندیہ ہے، اس سے تمام و کمال آگاہی ہوئی،

آگاھی۔ آپ نے یہ مکتوب مفصل تحریر فرمایا ہے، اور اس میں بہت کچھ حالاتِ سلوک اور فنا و بقا وغیرہ کے تحریر فرمائے ہیں، اور جو اور مکتوبات میں بھی آچکے ہیں، اس لئے میں نے دوبارہ سہ بارہ لکھنا مناسب نہیں جانا، کیونکہ جو مقصود اختصار ہے وہ ہاتھ سے جاتا رہے گا،

مکتوب ۲۹۱

بنام مولینا عبدالحئی

بعض کے لئے توحید وجودی کا باعث یہ ہوتا ہے، کہ وہ توحید کے مراقبوں کی کثرت سے مشق کرتے ہیں، اور کلمۂ لاالٰہ الا اللہ کے معنی لاموجود الا اللہ سمجھتے ہیں، اس قسم کی توحید تمثل و تامل و تخیّل

Marfat.com

کے بعد سلطان خیال کے غلبہ کے بعد ظاہر ہوتی ہے، چونکہ یہ توحید صاحب (خود) کی اپنی بنائی ہوئی ہوتی ہے، اور بعض کے لئے توحید وجودی کا منشا قلبی انجذاب ومحبت ہوتی ہے، کہ محبوب کی محبت کے غلبہ نے ماسوائے اللہ کے اس کی نظر سے مخفی اور پوشیدہ کر دیا ہے، اس لئے سوائے محبوب کے کسی کو موجود نہیں پاتے، یہ توحید تخیل و توہم سے پاک ہے، ایسے لوگ معذور ہیں، اور طعن ان پر کرنا بالکل فضول اور ناروا ہے، یہ مقام مذکورہ فقیر کو بلا مشق ومراقبہ صرف حضرت خواجہ باقی باللہ رحمہ اللہ کی توجہ سے بفضلہ تعالیٰ نصیب ہوا، اور مدت تک اس مقام میں مجھکو رکھا، اور بہت سے معارف وحقائق ودقائق مجھ پر منکشف ہوئے اور بعض کو اس مقام میں ایسی شدید فنا ہوتی ہے، کہ وہ علم در وجود کو مضمحل ومستہلک ہونا چاہتا ہے، اور دوئی اس کو بار معلوم ہوتی ہے، اور کشش ربانی اس کو ہر وقت بےچین رکھتی ہے، چنانچہ شیخ الاسلام ہرویؒ فرماتے ہیں، کہ (اگر کوئی شخص مجھ کو ایک ساعت کے لئے خدا سے غافل کر دے، تو امید ہے، کہ خداوند تعالیٰ اس کے گناہوں کو بخشدے گا) اور وجود بشری کے لئے غفلت درکار ہے، اسی نسبت کو نسبت فرویت بھی کہتے ہیں، اور عبداللہ اسطخری رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی حال بیقراری تھا، کہ وہ سگ بانوں کے ساتھ جنگل میں چلے جایا کرتے تھے، اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان میں سے کسی کو سماع ورقص کی الفت دی، اور کسی کو کتابوں کی تصنیف کی طرف مخاطب کر دیا، اور کسی کو علوم ومعارف کی تحریر میں لگا دیا، اور کسی کو امور مباح میں مشغول کر دیا، اور بعض کو توحید وجودی کے علوم، اور وحدت میں کثرت کے مشاہدہ سے آرام دیا، میں بعد وفات حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ کے دہلی میں آپ کے مزار مقدس کی زیارت کے لئے بروز عید گیا، تو مزار مبارک کی طرف سے توجہ کے اثنا میں ان کی روحانیت مقدسہ سے پوری پوری توجہ ظاہر ہوئی، اور کمال عنایت وکرم سے اپنی نسبت خاصہ کو جو حضرت خواجہ احرار قدس سرہٗ سے مخصوص تھی، مرحمت فرمائی، حضرت فضیلت پناہ شیخ عبدالحق جو ہمارے خواجہ

Marfat.com

قدس سرہٗ کے مخلصوں میں سے ہیں، یہ نقل کی کہ حضرت خواجہ قدس سرہٗ ایام رحلت سے پہلے فرمایا کرتے تھے، کہ اب ہم کو یقین الیقین سے معلوم ہوا ہے، کہ توحید ایک تنگ کوچہ ہے، شاہراہ اور ہے؛

مکتوب ۲۹۲

بنام شیخ حمید

طلبہ میں ایک گروہ مرید ہے (جو خدا کو خود چاہے) اور ایک مراد، (خدا اسکو خود چاہے) مراد کو مبارک باد ہے، کہ اس کو جذبۂ محبت خود خدا کی طرف لیجائے گا، اور اگر مرید ہے، تو بلا کامل مکمل پیر کے وسیلہ کے اس کا ترقی کرنا مشکل ہی پیر ایسا ہونا چاہئے، کہ جو جذبہ وسلوک کی دولت سے مشرف ہو، اور فنا و بقا کی سعادت سے بہرہ ور ہو، اور جب ایسا پیر مل جائے تو اس کے ادب آداب کا پورا خیال رکھنا چاہئے، اور پیر کی خدمت میں بلا اسکی اجازت کے نہ نماز نوافل ادا کرے، اور نہ ذکر میں مشغول ہو، اور نہ اس کے سوا کسی طرف مخاطب ہوئے، اور اسکی خدمت میں صرف نماز فرض، واجب، سنت موکدہ گذارے اس کے کسی کام پر اعتراض نہ کرے، اور جب تک مقام فنا و بقا سے مشرف نہ ہو پیر کے حکم کے خلاف نہ کرے اور بعد فنا و بقا جو اس کو الہام ہو اس پر چلے،

آگاہی بعد فنا و بقا حاصل ہو جانے کے مرتبہ اجتہاد کو پہونچ جاتا ہے (یعنی مرید)، جیسے کہ امام یوسف رح وامام محمد رح حضرت امام اعظم رح کے مقابلہ میں اپنی رائے علیحدہ ظاہر کیا کرتے تھے رضوان اللہ علیہم اجمعین

مکتوب ۲۹۳

بنام شیخ محمد خیری

اس مکتوب شریف میں شیخ محمد خیری نے چند سوال کئے تھے، ان کا جواب ہے، حضور

Marfat.com

نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا ہے، کہ مجھ کو خدا کے ساتھ ایک ایسا وقت ملتا ہے کہ اس جگہ کوئی نبی مرسل یا فرشتہ مقرب نہیں پہونچ سکتا، اور یہی بات حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے کہی ہے، جو حضور کے صحابیوں میں ہیں، جواب اثنار نماز میں حضور کو بیشک قرب خدا کا ایک وقت ایسا ملا کرتا تھا، کہ سوائے حضور کے کوئی مخلوقات میں وہاں نہیں پہونچ سکتا تھا، حضرت ابوذر غفاری رضی نے بھی یہی لکھا ہے لیکن ان کو یہ قرب بوجہ طبیعت وراثت کے نصیب ہوا ہوگا کیونکہ حضور کے کامل تابعداروں کو حضور کے کمالات سے وراثت کے طور پر حصہ ملتا ہے،

(آگاھی بمثل ظل کے نہ اصل کے، اصل قرب میں تو انبیا مرسلین و فرشتے مقربین کو بھی رسائی نہیں ہے،)

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے، کہ میرا قدم تمام اولیا کی گردن پر ہے، جواب یہ قول حضرت کا صحیح ہے، اور آپ کے فرمانے سے کئی روز پہلے حضرت حماد رحمۃ اللہ علیہ اور ایک غوث نے جو اس وقت بغداد میں تھا، یہ کہدیا کہ عنقریب سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ منبر پر چڑھ کر پکارے گا، کہ میرا قدم جملہ اولیا کی گردنوں پر ہے، لیکن یہ قدم آپ کا اسوقت کے جملہ اولیا کی گردن پر ہے، اور صحابہ اور تابعین اور حضرت امام مہدی رضوان اللہ علیہم اجمعین بعقائد متفق علیہ اس سے مستثنیٰ ہیں، کہ ان کی بزرگی اور بڑائی اور برتری قرآن وحدیث سے ثابت ہے اور قرآن وحدیث کے مقابلہ میں کسی کا کشف یا الہام جو ان کے خلاف ہو بالکل ماننے کے قابل نہیں اب رہا زمانہ بعد کا، اس کے متعلق حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے، کہ میری امت مثال باغ کے ہے، اور میری امت مثال بارش کے ہے، نہ معلوم اول اچھے ہوں یا درمیان میں یا آخر میں، جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کسی زمانہ کے اولیا کو کمتر یا بہتر نہ فرمایا، تو کسی کو کیا حق ہے کہ وہ کسی زمانہ یا کسی اولیا کو دوسروں پر ترجیح دے،

Marfat.com

آگاھی۔ علاوہ اس کے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے جو پیران عظام ہیں جن کا آپ پر بڑا احسان ہے، ان پر بھی آپ کا قدم ہونا ادب کے خلاف ہے، اور طریقت میں ادب ہے لہذا یہ فیصلہ نہایت منصفانہ اور ادب سے قریب، اور قرآن و حدیث سے خلاف نہیں کہ آپ کا قدم آپ کے زمانہ کے جملہ اولیا، کی گردن پر ہے، کشف کی دو قسمیں ہیں، ایک کشف ذات و صفات خدا کا، دوسرا کشف دنیا کے معاملات اور صورتوں کا، کشف ذات و صفات الٰہی کا مخصوص خاصان خدا کو دیا جاتا ہے، اور مکشوفات دنیا میں مسلم، برہمنان ہند، فلاسفران یونان، جوگیہ ہند شریک ہیں، اگر کسی طالب خدا کو دنیا کا کشف ہوا تو کونسی بزرگی کی بات ہے، ہاں اولیا، اہل خدمت جو اس کام اور انتظام عالم کے لئے مقرر ہیں، ان کو کشف دنیا ہونا لازمی ہے،

مکتوب ۲۹۴

بنام خواجہ محمد معصوم

اللہ تعالیٰ کی سب صفات سے صفت حیّ ذات سے قریب اور تمام صفات کی اُم یعنی ماں ہے، حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تجلی ذات بے پردہ صفات حاصل ہے اور جس کسی کو خلق میں تجلی ذات میں سے حصہ ملے یا تقرب بے کیف ہو خواہ انبیا علیہم السلام ہوں خواہ اکمل اولیاٗ ہوں سب طفیلی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں خالق اور مخلوق کے درمیان برزخ کبریٰ (بڑا پردہ) حضور ہی کی ذات مقدس ہے، علیہ الصلوٰۃ والسلام،

مکتوب ۲۹۵

حاجی محمد یوسف

جو رویت حق اوروں کے لئے موعود بالآخرت ہے، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے وہ دنیا

Marfat.com

میں میتر ہے، اوروں کے لئے او دھار ہے، آپ کے لئے نقد ہے، اور حضورؐ کے کامل تابعدار وں کیلئے بھی اس میں سے حصہ ہے،

مکتوب ۲۹۶

بنام خواجہ محمد سعید

حق تعالیٰ کی صفات اسکی ذات کی طرح بیچوں وبیچگوں ہیں، اور اسکی ذات کی طرح کسی شے سے ان کا حلول واتحاد نہیں ہے،

مکتوب ۲۹۷

بنام بدرالدین

اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات سب اشیاء سے علیحدہ ہے، اور کسی سے اس کا تعلق حلول رفیق وغیرہ بالکل نہیں ہے، جاہل لوگ فضول دلیل میں ذات وصفات کو مخلوق سے جدا نہیں کہتے ہیں افسوس ان کے حال پر کہ شریعت کے مطابق ماں بیٹی بیوی کے اپنے تعلقات ومعاملات ٹھیک بتاتے ہیں، اور برتتے ہیں، لیکن خالق ومخلوق کو ایک کئے دیتے ہیں، اور مگر کچھ نہیں کرتے،

مکتوب ۲۹۸

بنام [illegible]

[illegible]

حضرت رحمان، وصل عریان، باقی ہمہ جبان یعنی اول پیر راہ دان سے ذکر سیکھیں، اور پھر اس پر مداومت کریں، تاکہ بازگشت حاصل ہو، اس کے آگے اللہ تعالیٰ کا فضل درکار ہے، تاکہ وصل عریانی نصیب ہو، اصل مقصود یہی ہے، باقی سب وہم وگمان ہے،

مکتوب ۲۹۹

بنام شیخ فرید

بوقت مصیبت صبر وتحمل کرنا چاہئے، اور قضاے الٰہی پر راضی ہونا چاہئے،

من از تو روے نہ پیچم گرم بیازاری   کہ خوش بود ز عزیزان تحمل وخواری

جو کچھ انسان کو تکلیف پہنچتی ہے، اسکی وجہ نافرمانی حق ہے، اس وبا میں ہمارے شومی اعمال سے اول چوہے ہلاک ہوتے ہیں، جو ہم سے زیادہ اختلاط رکھتے ہیں، اور پھر عورتیں مرتی ہیں، جن کے وجود پر نوع انسانی کی نسل وبقا کا مدار ہے، بہ نسبت مردوں کے زیادہ مرگئیں، اور جو کوئی اس وبا میں مرنے سے بھاگا اور سلامت رہا، اس نے اپنی زندگی پر خاک ڈال لی، اور جو شخص نہ بھاگا، اور مرگیا اس کو موت شہادت کی مبارکبادی اور خوشخبری ہے،

شیخ الاسلام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب بذل الماعون فی فضل الطاعون میں تحقیق سے لکھا ہے کہ جو شخص طاعون سے مرجائے اس سے قبر میں کوئی سوال نہیں ہوتا، کیونکہ وہ ایسا ہے جیسے کوئی لڑائی میں قتل ہوا، اور جو شخص طاعون میں طلب اجر کی نیت سے صبر کرتا ہے، اور جانتا ہے، کہ میرے لئے وہی پہونچیگا جو میرے لئے اللہ تعالیٰ نے لکھا ہے، تو وہ شخص اگر طاعون کے سوا اور بیماری سے بھی مرجائے، تو اس صورت میں بھی اس کو عذاب وسوال قبر نہ ہوگا کیونکہ وہ مرابط یعنی جہاد کے لئے مستعد اور تیار شدہ کی مانند ہے، جیسے کہ شیخ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے

Marfat.com

اپنی کتاب شرح الصدور فی حال الموتی والقبور میں ذکر کیا ہے، اور کہا ہے، کہ ابن حجر نے بہت عمدہ توجیہ کی ہے، اور جو شخص نہ بھاگا، اور نہ مرا، وہ غازیوں، مجاہدوں اور صابروں اور بلاکشوں میں سے ہے، کیونکہ ہر شخص کے لئے اجل مقرر ہے، جو ہرگز آگے پیچھے نہیں ہو سکتی، اور اکثر جو سلامت رہے ہیں، انکا وقت اجل نہیں آیا تھا، نہ یہ کہ یہ لوگ بھاگ کر موت سے بچ گئے، اور جو صابر لوگ ہلاک ہوئے ہیں، وہ اپنی موت سے ہلاک ہوئے ہیں، اس لئے نہ بھاگنا بچا سکتا ہے، اور نہ ٹھہرنا مار سکتا ہے، یہ طاعون سے بھاگنا یوم زحف یعنی جنگ کفار سے بھاگنے کی طرح ہے اور گناہ کبیرہ ہے،

مکتوب ۱۳۲

بنام خواجہ محمد معصوم

جب انسان کامل مراتب اسماء وصفات کے تفصیلی سیر کو طے کر کے جامعیت تامہ پیدا کر لیتا ہے، اور اسماء وصفات الٰہی کا آئینہ بن جاتا ہے، اور اس کا عدم ذاتی جو ان کمالات کا آئینہ ہے، پوری طور پر پوشیدہ ہو جاتا ہے، اور ان کمالات کے سوا اس میں اور کوئی چیز ظاہر نہیں ہوتی، تو اسوقت فنا تام کے حاصل ہونے کے بعد اس کے عدم کی نفی ہونے پر وابستہ تھی، ایک خاص بقا کے ساتھ جو ان کمالات پر منحصر ہے، مشرف ہوتا ہے، اور ولایت کا اسم اس پر صادق آتا ہے، اس کے بعد اگر حق تعالیٰ کی عنایت ازلی شامل حال ہو جائے تو ہو سکتا ہے، کہ پھر یہ کمالات جن کے ساتھ عارف نے بقا حاصل کی تھی، حضرت ذات کے آئینہ میں منعکس ہو جائیں، اور وہاں ظہور پیدا کریں، اسوقت قاب قوسین کا سر ظہور میں آتا ہے، آئینہ سے مراد کیفیت مجہول الکیف ہے، اور اس مقام میں سر من عرف نفسہ فقد عرف ربہ کا بھید ظاہر ہوتا ہے، اوس کے بعد او ادنی کا سر اس پر ظاہر ہوتا ہے، یہ راز وہ ہیں جن کا سمجھنا اخص الخواص کی فہم سے بھی باہر ہے بہت کم لوگ

Marfat.com

اس معرفت سے مشرف ہوئے ہیں،

مکتوب ۳۰۱

بنام مولانا امان اللہ

کمالات نبوت سے مراد وہ قرب خدا ہے، جہاں ظلیت کی آمیزش نہیں ہے، اور ولایت کے کمالات میں ظلیت ہے، اصلیت نہیں یہی فرق نبوت ولایت میں ہے، قرب بالاصالت نصیب حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو ہے، اوران کی طبیعت کی وجہ سے بطریق پس خوردہ اخص الخواص اولیاء کو بھی بطور وراثت کے حصہ ملتا ہے، کمالات کا حاصل ہونا محض فضل وکرم پر منحصر ہے،

مکتوب ۳۰۲

بنام خواجہ معصومؒ

اولیاء اللہ کی ولایت ظلی ہے، نبیؑ کی ولایت ظل سے دور ہے، لیکن اسماء وصفات کے حجاب ہیں فرشتوں کی ولایت نبیوں کی ولایت سے قوی ہے، لیکن اس میں بھی شیونات واعتبارات ذاتیہ کے حجاب باقی ہیں، مقام نبوت ورسالت ہی ہے، جس میں رویت بے حجاب بلاآمیزش اسماء و صفات وشیونات ہے، اسی واسطے نبوت ولایت سے افضل ہے، اور قرب نبوت ذاتی اور اصلی ہوگا، اور جن لوگوں کو ان مقامات ولایت ونبوت سے اطلاع نہیں ملی ہے، وہ ولایت کو نبوت سے افضل کہتے ہیں، پس وصول مرتبہ نبوت میں ہے، اور حصول مرتبہ ولایت میں ہے، کیونکہ حصول میں ظلیت ہے، اور وصول میں اصلیت ہے، دوئی کا دور ہونا مرتبہ ولایت میں ہے، اور سکر اس کو لازم ہے، کمالات نبوت میں دوئی باقی رہتی ہے، اور صحو اس میں لازم ہے، ذوق، شوق،

(ہوشیار کا)

Marfat.com

آہ ونعرہ، وجد وتواجد بحالت ہجر ہوا کرتا ہے، اور بحالت وصل ان میں سے کچھ نہیں ہوتا، نبوت میں وصل ہے اور ولایت میں ہجر ہے، یہی وجہ ذوق وشوق عشق آہ وزاری نالہ وفریاد ہے، اور یہ بھی جاننا چاہیئے، کہ ولایت ظلی اولیاء کی ولایت ہے، اور ولایت انبیاء علیہم السلام وملائکہ کرام ظلال سے الگ ہے،

مکتوب ۳۰۳

بنام حاجی یوسف

الفاظ اور کلمات اذان سے نماز کی بزرگی صاف ظاہر ہے، اور فلاح دارین کی خبر ہے،

مکتوب ۳۰۴

بنام مولینا عبدالحیٰ

اسلام کے اگر پانچوں ارکان ادا ہو جائیں، تو امید نجات ہے، لہذا ان کے ادا کرنے میں پوری کوشش کیجائے،

مکتوب ۳۰۵

بنام میر محب اللہ

نماز میں حضور خشوع وخضوع ہونا چاہیئے، تاکہ اِنَّ الصَّلوٰۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ کی حقیقت ظاہر ہو،

مکتوب ۳۰۶

بنام صاحبزادہ محمد فرخ ومحمد عیسیٰ

میرے فرزند محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ نے ۲۴ سال کی عمر میں انتقال کیا، اور اس کے بھائی

Marfat.com

محمد فرخ و محمد عیسٰی نے بھی اس دارِ فانی سے انتقال کیا، فرزند محمد صادق آیاتِ الٰہی میں سے ایک آیت اور رحمتِ خدا میں سے ایک رحمت تھا، اس نے اس عمر میں وہ کچھ پایا، جو شاید کسی کو نصیب ہوا ہو، علم عربی و انتہا عرفانِ حق میں ترقی کی کہ اس کے شاگرد شرح مواقف و بیضاوی وغیرہ پڑھاتے تھے اور یہ آٹھ برس کی عمر میں اس قدر مغلوب الحال ہو گیا تھا، کہ ہمارے حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ نے اسکی مغلوب الحالی کو ملاحظہ فرما کر بازار کا پکا ہوا کھانا تجویز فرمایا، محمد فرخ گیارہ سال کی عمر میں کافیہ خوان ہو گیا تھا، اور دوست و احباب اس سے عجیب عجیب حالات مشاہدہ کرتے تھے، اور محمد عیسٰی سے لوگوں نے اسکی ۸ برس کی عمر میں عجیب عجیب کرامتیں مشاہدہ کی ہیں، خدا کی امانت تھی، اسکے حوالہ کر دی دنیا کی ہر اشیاء کا نسیان ولایت میں ضروری ہے، کمالات نبوت میں ضروری نہیں،

آگاھی، جن ذاتِ مبارک میں آٹھ آٹھ برس کی عمر میں یہ جذبِ خدا ہو، اور ان سے خرقِ عادات ظاہر ہوں، ان کے قرب، ان کے مرتبوں کو خدا ہی جانے، یہ اثرات حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے فیضِ صحبت و محبتِ قلبی کا ثبوت ہیں،

مکتوب ۳۰

بنام مولینا عبدالواحد

تمام خیر و کمال جناب حق تعالیٰ کی طرف منسوب ہے، اور تمام شر و نقص دائرۂ امکان کی طرف منسوب ہوتے ہیں، کلمہ سبحان اللہ وبحمدہٖ سو بار روز پڑھنا چاہیئے، اس کا حساب بے حساب ہے کیونکہ انسان جامع مخلوقات ہے، اور جزو سے کل اور کل سے جزو تعلق رکھتا ہے، اسلئے انسان کا ایک بار پڑھنا تمام مخلوق سے کئی گنا زیادہ ہو گا، اور انسان کامل تمام افرادِ عالم کو اپنے اجزاء معلوم کرتا ہے، اور اپنے آپ کو سب کا کل جانتا ہے، اس صورت میں اپنی حمد کو تمام جہان کی حمد سے

Marfat.com

[illegible] ہے

مکتوب

بنام [illegible]

[illegible]

کا ذریعہ ہے۔
والسلام

مکتوب ۲۰۹

بنام حاجی محمد فرشتی

اگر شرح گذشتہ نے محاسبہ کا طریق اختیار کر رکھا ہے بموجب ارشاد وحاسبوا قبل ان تحاسبوا یعنی اپنے سونے سے پیشتر دن بھر کا اعمال نامہ سامنے کرو، اور اس کی موافق ذنب باری گریہ وزاری سے اور ندامت سے کرو، شیخ محمد محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں، کہ میں عمر کی [illegible] میں سب سے زیادہ ہوں، کیونکہ میں اپنی نیتوں اور خطرات کا بھی محاسبہ کرتا ہوں، فقیر کے نزدیک سونے سے پہلے سو بار تسبیح وتحمید وتکبیر کا کہنا جس طرح کہ مخبر صادق حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے ثابت ہے، محاسبہ کا حکم رکھتا ہے، اور محاسبہ کا کام کر دیتا ہے،

Marfat.com

مکتوب ۳۱۰

بنام مولینا محمد ہاشم

انسان میں جسقدر کمالات ہیں، یہ سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں، لیکن کمالات خداعزوجل کے مقابلہ میں کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتے ہیں، سوائے شرکت اسمی کے کوئی نسبت یا شرکت بندہ کو خدا کے ساتھ نہیں ہے، اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ یعنی اللہ تعالیٰ نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے، اس کا مطلب بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں، کہ خدا نے آدم کو اپنی جیسی صورت پر پیدا کیا ہی اور بیوقوفوں نے انسان کے قویٰ اور اعضا کو حق تعالیٰ کے سے اعضا جانتے ہیں، یہ لوگ بھی گمراہ ہوئے، اور اوروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں، یہ نہیں جانتے کہ حق تعالیٰ کی بارگاہ میں صورت وغیرہ کا اطلاق کرنا تشبیہ وتمثیل کی قسم سے ہے، نہ کہ تحقیق وتشبیہ کے طور پر،

مکتوب ۳۱۱

بنام خواجہ محمد سعید

قرآن مجید کے متشابہات کا علم کچھ علماء راسخین کو دیا گیا ہی اور اسی طرح سے خدا نے علم غیب اپنے رسولوں میں سے رسولوں کو دیا ہے، اللہ تعالیٰ دنیا میں جو عام مسلمانوں اور خاص مسلمانوں کی پرورش کرتا ہے، وہ اسماء جمالی سے کرتا ہے، جو بشکل جلال معلوم ہوتے ہیں، اور کافروں کی اسماء جلالی سے کرتا ہے، جو بشکل جمال دکھتے ہیں، ان کی یعنی مسلمانوں کی تکلیف عارضی کا مآل راحت ہی، اور کافروں کی راحت کا انجام تکلیف ہے، خدا کی رحمت کا اظہار دنیا مین ایک حصہ ہے، اور عاقبت کے واسطے ننانوے حصہ باقی ہین،

Marfat.com

مکتوب ۲۱۲

بنام میر محمد نعمان

میرے نزدیک سب سے بہتر جگہ کعبہ معظمہ ہے، اس کے بعد روضہ مقدسہ، اس کے بعد حرم مکہ معظمہ جن علماء نے روضہ متبرکہ کو مکہ معظمہ سے بہتر کہا ہے، انکی مراد مکہ معظمہ سے کعبہ مقدسہ کے سوا دوسری زمین ہو گی، رفع سبابہ ہین میرے نزدیک موافق فتوے اکثر علماے حنفیہ اثنائے التحیات میں شہادت کی انگلی کا نہ اٹھانا بہتر ہے،

مکتوب ۲۱۳

بنام محمد ہاشم

اس مکتوب میں چند سوالونکا حضرت نے جواب دیا ہے،

۱۔ اصحاب رض کرام کے کمالات فنا، بقا و سلوک وجذبہ پر موقوف ہے یا نہیں،

۲۔ طریقہ نقشبندیہ میں ریاضتوں سے منع کرتے ہیں، اور ان کو مضر جانتے ہیں، حالانکہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت ریاضتیں برداشت کی ہین،

۳۔ یہ طریقہ نقشبندیہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی طرف کیوں منسوب ہے،

۴۔ آپنے ایک مکتوب میں تحریر فرمایا ہے کہ طالب کو ولایت موسیٰ سے تصرف کیساتھ ولایت محمدی میں نہیں لاسکتے، اور دوسرے مکتوب میں فرمایا ہے کہ تم کو ولایت موسیٰ سے ولایت محمدی میں لے آئے، ان دونون باتوں مین موافقت کی کیا وجہ ہے،

۵۔ پیراہن پیش چاک پہننا چاہیے یا پیراہن حلقہ گریبان،

۶۔ نفی اثبات کی توجہ احدیت کی توجہ کیساتھ کس طرح جمع ہوتی ہے،

Marfat.com

۷ نفی اثبات کے ذکر کے وقت جو دل کے کہاجاتا ہے، لا کو اوپر کی طرف اور الا اللہ کو داہنی طرف کیوں لیجاتے ہیں، اور اس مکتوب کے آخر مین آداب پیر بھی تحریر فرمائے ہیں، اور آپ نے یہ بھی تحریر فرمایا ہے کہ وہ عرضداشتیں جو حضرت مخدوم زادہ کلان محمد صادقؒ نے لکھی ہیں، وہ لکھدین تاکہ پڑھنے والے دعا فاتحہ سے اونھیں یاد کریں،

۱۔ خلاصہ جواب:۔ وہ قرب جو فنا، و بقا و سلوک و جذبہ پر موقوف ہے، وہ قرب ولایت ہے جس کے ساتھ اولیا رامت مشرف ہیں، اور وہ قرب جو حضرت خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی صحبت سے صحابہؓ کو میسر ہوا تھا، وہ قرب نبوت تھا، اس قرب نبوت مین نہ فنا ہے نہ بقا، نہ جذبہ، نہ سلوک، اور یہ قرب قرب ولایت سے کئی درجہ افضل و اعلیٰ ہے، یہ قرب صحابہ اصالت ہے، اور قرب ولایت اسکا ظل ہے،

گر بو علی نوا قلنـدر نوا ختے ؛ صوفی بدے ہر آن کہ بجام قلندر است

۲۔ خلاصۂ طریقہ نقشبندیہ میں اتباع سُنّت کو لازم جانتے ہیں، کون کہتا ہے، کہ اس طریق میں ریاضتوں سے منع کرتے ہین، اس طریق میں نسبت کی دائمی حفاظت کرنا، اور سنت کی متابعت کرنا، اور اپنے احوال کو چھپانے مین کوشش کرنا، اور توسط حال اختیار کرنا اور کھانے پینے میں اعتدال کا مدنظر رکھنا سخت ریاضتوں اور مشکل مجاہدون سے جانتے ہین، عام لوگ بھوکا رہنا تنہا رہنا خاموش رہنا شب بھر جگنا بہت بہتر جانتے ہیں، لیکن اتباع سنت اور ہر کام میں اعتدال سخت تر چیز ہے نفس کی سرکوبی کیلئے اس سے بہتر کوئی چیز نہیں، اور حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ بھی ایسا ہی فرماتے ہیں،

۳۔ خلاصہ۔ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ بہ نسبت صدیقیہؓ (ابو بکر صدیق) و نسبت امیریہؓ (علی) کے جامع ہیں، جس نے آپ سے نسبت صدیقیہ اخذ کی وہ نسبت صدیقیہؓ ہے، اور جس نے آپ سے نسبت امیریہؓ حاصل کی، اسکو نسبت امیریہؓ کہتے ہیں، دونوں نسبتیں آپ کے سینۂ مبارک میں موجزن تھیں، اور باوجود ایک ہی سینہ میں جمع ہونیکے اپنی اپنی صفت میں الگ تھیں، یہ فقیر ایک مرتبہ بنارس گیا تھا، جہان دریا سے گنگا و جمنا

Marfat.com

ملے ہیں، وہاں دونوں پانیوں کے ملنے کے باوجود محسوس ہوتا ہے کہ گنگا کا پانی الگ ہے اور جمنا کا
مرجو لوگ جس صیاکی عزت رہتے ہیں وہ اس کا پانی پیتے ہیں حالانکہ درمیان میں کوئی حد فاصل نہیں
۴۔ خلاصۂ جواب۔ ولایت موسوی سے ولایت محمدی بہ غالب نہیں رہ جا سکتا جب یہ مضمون تھ
گیا تھا، اسوقت فقیر کے علم میں یہی بات تھی لیکن بعد میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اسکے تبرد تبدر
کا علم اور قدرت عطا فرمائی،" سلئے سابقہ مکتوب کے مضمون کے خلاف یہ مضمون ہے
۵۔ خلاصۂ جواب۔ اہل عرب پیراہن پیش چاک پہنتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہی سنت ہے اور
بعض کتب معتبرہ فقہ سے معلوم ہوتا ہے کہ پیراہن پیش چاک مردوں کو نہ پہننا چاہیئے کیونکہ یہ عورتوں کا
لباس ہے، اور امام احمد اور ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ
کہ جناب پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ جو مرد عورت کا لباس پہنے اور جو عورت مرد کا لباس پہنے
دوس پر لعنت ہے، فقیر کے نزدیک یہ بہتر ہے کہ جس ملک میں عورتوں کا چاک جس طرف ہو، مردوں
داس کے خلاف چاک پہننا چاہیئے،

۶۔ خلاصۂ جواب۔ اثناء ذکر میں توجہ غیر کی جانب کرنا، توجہ احدیت کی تقویت اور تربیت کیلئے
،، اور غیر حق کو غیر حق جانکر جب تک اس کی نفی نہ ہوگی، تو اثبات حق اور تقویت احدیت کیونکر
ق ہے،

۷۔ خلاصہ جواب۔ اس طریق نقشبندیہ میں ذکر نفی و اثبات دل سے کرتے ہیں کام وزبان کا اس کا
اس ہے،

اگاہی

سی مکتوب شریف میں آپنے اپنے خادموں اور حضرت میر محمد نعمان رحمۃ اللہ علیہ کے معتقد اور مریدین
کو بھی تنبیہ فرمائی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے، وہاں کے بعض احباب نے کئی دفعہ لکھا ہے کہ میر محمد نعمان

Marfat.com

ان دنون طالبون کے احوال پر توجہ نہیں فرماتے، اور مکان بنوانے میں مصروف ہین، اس مضمون سے
شکایت اوران سے روگردانی معلوم ہوتی ہے لیکن یاد رکھنا چاہئے، کہ گروہ اہل اللہ کا انکار زہر قاتل
ہے، اوران کی باتون پر اعتراض کرنا زہر سانپ ہے، اور ہمیشہ کی ہلاکت اور خرابیون میں ڈالتا ہے اور
جب تک پیر کے تمام حرکات وسکنات مرید کے خیال میں زیبا اور محبوب نہ ہون تب تک پیر کے کمالات
سے اس کو کچھ حصہ نہیں ملتا، اگر کسی وقت پیر سے کوئی فعل خلاف شریعت صادر ہو جائے، تو اس کی تقلید
نہ کرے، لیکن اس فعل کو حُسن کے ساتھ نیکی پر محمول کرے، اور اس فعل کی صحت اور درستی کو تلاش کرے اگر
کوئی وجہ درستی وصحت کی نہ پہونچے، تو جناب الٰہی میں تضرع وزاری پیر کی سلامتی اور درستی کی دعا کرے۔

Marfat.com

معیار السلوک

و

دافع الاوہام والشکوک

مؤلفہ حضرت مولنا مولوی محمد ہدایت علی صاحب فیوضہ نقشبندی مجذی جیپوری

اس کتاب مین مؤلف نے سلیس اردو مین تصوف کے باریک نکات اور دقیق مسائل ہمہ اوست، ہمہ از وست، وجود و شہود، فنا و بقا وغیرہ کو فاضلانہ انداز مین نہایت خوبی کیساتھ حل کیا ہی، اور تصوف کے تمام مسائل ترتیب وار ایسے دلنشین اور سادہ طریقہ سے بیان کئے ہین کہ باید و شاید، اسی طرح اصطلاحات تصوف کی تشریح اس خوبی سے کی ہو کہ تصوف کی کسی اردو کتاب مین نہین کی گئی، جو مسئلہ بیان کیا ہے، مکمل اور

علم ... ہی

کی اس کے

مفی ... ین

طبع ہوئی۔

قیمت

منشی حمید ... ا

محمد عبد الحی ... (راجپوتانہ)

Marfat.com

عنقریب طبع ہونے والی

احسن التقویم

فی

اثبات ذات واجب القدیم

ذخیرہ

مصنف:- مولانا مولوی محمد ہدایت علی صاحب مدظلہ نقشبندی

اس کتاب میں "احسن التقویم" کی تفسیر حقیقت انسان کی

فاضل مصنف نے ایسے دلکش اور سادہ طریقہ سے بیان کی ہے کہ

اسی کیساتھ قدیم و حادث میں امتیاز، انسان کی تخلیق کا راز

اردو زبان میں مصنف نے نہایت خوبی سے بیان کیا ہے

ذات واجب الوجود کیلئے عقلی و نقلی دلائل، اس پر طرفہ یہ کہ اس چھوٹی سی کتاب

کے چوٹی کے مسائل اس خوبی اور کامیابی کیساتھ بیان کئے گئے ہیں کہ دریا کو

مثال ہو جاتی، اپنی نوعیت کی پہلی کتاب اور اس موضوع پر زبان اردو میں

تصنیف ہے، انشاء اللہ عنقریب طبع ہو کر آپ کے مطالعہ سے گذرے گی۔

محمد عبد الحی فائز ایم اے ایل ایم کے اے یو (الہ آباد) ایچ ایچ پی (پنجاب) محلہ ہالوکان جیپور سٹی (انڈیا)

(طابع محمد اویس وارثی)

Marfat.com

عنقریب طبع ہونے والی ہے

احسن التقویم

فی

اثبات ذات واجب القدیم

مصنف:- مولانا مولوی محمد ہدایت علی صاحب مدظلہ نقشبندی مجددی

اس کتاب میں "احسن التقویم" کی تفسیر حقیقت انسان کی ما... فاضل مصنف نے ایسے دلکش اور سادہ طریقہ سے بیان کی ہو کہ اپنی آپ ہی ... ای کیساتھ قدیم و حادث میں امتیاز، انسان کی تخلیق کا راز ... اردو زبان میں مصنف نے نہایت خوبی سے بیان کیا ہے ... ذات واجب الوجود کیلئے عقلی و نقلی دلائل، اس پر طرفہ یہ کہ اس چھوٹی سی کتاب کے چوٹی کے مسائل اس خوبی اور کامیابی کیساتھ بیان کئے گئے ہیں کہ ... مثال ہے جو اپنی نوعیت کی پہلی کتاب اور اس موضوع پر زبان اردو میں ... تصنیف ہے، انشاء اللہ عنقریب طبع ہو کر آپ کے مطالعہ سے گذرے گی،

محمد عبد الحئی فائز ایم اے ایل ایم کے اے یو (الہ آباد) ایچ اے ایچ پی، (پنجاب) محلہ ہالوکان بھیپور سی (...)

(طابع محمد اویس وارثی)

ذخیرہ

Marfat.com